



رَحْمَةُ اللَّهِ عَلَيْكَ

ازمغان صابر

دیوان مخدوم علاؤالدین علی احمد صابر کلیمی



ناشران

ملک دین محمد انبیا ٹرسٹر اشاعت سنٹر لبر و پبلشرز پاکستان

**Collection of Prof. Muhammad Iqbal Mujaddidi
Preserved in Punjab University Library.**

پروفیسر محمد اقبال مجددی کا مجموعہ
پنجاب یونیورسٹی لائبریری میں محفوظ شدہ



39143

ارمغانِ صابریہ

دیوان سیدنا مخدوم علاؤ الدین علی احمد صابری کلیری رحمۃ اللہ علیہ

ناشران - ملک دین محمد بٹہ سنز اشاعت منزل بل روڈ لاہور

طابع - ملک محمد عارف خان صابری

طبع - دین محمدی پریس لاہور پاکستان

تعداد طبع ۱۰۰۰

بار دوم (تقریباً سو سال کے بعد) پہلی مرتبہ پاکستان میں طبع ہوا

پدیہ عقیدتمندان و فلامان صابریہ رحمۃ اللہ علیہ سے 3/75

تین روپے پچتر پیسے

انتساب

صاحب دیوان

مخدوم پاک، آفتابِ حقیقی، واقفِ رازِ خفی و جلی، جگر گوشہٴ تمول و علی
کاشفِ برّ و فنا و بقا، چشتِ نگر کے شہنشاہ، حضرت سید علاء الدین علی احمد صابر رحمۃ اللہ علیہ

کی طرح پر فتوح کے نام !!!

ناشرانِ دیوانِ اجدادِ ب و احترامِ اس کتاب کو صاحبِ دیوانِ سلطانِ اعجازین
قدوة السالکین نور چشمِ بابا فرید الدین گنج شکر حضرت سیدنا مخدوم علاء الدین علی احمد صابر علیہ
کے نام مائی پیری مہنوں کیے کے حضرت اقدس سے دعائے سعادتِ اخروی کے طالب ہیں

گفت قدّے سے فقیری و رشنا و وید بقنا

خود بخود آنا و پوری خود گرفتار آندی

(حضرت عبدالقدوس گنگویری)

گر قبول اقتدے سے عزت و شرف

نیاز کم
ملک محمد عارف چشتی صابری برائے ناشرانِ دیوانِ ہذا
فرم ملک دین محمد اینڈ سنز ریل روڈ لاہور مغرب پاکستان

اظہارِ شکر

ناشرانِ دیوانِ صابریہ بصیم قلب جناب سید عبدالحمید الکیلانی
کا شکریہ ادا کرتے ہیں جنہوں نے کمال مہربانی سے ہمیں دیوانِ صابریہ
کا ایک پرانا ناپید نسخہ عطا فرمایا جس کی مدد سے ہم اس درناسختہ اور کلام
فائز المرام کو ناظرین کی خدمتِ بابرکت میں پیش کرنے کے قابل ہوئے۔
جناب احسان قریشی صابری صاحب ایم۔ اے۔ پی۔ ای۔ ہیں پرنسپل
گورنمنٹ کمرشل کالج سیالکوٹ کا بھی شکریہ ادا کیا جاتا ہے جنہوں نے ناشران
کو چیدہ چیدہ غزلیاتِ صابریہ ارسال فرمائیں اور اس کتاب کا پیش لفظ بھی
تحریر فرمایا۔

کہاں میں اور کہاں وہ نگہتِ گل
سیم صبح تیری مہربانی!!!

ملک محی عارف چشتی صابری (عفی اللہ عنہ)

برائے ملک دین محمد رشید سنسر، بل روڈ۔ لاہور

لاہور۔ (مغربی پاکستان)

(ناشرانِ دیوانِ ہند)

۵ دسمبر ۱۹۶۴ء



ویساچہ

برادر محترم ملک محمد عارف صاحب پر وپرائیٹر ملک دین محمد اینڈ سنز کو عیب صوفیائے
چشت اہل بہشت اپنے بلند مرتبت والد اور صوفی منش درویش جناب ملک دین محمد صاحب
قاوری نقشبندی صاحب سے درتہ میں ملی ہے۔ راقم المحروف کو ان کے ساتھ سفر کلیر شریف
(مجاہد) کے دوران قریب سے دیکھنے کے مواقع ملے۔ مخدوم پاک سید علاؤ الدین
علی احمد صاحب خلیفہ عظیم حضرت بابا فرید الدین گنج شکر کی ذات والا صفات سے
ملک صاحب کو کمال درجہ کا عشق ہے۔ حضرت کے عرس کے موقع پر آستانہ
عالیہ کلیر شریف میں راقم المحروف نے مخدوم پاک کی دو نظموں (سینڈ سپر بلاک
پر خوشنخط لکھوا کر) پاکستانی زائرین کی طرف سے نذر کی تھیں۔ میں نے ملک صاحب
سے کہا کہ سرکار صاحب پر پاک کا دلیران نہیں مل رہا حضرت نے اپنے قیام اجمودھن
رپاک ٹین ان دنوں اجمودھن کہلاتا تھا۔ پاک ٹین کا نام ۶۴۲ھ ہجری سے شروع ہوا
کے دوران چند ابیات و غزلیات کہی تھیں جو اب ناپید ہیں اور کہیں نہیں مل رہی
ہیں۔ کلیر شریف جانے کے بعد حضرت پر زیادہ تر سکرو صحو کی کیفیت طاری رہی
اس لیے ان کا کلام ادھر ادھر بکھر گیا۔ کوئی غزل کسی کے پاس رہی کوئی نظم کسی
دوسرے شیدائی نے بطور تبرک لے لی، کیونکہ اجمودھن میں حضرت نے خود
اپنے کلب مبارک سے یہ ابیات تحریر فرمائی تھیں۔ حضرت کے وصال کے
بعد ان کے شیدائی اور عشاق حضرت کی تحریر کو اکثر چھپا کرتے تھے۔ ان

کے چومنے سے ہی کئی اشعار کے کچھ حرف مٹ گئے۔ بعد میں حضرت شیخ
 عبدالقدوس گنگوہی نے (کافی عرصہ بعد) کشفی ذریعہ سے ان کی درستی کی اور
 حضرت کا قلمی دیوان نئے سرے سے مرتب کیا۔ اُس دیوان کی وہ قلمی نقول
 تیار کی گئیں۔ یہ تمام خزیات معرفت الہی اور روحانی کیفیت سرور سے بھر پور ہیں۔
 ملک محمد عارف صاحب نے فرمایا کہ وہ پہلے سے ہی کو شاں ہیں کہ سرکار
 صاحب پاک کا دیوان کہیں سے مل جائے تو اُس کی فوری اشاعت کا انتظام
 کریں۔ ملک صاحب نے بتایا کہ ۱۸۸۸ء میں دہلی کے ایک صاحبزادی شیدائی
 نے حضرت کی کلیات اکٹھی کر کے ۵۰۰ کی تعداد میں شائع کرائی تھیں۔ بد قسمتی سے
 وہ نسخہ بھی نہیں مل رہا۔ بہر صورت وہ اس نسخہ کی تلاش میں اپنی کوشش برابر جاری رکھیں گے
 ، اکتوبر ۱۹۶۵ء کو میں ملک محمد عارف سے ملے گیا تو انہوں نے خوش خبری
 سنائی کہ وہ پرانا نسخہ دستیاب کرنے میں کامیاب ہو گئے ہیں۔ ہماری خوشی کا
 کوئی ٹھکانا نہ تھا۔ ملک صاحب نے اسی روز سے کتابت شروع کرادی اور
 نتیجہ آپ کے سامنے ہے۔ یہ مشکِ اُلمت کہ خود ہو و نہ کہ عطا رہے تو بہ
 بندگانِ کرام سے اکثر سنا ہے کہ (۱) جسے کسی صحیح مرشد کی تلاش ہو اور اسے
 کوئی کامل ولی اللہ نہ ملتا ہو تو وہ حضرت وانا گنج بخش کی تصنیف کشف المحجوب کا
 مطالعہ کرے تو اس کی برکت سے اُسے پیرِ کامل مل جائے گا۔ مطالعہ خواہ اصل
 فارسی کتاب کا کرے یا اردو ترجمہ کا۔ دونوں ٹھیک ہیں۔
 (۲) جو شخص کسی پرانے مرض میں مبتلا ہو اور تندرست ہونے سے قطعی
 ناامید ہو چکا ہو تو چالیس روزہ صبح کی نماز کے بعد سورہ یسین کی تلاوت کرے اور

عشا کی نماز کے بعد مخدوم علاؤ الدین علی احمد صاحبہر کا کلام (کم از کم ۳ غزلیات) روزنامہ پڑھا کرے تو باری تعالیٰ اُسے اس مرض مزمن سے نہ صرف شفقت بخشیں گے بلکہ اسے سوز و گداز کی دولت سے بھی نوازا جائے گا۔ اگر مرض کی وجہ سے زمین پر بیٹھ کر نہ پڑھ سکے تو بستر پر ہی ورد کر لیا کرے۔

طوطی ہند خواجہ ابوالحسن امیر خسرو نے کئی سال حضرت محبوب الہی خواجہ نظام الدین اولیاء کی معیت میں بسر کئے تھے۔ لیکن صرف ۲ روز مخدوم علاؤ الدین علی احمد صاحبہر کی بارگاہ میں کلیہ شریفین حاضری دی اور گولیوں کا تبرک کھایا۔ امیر خسرو نے جو نظمیں اور غزلیات کلیہ شریفین سے واپسی کے بعد کہیں، اُن کے سوز و گداز کا کوئی ٹھکانا ہی نہیں۔ ہزاروں صوفیاء کرام نے مجالس سماع میں ان غزلیات پر سر و صفا اور سکرو صحو میں مبتلا رہے۔ علامہ اقبالؒ نے کیا خوب فرمایا ہے

نہ پوچھ فرقہ پوشوں کی ارادت ہو تو دیکھ ان کو
 یہ بیضا بیے بیٹھے ہیں اپنی آستینوں میں
 جلا سکتی ہے شمع کشتہ کو موجِ نفس ان کی
 الہی کیا چھپا ہوتا ہے اہل دل کے سینوں میں؛

باری تعالیٰ ناشران کو جزائے غیر عطا فرمائیں۔ آمین۔
 عرض نقتے ست کز مایا دماند کہ صتی رانمی بس یہ ہم بقائے
 مگر صاحب دلے رذے برعت کند و ریحی ایں مسکین و مائے

قلیہ سیالکوٹ خاکسار۔ اہسان قریشی صابری ایم۔ اے (پنجاب) ڈی کام (لندن جمہور)
 ۲۰۲۸ء جبالمغرب ۲۸ء پی۔ ای۔ ایس۔ پرنسپل۔ گورنمنٹ کمرشل ٹریننگ انسٹیٹیوٹ سیالکوٹ
 بطنی کم و سبک ۱۹۶۴ء
 مغربی پاکستان

شجرہ صابری

حضرت بابا فرید الدین مسعود گنج شکر

سلطان المشائخ حضرت نظام الدین بدایونی حضرت جمال الدین ہانسوی

مخدوم علاء الدین علی احمد صابری

شمس الدین نورک پانی پتی

جلال الدین کبیر الاولیاء

خواجہ شبلی شیخ نظام سنائی شیخ احمد عبدالحق روپوی شیخ بہرام بیروہی

شیخ بختیار شیخ جان جوہری عبدالغفور اعظم گدھی شیخ محمد عارف

شیخ محمد

شیخ عبدالقادر گلگویی

شیخ یلہا

جلال الدین بھٹائی

خواجہ نظام الدین بھٹائی

شیخ محبوب اللہ آبادی

شاہ محمدی امرہ پوری اکبر آبادی شاہ محمدی شاہ عبدالہادی امرہ پوری

حسان جی نور محمد بھٹائی

عبدالباری امرہ پوری

شاہ عبدالرحیم فاطمی

منا من علی شہید شیخ محمد حاجی امداد اللہ صابری

لہ خلفاء صابری کے متعلق ایک کتاب علیحدہ لکھنا ہے۔ برائے کرم ناظرین والاقتبار مطلق فرمائیں کہ موجودہ زمانہ میں بظاہر تعلیم صابری کی اشاعت کن مرکزوں سے ہو رہی ہے اور کس طرح ہو رہی ہے۔ ممنون ہوگا۔ سردار حمید احمد مسعود صابری شیخ پور بدایوں لیرتی

صابر و مخدوم قطب الاولیاء جان نسید خسرو دین بادشاہ و پسر سلطان جلال

مختصر سوانح حیات صاحب دیوان مخدوم پاک سید علاؤ الدین

علی احمد صابر کلیری

خلیفہ اعظم حضرت بابا فرید الدین گنج شکر پاک پٹی و جگر گوشہ حضرت پیران پسر

غوث الاعظم محبوب ربانی میراں محی الدین شیخ عبدالقادر جیلانی بغدادی رحمۃ اللہ علیہ

شجرہ نسب

آپ صحیح النسب سادات عظام اور اولاد امجاد حضرت میراں محی الدین سید
عبدالقادر جیلانی سے ہیں۔ سلسلہ نسب یہ ہے۔ مخدوم علاؤ الدین علی احمد صابر
بن سید شاہ عبدالرحیم عبدالسلام بن سید سیف الدین عبدالوہاب بن حضرت غوث صمدانی
شیخ عبدالقادر جیلانی بن سید ابی صالح بن سید عبداللہ الجیلی بن سید یحییٰ زابد بن سید محمد
بن سید داؤد بن سید موسیٰ بن سید عبداللہ ثانی بن سید موسیٰ الجون بن سید عبداللہ بن
سید حسن مشنی بن حضرت امام حسن بن حضرت امیر المومنین امام المقتدین اسد اللہ
الغالب علی ابن ابی طالب کرم اللہ وجہہ۔ اس لحاظ سے مخدوم علی احمد صابر جناب
غوث صمدانی سید عبدالقادر جیلانی کے پڑپوتے ہوتے ہیں۔ آپ کی والدہ ماجدہ
حضرت ہاجرہ (ملقبہ جمیلہ خاتون) فرید الملک شیخ بھردہ حضرت بابا فرید الدین

مسعود گنج شکر پاک پٹی کی حقیقی ہمیشہ رہتیں۔

اسم گرامی کی وجہ تسمیہ

آپ کا پورا نام علاؤ الدین علی احمد ہے۔ صابر آپ کا لقب ہے جو آپ کے مرشد
 اصحابوں بابا فرید الدین مسعود نے عطا فرمایا تھا۔ اشعار میں اکثر آپ نے صابر کا تخلص ہی استعمال
 کیا ہے کیونکہ یہ تخلص یا لقب پیر دشمن ضمیر کا عطا کردہ تھا۔ لیکن چند ابیات میں آپ نے احمد
 کا تخلص بھی استعمال کیا ہے بلکہ ایک ہندی رو ہے میں نور علاؤ الدین بھی لکھا ہے۔ آپ کی ولادت
 کے زمانہ کے نزدیک آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے آپ کی والدہ ماجدہ سے خواب میں فرمایا
 تھا کہ جو بچہ تمہارے بطن سے پیدا ہونے والا ہے اس کا نام احمد رکھنا چند روز بعد حضرت
 علی کرم اللہ وجہہ نے آپ کی والدہ کو عالم رویا میں بشارت دی اور کہا کہ اس بچہ کا نام علی رکھنا
 چنانچہ علی احمد نام رکھا گیا۔ بعد ولادت کے ایک مہینہ بزرگ آپ کے والد سے ملنے
 آئے۔ آپ کو گوہ میں لے کر پیار کیا اور فرمایا کہ تیرا بیٹا علاؤ الدین کہلائے گا۔ اس طرح سے آپ
 کا پورا نام علاؤ الدین علی احمد صابر ہوا۔

ولادت بالسعادت ۱۔

آپ ۱۹ ربیع الاول ۵۹۴ھ بروز جمعرات بوقت تہجد شہر بہارت راجستان میں عالم الادب
 سے اہل عالم فانی میں تشریف لائے۔ اس رات بہارت کا تمام شہر معطر ہو گیا تھا اور انوار الہی کی
 بیشتر کیفیات ظاہر ہوئیں۔ یوم ولادت سے ہی صبر و قناعت کے آثار نمایاں تھے۔ صرف چھ ماہ
 نورن ضمیر اور نوش فرمایا اس طرح کہ پہلے سال ایک دن دو دھڑیے اور دوسرے دن روزہ
 رکھتے۔ چار سال کی عمر میں زبان کھولی اور پہلا کلمہ لا الہ الا اللہ۔ آپ کے دہن سے نکلا۔
 بچپن میں ہی بیشتر کرامات حضرت سے ظاہر ہوئیں۔ آپ پیدا نشی ولی تھے۔

ابو دھمن (پاک ٹین) کو روانگی

۵ سال کی عمر میں آپ کے والد ماجد کا انتقال ہو گیا اور آپ کی والدہ ماجدہ بہت تنگی و ترشی سے گزارہ کرنے لگیں بعض دفعہ فاقہ کی نوبت آجاتی تھی اور زندگی بڑی عسرت سے بسر ہوتی تھی آپ کی والدہ نے بیمار اوہ کیا کہ حضرت علی احمد صابر کو ان کے ماموں یعنی حضرت بابا فرید الدین مسعود کے یہاں ابو دھمن چھوڑ آؤں چنانچہ گیارہ روز کے سفر کے بعد آپ کی والدہ ۲۵ شمال مشرقہ کو انہیں لے کر ابو دھمن پہنچیں۔

علوم ظاہری کی تکمیل

آپ نے تھوڑے سے عرصہ میں ہی تمام علوم ظاہری، عربی، فارسی، فقہ، حدیث، تفسیر، منطق، معانی، ذخیرہ، پڑھ کر لیے اور یہ سب علوم اتنی جلد ہی کہ سال میں ہی حاصل کر لیے کہ شاید سراسر کوئی بچہ ۸ سال میں بھی وہ حاصل نہ کر سکتا۔ ۱۰۰۰ میں شیخ الملت والدین بابا فرید الدین مسعود نے انہیں سلسلہ عالیہ ختیہ میں بیعت فرمایا چند روایات میں بیعت کا سن ۶۲۳ھ لکھا ہے بچپن سے ہی آپ میں جلال بہت تھا۔ قیام ابو دھمن (ان دنوں پاک ٹین) کو ابو دھمن کہا جاتا تھا) کے دوران ہی آپ سے بیشتر کرامات ظہور میں آئیں، جو جنہاں خاص سے آپ کی ذرا بھی بے ادبی ہوئی ان کو کوئی امراض نے جالیا اور یہاں تک کہ خود ان کے مرشد کے ایک فرزند و بلند حضرت عزیز الدین کا انتقال بھی اسی طرح ہوا۔ حضرت علی احمد صابر کے سپرد لنگر تقسیم کرنے کا کام تھا۔ کئی سال تک آپ لنگر تقسیم کرتے رہے لیکن خود کچھ نہ کھایا۔ دن بدن ان کا بدن کانٹوں کی طرح سوکھتا جا رہا تھا۔ اسی حالت کو دیکھ کر ایک دن بابا فرید الدین مسعود نے دعویٰ میں آکر فرمایا میرا علی احمد صابر ہے۔ میرا علی احمد صابر ہے۔ یہ تین دفعہ فرمایا۔ اس دن سے آپ کا لقب صابر ہو گیا۔

آپ کا عقد و نکاح

اپنی ہمیشہ کے مجبور کرنے پر بابا صاحب نے حضرت صاحب کا نکاح اپنی دختر نیک اختر خدیجہ بیگم سے کر دیا۔ یہ نکاح ۱۳۱۳ھ میں منعقد ہوا۔ پہلی رات دلہن دست بستہ حجرہ صابر میں کھڑی رہی۔ جب وقت تہجد حضرت کو مراقبہ فنا سے فرست لی تو دیکھا کہ حجرے میں ایک عورت موجود ہے۔ فرمایا ”تو کون ہے؟“ دلہن نے جواب دیا کہ آپ کی زوجہ ہوں۔ آپ نے فرمایا کہ یہ کیسے ممکن ہے کہ ایک دل میں دو کی محبت کو جگہ دوں؟ میں تو ایک کو دل دے چکا ہوں۔ دوسرے کی قطعاً گنجائش نہیں۔ اتنا کہنا تھا کہ زمین سے ایک آگ پیدا ہوئی جس نے دلہن کا جسم جلا کر جا کستر کر دیا اور وہ زمین پر ایک تودہ خاک ہو کر رہ گئی۔ اسی صدمہ سے ان کی والدہ بیمار پڑ گئیں اور ۲۲ محرم ۱۳۱۳ھ کو انہوں نے چند ماہ کی علالت کے بعد انتقال فرمایا۔ والدہ ماجدہ کے انتقال کے بعد حضرت پر سکریہ صحو کا جذبہ طاری ہوئے لگا۔ انہی ایام میں آپ نے چند اشعار کہے جو کہ سوز و ساز کا ایک نئے نمونہ ہیں اور ناظرین کے پیش خدمت ہیں۔ یاد رہے کہ حضرت کا آومے سے زیادہ کلام ناپید ہے اور یہ بھی جو بدیہ ناظرین ہے سالہا سال کی محنت کے بعد ملک محمد عارف صاحب چشتی صابری اور راقم الحروف کی کوششوں سے حاصل کیا گیا ہے

غبارِ راہ گشتم سدمہ گشتم طوطیا گشتم
بچندیں رنگ گشتم تا بہ چشمت آشنا گشتم

کلیر کی ولایت :- حضرت بابا صاحب نے ۱۳۵۶ھ میں مخدوم علی احمد صاحب

کو کلیر کی ولایت عطا فرمائی۔ کلیر کا شہران دنوں ہندوستان کا پانچواں بڑا شہر تھا۔
 خواجہ خواجگان حضرت معین الدین حسن چشتی رحیمی سنجری کی کوشش و تبلیغ
 سے وہاں اسلام تو پھیل چکا تھا، لیکن کلیر کا گورنر خطیب جامع مسجد اور
 چند دوسرے سرکاری اہل کار بہت بد باطن اور دیا کار تھے۔ انہوں نے مخدوم
 علی احمد صاحب کو تنگ کرنا شروع کیا یہاں تک کہ جامع مسجد کلیر میں نماز بھی نہ
 پڑھنے دیتے تھے۔ جب ہر قسم کی ایذا اور دکھ انہوں نے پہنچایا اور بار بار سمجھانے
 کے باوجود بھی باز نہ آئے تو حضرت جلال میں آگئے۔ ایک درخت گورے
 پشت مبارک لگائی اور کھڑے ہو گئے (وہ درخت تا حال موجود ہے۔ کیونکہ
 ایک میل کے فاصلے کے اندر کے درخت اس وقت کی آتش جلالیت سے
 بچ گئے تھے)۔ بائیں ہاتھ کی انگشت شہادت کو آسمان کی طرف کر لیا اور پھر
 اپنی چھاتی کے برابر یا کر نگاہ مبارک آسمان کی طرف اٹھائی۔ کچھ دیر ایسا ہی کرتے
 رہے۔ پھر ایک نظر قر زمین پر ڈالی تو فورا زمین سے ایک آگ نمودار ہوئی اور بار بار
 کوس تک اس آگ نے پھیل کر قصبہ کو تباہ و برباد کر دیا۔

خاندان چشتیہ میں جتنے تصرفات جلال حضرت مخدوم صاحب سے
 سرزد ہوئے وہ کسی دوسرے بزرگ سے نہیں ہوئے۔ آپ کی ولایت ولایت
 موسوی ہے۔ آپ سیف زبان تھے۔ جو کچھ منہ سے نکل جاتا فوراً ہو جاتا۔ حضرت
 پایا صاحب نے ایک دفعہ فرمایا تھا: "صا بریا اولیائی نمی کند بل بحکم خدا (خدا ہی کند)"
 ان مختصر صفحات میں گنجائش نہیں کہ کرامات صابری کا ذکر کیا جائے اس کیلئے ضخیم جلد درکار ہوتی
 ہے۔ ناظرین حکیم محمد انیسٹریٹ سنز بل راولپنڈی سے "حقیقت گلزار صابری" منگوا کر مطالعہ فرمائیں

خلفاء

حضرت علی احمد صابرنے صرف ایک ہستی کو خلافتِ بخششی۔ ان کا نام نامی ہے خواجہ شمس الدین ترک پانی پتی رزار پانی پت میں ہے۔ خواجہ شمس الدین ترک کے آگے ہم لاکھ مریدا اور ۲۰ خلفاء سلسلہ عالیہ صابریہ میں پہنچے۔ تیسرے صوفی صمدی میں ہندوستان کے مشہور صابری صوفی اور جنگ آزادی ۱۸۵۷ء کے مجاہد حضرت حاجی امداد اللہ صاحب مہاجر کی نے سلسلہ عالیہ صابریہ کو مصر۔ شام۔ عراق اور حجاز میں بھی پھیلا دیا۔ آج بھی مصر میں ہزاروں مسلمان اپنے نام کے آگے "صابری" لکھنا سعادت سمجھتے ہیں۔ مصر کے موجودہ ذیہیرا عظیم کا نام بھی "علی صابری" ہے۔

وصال

۱۳۔ ربیع الاول ۶۹۰ھ بروز بدھ بعد نمازِ ظہر وصال فرمایا۔ وصال کے فوراً بعد ہی خواجہ شمس الدین ترک پانی پتی کلمہ شریف پہنچ گئے تھے۔ انہوں نے ہی غسل دیا۔ غسل کے بعد حضرت کی مشہور کرامت جس کو "ننا وبقنا" کے نام سے یاد کیا جاتا ہے ظہور میں آئی۔ حالانکہ اس وقت کوئی اور فرد بشر موجود نہ تھا۔ لیکن چند منٹوں کے بعد ہی ہزار ہا اولیاء۔ صوفیاء۔ سردان غیب کہیں سے آنوار ہوئے ایک اور گھوڑ سوار بزرگ نے جلدی سے گھوڑے سے اتر کر امام کی جگہ سنبھال لی۔ جنازہ پڑھا گیا۔ جب امام (جنہوں نے جنازہ پڑھایا تھا) جانے لگے تو خواجہ شمس الدین ترک پانی پتی نے گھوڑے کی باگ پکڑ لی۔ اور کہا کہ حضرت اپنا نام تو بتلاتے جائیے کہ میرے مرشد علیہ الرحمۃ کی نماز

جنازہ کے امام کون بزرگ ہیں؟ ان گھوڑ سوار نے اپنا نقاب اٹھایا تو خواجہ شمس الدین نے دیکھا کہ خود وہ حضرت علی احمد صابر ہی تھے۔ گھوڑ سوار نے کہا "شمس الدین! تو نے ایک بار مجھ سے فنا و بقا کا مسئلہ پوچھا تھا۔ یہ نے اس کا جواب۔ یہ فنا ہے یہ بقا ہے۔ فقیر نے اپنا جنازہ خود ہی پڑھایا ہے۔" یہ کرامت دیکھ کر خواجہ شمس الدین بہوش ہو کر گر پڑے۔ ہوش میں آنے کے بعد انہوں نے تدفین کی رسم ادا کی۔ لفظ "مخدوم" سے حضرت علی احمد کی تاریخ وفات نکلی ہے، شہر ظہیر آباد، گوردوارہ چڑنگیہ حضرت کی بددعا سے تباہ برباد ہو چکے تھے اس لیے کئی سالوں تک حضرت کا مزار لاپتہ ہی رہا۔ قطب عالم شیخ عبدالقدوس گنگوہی آپ کے شجرہ طریقت کی ساتویں پشت میں خلیفہ تھے۔ انہوں نے ۱۹۰۲ء میں حضرت کے مزار اقدس کا پتہ لگایا اور ایک نئی عمارت اپنے دست مبارک سے بنادی۔ ہر سال ۱۳ ربیع الاول کو ظہیر شریف ضلع سہارن پور (بھارت) میں حضرت کا عرس منایا جاتا ہے۔ حکومت بھارت ہر سال ۲۰۰ روپے پاکستانیوں کو عرس پر آنے کی اجازت دیتی ہے۔ ہزار ہا مند اور سکھ بھی عرس میں شرکت کرتے ہیں وہاں کی مجالس سماع قابل دید ہوتی ہیں۔ ملک محمد عارف صاحب چشتی صاحبی ناشر دیوان صابر پاکستانی زائرین کے سفر و حضر کا انتظام احسن طریقہ سے کرتے ہیں۔ چند سالوں سے راقم الحروف کو حکومت پاکستان زائرین ظہیر شریف کا امیر قافلہ (پارٹی لیڈر) مقرر کر رہا ہے

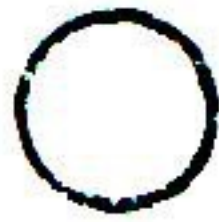
ملک محمد عارف صاحب اور عبدالرحمن صاحب کی اعانت و تعاون سے سب زمیں پاکستان کے زائرین بھی بفضل ایندی نیارت صابر سے اور

زیارتِ خواجہ اجمیری سے بہرہ ور ہو جاتے ہیں۔ باری تعالیٰ ان دونوں بھائیوں
 پر یہ طفیلِ خواجہ اجمیری و خواجہ کلیرٹی اپنی رحمت کی بارش کریں سے
 میری قسمت سے ابھی پائیں یہ رنگ و تبول
 بچوں کچھ میں نے چھتے ہیں ان کے دامن کے لئے

خاکسار

احسان قریشی صباہری۔ ایم۔ اے۔ ڈی۔ کام
 لندن (پی۔ پی۔ ای۔ ایس۔ پرنسپل گورنمنٹ
 ٹریننگ انسٹیٹیوٹ۔ سیالکوٹ۔ مغربی پاکستان

بِسْمِ اللّٰهِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِیْمِ



اگر خوابی غم غربت طلب کن از در و درها
 بکتاب خانه زندان بیا یکدم اگر خوابی
 هیزگ آمد بر عشق تو غرق از سر سودا
 انلا از یکله آمد از خدا هم قلا
 بینگن بر رخ زین نقاب آتش زندی
 بشیدانی بنرم پاکبازان خدا جویان
 بکوی دلبر جهان ده که گروی شمع محفلها
 کتاب مته دل بر خوال نه که در حق مشتکها
 که چو نوش سالیانی بر طرف طبع لیسایها
 نرفتا از دم و دم هرگز دست سائلها
 که بیدار و در تاب طلعت آویزها و درها
 بر چشم از مستی به آواز جبار جلهها

ز سیرت شد جهان در باز آید گزیده حساب
 ز چشم ناخدا رفته همه آثار منزهها



و او را در راه روز از دل گوشتش برسم را
 شده مسکن من عرش برین تا بد چشم شر
 پیدا است بمن سیر دل هر کس ناکس
 گزشت شرح نبود به بختد اکس مجربید
 تا خار صفت گزشتیم ز غدایش
 مفتاح در فیض الهی فتوح آراوم
 بر عرش برین مست بر قسم بعد این
 بنور شریعت بسرا پرده وحدت
 گزشتی من شود از دست حق مست

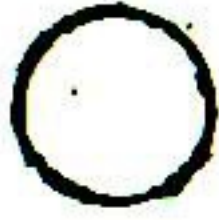
دارم بگفت دل علم دلدوالم را
 آنکه که نهادم پره دوستت قدم را
 و اوم بدیل خویش عنان لوح و تسلیم را
 زین راه تو ال یافت کمال است قدم را
 برخاک نذرت فکنم مسند جسم را
 یک بار اگر بوسه زخم سنگ برم را
 یک بار اگر بوسه زخم نقش قدم را
 رویست سر و گم شده ابواب حکم را
 بیرون کنم اندکون و مکان نام عدم را

از دور تو ال رفت بسر منزل عرفان
 صبا پرده اندوست خود این حزن و الم را



روئے نبی امراء رسول خدا
 چوں نگروم زجاں فدائے کربت
 اشکارا چشم دل دیدم
 تو نگہدار از کمال کرم
 سوئے تو از کمال شیدائی
 رحمت خاص حق توئی زان دو
 نتواں کردم تر از تشبیه
 سر نهادم بخاک و گاہت
 در مقامم بکوسے تو از پا
 ہمہ ناجی شدند و یک دم
 شکر یا میکنم ازین شادی
 یا خدائے تو در حسلا و ملا
 از ازل عشق تست و در دل ما
 جلوه ذات تست در همه جا
 یا لب از لطف اندرین بودا
 می رود بچو باد بے سرو پا
 در جہاں هست بر در تو گدا
 ذات پاک تو هست بے ہمتا
 تا شوم محرم قضا و رضا
 دست من گیسو تا بروز جزا
 گوزنگا هست منت بہر دوسرا
 بہر دو دم دم تو بہر دست دوا

میدہم مسید ہم ترا حسا بر
 ہر چہ خوابی بخواد از دور ما



برویت چوں نظر افتاد ما را
بدیدیم در رخست نور خدا را

اگر گنج فنا آید بدستم
و هم از فوق صد ملک بقارا

بیاد چشم من بنشین و بنگر
اگر خوابی که بدنی مصطفارا

اگر افتد بدستم درو عشقت
نخواهم تا دم محشر دوارا

اگر در دل خیالی تو کند بار
ز شهر دل کنم بیرون هوارا

فنا شو باں فنا شو باں فنا شو
چو صبا بر بادش عشق کب بریارا



بدہ ساقی شراب غم زدوارا
 وہ سے دیگر ندرم جنزور تو
 اگر جبریل آرد داکو درد
 اگر پسند از تو تا دم حشر
 ز سر تا پا گنہگارم ازیں رو
 اگر لطفت شود ماوی کنم طے
 خدا شو بر زو چشم خویش از دقت
 کہ تا بنیم جمال کس بر یا را
 تو نبوا ازہ ازہ کرم ایس بینوارا
 نخواہد عاشقے دروت دوارا
 گو با بیچکس تر قضا را
 بکن عفو از کرم مرا ایس گدارا
 بسودایت رہے ملتہارا
 کہ خوش دیدہ جمال مصطفارا
 میرس باز اہلی عرفان کس نگوید
 چو سابر ستر اسوار خدارا



خداوند ارہ تو نسیق بنما
 سرا از لطف خود در پرورد عالم
 مگر حال شود از لطف نعمت
 شد اندر آرزوئی دیدن تو
 ز بجزت آن جهان این جہاں ما
 از آن روزیکہ حال من بدیدند
 بدرگاتو ام آوردہ خود
 ازین لطفی کہ کردی و حق من
 اگر خوابی چو ذات خود بیابی
 تلافی شاہ بازاں حقیقت
 بروئے من در تحقیق بکشا
 بسودائے محبت دار برپا
 شہود و ایما ایں بے نوا را
 زہر سویم ہزاران چشم بینا
 ز آب دیدہ من گشت دریا
 لایک میر بسر بستند شیدا
 سراں از لطف ای یاد بتعالی
 نشستم بر سر عرش معلی
 درون پرورد عالم نیست پیدا
 نہ گفتن من تو مسیدانی خدارا

اگر خوابی کسی در بزم وحدت
 چو صبا بر رویاہ عشق یکتا



میں فکریں از نظر خود نسبتاً زیادیں را
بہ بزم خاص آمدہ را خود پسندان را

من از کتاب غم عشق خواندہ ام چند بار
نصیب درد نشد عاشقان اوریاں را

خیال روی تو در دم بعد ہزاراں لطیف
ز نامہ دل من محو کرو عجبیاں را

اگر ہزار غم باوہ بے تو نوش کنسم
اگر میکند این عاشقان ہنساں را

چو شکر گوہیت اے نازنین ہر کسر و جوہ
خیال زلف و نعت برواز من ابریاں را

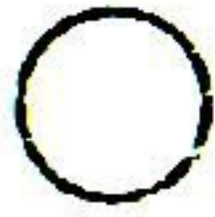
دوبارہ راہ نیابی بہ بزم و سلسل حضور
اگر تو فاش کنی سیرت از ہنساں را

بہ بزم عشق در آہ چو کسا بر از سیرت فدق
بہر وہ کون بس میں جلوہ ہائے یزوان را

ہستند و در دنیا نیکو کار و کار نما
 زینند تکیہ پر ما در و سوز تہمت
 زان سبب رو سو تو اور نام
 خود بگو جز تو کسے واریم ما
 در کتابِ عشرتیاں من خواند نام
 پروردگار استیم از روز اول
 خیر نامت بر نیاید از زبان
 بیوں بود بر تو عیاں تا حوالہ من
 ذات تو از روز اول بچو حتی
 ترو ما را نام پاک تو بسست
 از ہمہ رو سوئے تو واریم روئے
 زان سبب مہر و در عالم گشتہ
 رحم کن بر حال مویں بادشاہ
 یافتیم آواز زہت از در و عشوق
 من ہمہ چوں صبا ہم از در و صدق
 میرساند دروے با کبریا
 انصرام بخش از بہر خدا
 ذات تو از ذات حق نمود جدا
 دست ما گیر از گرمے مقتدا
 نام پاکت از اول مشککشا
 کار ساز یہائے ما کن بے تقنا
 گر ہر ایسند در روز جزا
 رحم کن بر ما دروے مصطفیٰ
 دستگیری ما ست در ہر دوسرا
 روز و شب اندر خلا و در ملا
 دست ما گیر از گرم ای رہنما
 نور حق ہستی تو از سر تا پیا
 تو غنی ہستی و ما بملہ گدا
 بن جدا و سر جدا و پاجدا
 سر نہ او م پرورد تو از رصنا



فنا شو کہ تو میخوایی بختسارا
 ز خود پر خیز یعنی بختی بختسارا
 فنا ملک بختسارا می نماید
 رضا یعنی شستن را بر قضانه
 اگر خواهی کہ گروه کارت آسان
 بدرگاہ توره آورده ام من
 بکن طے از سستی بصدق
 کنم بر عرش اعظم قس مستی
 توانی یا فتن زین کب ساریا
 کہ بینی بے طلبم بخود خدا را
 از امان دوست میدارم فنا را
 کہ ناوانی تو اسرار خفنا را
 مکن محو از دل خود مدعا را
 تو بنوا از کرم این بینوا را
 دو گامی منزلی نامنتہارا
 اگر بستم جمال مصطفارا
 من از سودای عشقیت بچو صابرا
 نہ می خواہم بدر خود و دارا



در ہوا تے وصلی آن جانان دلا در ہوا شور در ہوا شور در ہوا
 تاب سیابی راہ وحدت از سر آئد بے نوا شور بے نوا شور بے نوا
 گمہ بخواہی از بقائے حق بقا ہاں فنا شور ہاں فنا شور ہاں فنا
 گمہ ز بھر عشق خواہی گوہرے آشنا شور آشنا شور آشنا
 تا تو کردی قتلہ اصحاب دین رہنما شور رہنما شور رہنما
 چسند خواہی کرد بے حکمی ما بیوتنا اے بیوتنا اے بیوتنا
 کارکن تابش نوی از قدسیاں مرحبا اے مرحبا اے مرحبا

ہچو صبا براز کمال عاشقی
 پارہ سا شور پارہ سا شور پارہ سا



بنما جمال خود را یکدم بمن نگارا
 پرده بر افکن از رخ من باقیم زد دست
 من هیچ غم ندارم در روز محشر از فوق
 سوئے خدا بروم من از هر وسیله خواهم
 بوسه ز زلف مشکین با هر کسی داند
 عالم کشی و گئی اینها هم از قضا شد
 عالم نماند رویاں اگر پیر شو و نه بیستم
 بر آرزو آرزو سے مارا
 گمراه دہی شوم فدایت
 در حضرت تو گمراہست قدرت
 در راه تو سر نہا وہ ام من
 بنوا از لطف بے نوارا

بے جلوہ روئے تو بگویت

صا بے رنگ نظر بقارا



بہرگز مدد نہ دوست کلام است ما
داوی تو اہمست پیارہ دل خود پرست ما

ماگر چہ پرورد تو بجاک اہمست اوہ ایم
بر عرش اکبرست ہمیشہ نشست ما

بجز جلوہ جمال تو در خود نیافتیم
گزمستی تو ہست خندہ ہست ہست ما

از ما جدا افتادہ ز سودائے دلبر ال
بر عہد خود نمساند دل خود پرست ما

از عرش بگزری و بلا ہوت در روی
یک جہرہ گریسد تنواز دوست مست ما

بر قول و فعل حال نبی بستہ ایم دل
بر شرع مصطفیٰ است ہمہ بند و کبت ما

گویم ہرچو صابر عاجز بہ بندگی
رہے بکن نگار بجاں شکست ما



بیباگر عاشقی ابدی بکوسے دلبر زیا
برقص از ذوق تاپانی وصال آن بت معنا

اگر خوابی تروی چوں ہر بندش در جہان عشق
بدہ جان دل دین ہر چہ داری تو معنا

نوائے تونہ میگنجد بر زم بالیقین میدان
اگر خوابی وصال ما بیاز خویش تن بکتا

بر آں چنیریکہ دیدی در آزل امر و نہ خواہی
بسبب گریہ توفانی یافت نامہ صورت اشیا

بہ صورت عیال شد جلوه دیدار تو بسگر
بیا در عالم کثرت کہ بسنی جلوه خود را

اگر داری سر سودا بازار حقیقت را
کہ یابی سود با اندر طریق عشق این سودا

اگر خوابی کہ بنی کسرا سر آمد و عالم ما
چو صبا بر شور لب بر اندر کہ یابی دیدہ بینا

اسے دلہنزیبا بیاہن دوست میدارم ترا
 سرسایہ ایمان تویی در و سر اور مال تویی
 یکدم بیانی جان دل تابا بیانی پیش من
 از جلوه روی تو من نورم سر سر جان تن
 بر رخ تو دارم نظر ہستم ز سر تا پا بصر
 اے منظر نور خدا از دست اشیا راضیا
 من کی بدم در کوئے تو دارم نظر بر روی تو
 اے مکرم راز خدا اے منظر سر خفیہ
 اے سرور کون مکان ثانی نداری بر جہاں
 از دولت نمود آن تو دارم لب بیکائے تو
 در بر چہ دیدم نظا ہری ہم حاضری ہم نظری
 بر من تو دارم نظر آن من گشت تنزیر
 اے روتق روی زمین سرسایہ خلد بریں
 اے کاشف علی یقین کما حسبین عبیقین
 صبا پر سیاور عاشقی و عشقبازی صادقی
 بنما رخ از بہر خدا من دوست میدارم ترا
 در شہر جان سلطان تویی من دوست میدارم ترا
 بشنو بگوش دل سخن من دوست میدارم ترا
 نازم بحال خوشتر من دوست میدارم ترا
 بنما رخ خود را در گریں دوست میدارم ترا
 بنما سرا ملک بقا من دوست میدارم ترا
 جان میدیم پر تو تو من دوست میدارم ترا
 ہستی امام انبیا من دوست میدارم ترا
 رہے بحال بکیسان من دوست میدارم ترا
 سر ز نام پر پائے تو من دوست میدارم ترا
 از ہر دو مہدین تری من دوست میدارم ترا
 شد جا صلح رنگت اگر من دوست میدارم ترا
 پیر این خوبان حسین من دوست میدارم ترا
 اے محمد حق یقین من دوست میدارم ترا
 دانستہ ام چون اشقی من دوست میدارم ترا



خواجہ قطب دین مدد شہریا
سیرا سیرا عشق خود بسنما

از طفیل معین دین چشتی
در رحمت بروئے من بکشا

شاہبازان قدس اند کسیر صمدیق

سرنساده ترا بزیر پا

رحم کن

رحم کن رسم از سر الطاف

دُرخ زیبائے خود و سے بنما

ادستادم بودر طہ نقلت

ساز از لطف خود مرا سیر پا

وصف ذاتت نمیتوان کردن

ذات پاک تو بہت سیر خدا

قطب دین قطب دین بگو سیر

گر تو خواہی شوی ز اہل صفا

خواہی



عاشقِ خونخواره ام دلدار میدانند ترا

ہمچو عشقِ آوارہ ام دلدار میدانند ترا

انداز دل در کوئی غم با صد ہزار اہل عجز و ود

ہمچو جانِ بیچارہ ام دلدار میدانند ترا

جائے آبِ زہرین مویزش آتشِ بیند

انجینیں خوانخوارہ ام دلدار میدانند ترا

آفتابِ عالمِ افروزت اندر نازل

طلعتِ خسارہ ام دلدار میدانند ترا

در طریقِ عشقِ بازی صبا بر اندوے نیاز

ہمچو مہِ سیارہ ام دلدار میدانند ترا



ای زفات فیض بخش شد دل بجان فیضیاب
 دیدہ ام نور خدا و زفات پاکت ہے نقاب

قد تو طوریت چشم چمچو مو سے منظر
 نیست کس لطافت روے تو بدین بے حجاب

نور زفات مصطفیٰ در زفات تو شد آشکار
 چون نگویم متر تراں رو کہ ہستی آفتاب

بچکس راہیت از میر کمالی تو خبر
 خواندہ ام روبر از دل وصف کلمات کتاب

آنچہ اندر لوح محفوظ است دیدم سرب

کردہ زفات تو از سہ معانی نقاب

صدا پر از میر کمالی تو چہ گوید پیش تو
 درو عالم گشتہ روشن چو مہر آفتاب



اگر عشق نروای بخوان بی حجاب
 کتابم کتابم کتابم کتاب
 نہ اکھ و نہ انگم نہ جسم نہ جان
 نہ بحر حقیقت نہ کم آفتاب
 نہ مومن نہ ترسانہ کافر نہ مرغ
 نہ شاکم نہ بادم نہ آتش نہ آب
 نہ عشقم نہ عشقم نہ مجرم نہ وصل
 نہ عزم نہ ذلم نہ خیرم نہ شر
 تو در خود بین جلوہ ذات ما
 کہ گرو در او در جہاں فتح باب
 نہ پند کہے در جہاں در سخن
 بگو جاوہ من بہ سبند خواب
 مگو صابر آن وقت نظر الیہ
 چو موسیٰ مکن در جہاں اضطراب



در طلبِ روئے تو ام آویا امی حبیب
دیدہ بسویک تو ام آویا امی حبیب

منظرِ پرواں توئی رحمتِ رحمان توئی

باطن و ظاہر توئی آویا امی حبیب

اول و آخر توئی حاضر و ناظر توئی

چارہ و درمان توئی آویا امی حبیب

مستی تو نور و بین ہادی اہلِ عتیمین

رواقِ خلد بریں آویا امی حبیب

قبلہ کون و مکان ات تو تبرِ حیاں

نور زمین و زمان آویا امی حبیب

بحرِ حقیقت توئی سرِ طریقت توئی

مہرِ شریعت توئی آویا امی حبیب

عساکرِ دلِ خستہ بازِ مہمت بسوز و بساز

ز آتشِ دل درگداز آویا امی حبیب



سوئے من بقرار نگہ بیارایے حبیب
 ریختہ ام خون دل از رہ دید چنایاں
 از غم بجزت رخت شب ہر شب بیار
 روئے نماز کرم سے بت رخت بیار
 جلوہ حسن رخت کرد بہر شے لہرد
 ریخت بفرق جہاں زنا تش ہوائے تو
 در طلب وصل تو جمع شدند ہاں دین
 تاکہ خیال رخت در دل من جا گرفت
 صبا پر مسکین تو گویدت اندوئے عجز
 آندہ ام اشکبار نگہ بیارایے حبیب

نیست و گر غمگسا از نگہ بیارایے حبیب
 کو تو شد لالہ زار نگہ بیارایے حبیب
 چشم و دم خون بیارنگہ بیارایے حبیب
 کرد بدل دروگانہ بیارایے حبیب
 بہر تو شد اشکبار نگہ بیارایے حبیب
 آہ دل من شر از نگہ بیارایے حبیب
 بود تو صد ہزار نگہ بیارایے حبیب
 سر بسرم نو بہار نگہ بیارایے حبیب



اللہ اللہ کوچھ صابر از ادب
مستی و دیوانگی از روی طلب

از زبان دل بعد عجز و نیاز

نام حق خوانی بجنابانی تو لب

نیست غم مار از روزی باز پر س

پیشوا داریم ما شاہ عسرب

نیست آن عاشق کہ می تو سرد غم

عاشقان را درو غم باشد طرب

ناگهان گر نام تو آفت بگوش

گر وید جان تیسے عاشق را عجب

صابر از شوای جمال عاشقی

نام حق میگردد سبک روز شب

صابر آن را دوست میدار و خدا

در ازل و اذند ما را وین لقب !!



نور حق بین محمد عربی است
 مادر همه انبیا بحکم خدا
 شکر کن شکر تا بروی جزا
 بهر هفت آسمان بعد خوبی
 یار غار نبی ابوبکر است
 در همه کائنات از هر صدق
 بر زبان ملائکه جاری است
 از ازل تا ابد هر دو جهان
 در همه عاشقان بر زبان
 با هزاران نیاز تا دم حشر
 قیل و دین محمد عربی است
 ختم تلقین محمد عربی است
 عیش غمگین محمد عربی است
 ماه پر دین محمد عربی است
 سر و کار نبی ابوبکر است
 غمگسار نبی ابوبکر است
 یادگار نبی ابوبکر است
 جان نثار نبی ابوبکر است
 شهنشاه نبی ابوبکر است
 راز و ایر نبی ابوبکر است
 مادی هر دو کون **ص**
 در دیار نبی ابوبکر **ص**



حامی وین مصطفیٰ اعظمی

گنج تلقین مصطفیٰ اعظمی

من، حسین گویم از کمال تقسیم
چشم حقین مصطفیٰ اعظمی

آشنا باش تا بدانی تو
بہر تمکین مصطفیٰ اعظمی

در زمین زار گلشن رضوان
گل نسوین مصطفیٰ اعظمی

یا منتم یا منتم ز لطف خدا
نظر آئین مصطفیٰ اعظمی

در سہادت عاشقان ہنگر
ماہ پرویں مصطفیٰ اعظمی

صا پر از صدق دل ہمیں گوید
جان و تکین مصطفیٰ اعظمی



مکان درد عشقت ہیئتہ ماست

سرود حیاں غم ویرینہ ماست

بسودائے محبت تا دم حشر

متارح عشق در گنجینہ ماست

نہ تنہا من زجر عہ مشیت گشتیم

جہاں است از مے و شبنہ ماست

خداوند تو مسیدانی ز ابد

ہمیشہ ز ابدان را کینہ ماست

زیر ز کسے ہستیم واقف

کہ وجہ خالص تو آئینہ ماست

مراد در ہر دو عالم گونہ بچوئی

بزمیرہ خرقہ پیشمینہ ماست

بیا صابر نظر کن بر رخ ما

کہ بان امشب شب آورینہ ماست



بہ یاد بروئے ساقی میتواں زلیبت

پر بوئے موسے ساقی میتواں زلیبت

ازین جانے کہ باشند گونباشد

بکنج موسے ساقی میتواں زلیبت

لبودائے محبت تا شوم خاک

بخلق جوئے ساقی میتواں زلیبت

بصد ذوق و طرب تار و زخم شہ

بگفت و گوئے ساقی میتواں زلیبت

بکار من نیاید آب حیواں

باب جوئے ساقی میتواں زلیبت

اگر جان رفت از من پچ غم غمیت

ز چشمہ بروئے ساقی میتواں زلیبت

نہ جان خود احم نہ دل نے زین چو صابر

بجست و جوئے ساقی میتواں زلیبت

ہر کہ از عشق رشتے گرداں است
 نہ پھنس کر مرید شیطان است
 ہر کہ بر نفس غالب است تمام
 بادشاہِ جہانِ عرفان است
 ہر کہ گیر و گدائی وید تو
 او بہر دو جہاں سلطان است
 ہر کہ در کور دوست پیراں است
 در جہاں ہر کہ پادمان است
 گر تو خواہی بخواہ نہا کہ و لم
 مصدق گنج نور پیران است
 خسرو بہر دو کون مسبب گرد
 ہر کہ در بندگی سلطان است
 عاشق زلفش روئے تہی بان
 گاہ کافر گئے مسلمان است
 رہ نیاید پیرم نہا مو نشان
 ہر کہ از درد عشق گریبان است
 لذت در دریا کسب و اند
 ہر کہ را دل بچو گوربان است
 در روشن از مہر و صبر پورا حشر
 ہر کہ را دل بچو گوربان است
 راہ عصیان تمسب و زہر گز
 در دین ہر کہ نور ایمان است
 از کالات عشق محمود است
 ہر کہ با روسے دل بقران است
 کہ با زخمش مگر سلیمان است

گفت صفا پرید لبر غم بخش

سوز و درد تو آبِ حیوان است



ہر کہ بانفس خویش قادر نیست
ہو بانوار عشق ناظر نیست

نفس آثارہ میکشد سوئے خود
بشہواز من کہ بر تو ظاہر نیست

مستِ غفلت ہمہیکند ادا
ہر کہ بر حال خویش حاضر نیست

از ہوا ہائے نفس کے ترسد
ہر کہ لادول نہ از ظاہر نیست

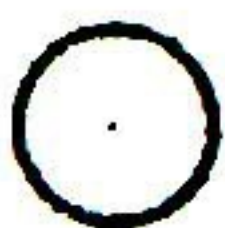
نتواں شرح وادتاہستم
حالتِ نفس را کہ آخر نیست

کے تو اند نفس بر آوروں
ہر کہ بر شیر نفس قادر نیست

گفت حساب بر غیر رسد بحال
ہر کہ در کوئے عشق حساب بر نیست



مارا غم عشق شادمانی است
 سر پایِ عمر جاودانی است
 مگرست برائے او بس کوب
 پیر کس کہ دریں جہان فانی است
 زمین سستی خود نمیتوان فرست
 سوئے در حق کہ در نہانی است
 سیدانم و من ز روز اول
 لعل لببت آب زندگانی است
 از جلوه توری روئے خوبیت
 دیدن نتوان کہ لامکانی است
 شد گشته بکوسے تو جہانے
 انصاف بکن چہ خونفشانی است
 صد بخت بگرز دیدہ دل
 بر چہرہ عاشقان نشانی است
 برگزینہ ہم بیدرد و مہم
 این درود لم زیار جانی است
 صابر گوید ز شوق ارنی
 گوطالب طعنه لمن ترائی است



در بزم وصال رفتم از دست
دارم دل خود از دست پر دست

من عاشق هستی تو، هستم
کین هستی من ز هست تو هست

شد محرم راز خلوت عشق
هر کس که ز نفس نهیشتن دست

هرگز ز کس نظر بر هم
آنکس که بدرد عشق پیوست

بگست نشست بر در عشق
هر کس دل خود بدست پیوست

مخروم نگردد از غم دور
آنکس که بکنج محب نشست

صابر گشتی چون خاک از فوق
در زیر کعب نگار خود بست



ہوش کن ہوش کہ تاریک شبے در پیش است
گوش کن گوش کہ را ہے مجھے در پیش است

ہاں کن کبریا میں حسن و جلالیکہ تراست

بہر مہر و رخ خوبت بے عجبے در پیش است

گرچہ ہستی تو گرفتار بدست عصیاں

شکر کن شکر کہ شب ہے عربے در پیش است

تو مشو غرہ بگردار خود از لہ الوسی

یار کن کار کہ میر غفیبے در پیش است

گرچہ در عالمیاں بے سرو سامان ہستم

بہیچ عظم نیست کہ بزم طربے در پیش است

یا لطف غیب خیر و ادب بر لب سروں من

بہر بخشایش صفا پر صلبے در پیش است



مرزا زطلعت رویت انگر سوخت
 دل شوریدہ من آری پایش
 نمیدانم بربانان چوں در حکم من
 ظفر با ہم ز زخم شکست کرب
 تا صبر آتش سوزانے عشقت
 بجائے آب آتش میزند جوش
 ہر یں ہووا چکو تہ جبال توان پرد
 شب چہ بیان پڑا آخر نزارو
 چکونہ مینوای دیدان ایچر سوخت
 ز راه نیشین شمس و شمس سوخت
 ز تو سپید من را بہر سوخت
 کہ ان نقاس اگر من چو ز سوخت
 متلاہ سیدہ من سر بہر سوخت
 ازان و چشم من گنج و کمر سوخت
 بیکدم شعلہ آتش جگر سوخت
 ز سوز بجز من کوسے سخن سوخت

نگہ افتاد چوں بمسندہ حسا بہر

زگر مئی نگاہ من سارہ سوخت



لطفِ خدا فافله سالار است	حفظِ خدا دهمه جبار است
از کرمِ غافلین خداوند گار	فرقِ حسودان بسیردار است
نیست غم از شمرِ عنده تا به شمر	رحمتِ رحمان همه در کار است
قبله جان و دلی و ایمان ما	در دو جهان آنحضرت خود کار است
خواجہ محمود لطف و کرم	قوتِ بخشش دل بیمار است
یک نظر از خواجہ حضرت کمال	سر ہم رهش دل افکار است
شایدی شیخ ابوالاحمد است	نه آنکه چو حق واقف بر است
موسے تو شد غیرتِ مشرکِ عتق	روسے تو از آتش گلزار است

نالہ زندہ مساکینِ محو رخت
طالبِ رحمتِ دلِ خود خوار است



خیر امان می شوم سوئے خرابات
 نہنگِ فقر و ریائے شہودوم
 بخلوتِ خائے مستانِ دستم
 ز حبابِ خموشِ تیراں گفتگو کرد
 مدد از دستِ شرعِ مصطفیٰ را
 مگر مسہرِ قضا افسرِ روزِ عالم
 بعدِ محنتِ شدم واقعتاً ازین حال
 بزنِ نغمہ نیازِ شوم لہجہ نیاز
 کہ یا ہم مسہرِ ہم قصانہ حال
 گناہ ہے گروہِ حساسِ بقیہ بان
 بحسبِ توبہ دگر نبود مکافات

نمازہ حمدیہ جہائے مناجات
 نیم فادخ ز سووائے عبادات
 شدم واقف من از تیرہ نغمیات
 بہر حالش بخوانی با تحیات
 کنز این رہ می شود حاصل کمال
 ز توبہ دست روشن و جہ در ذات
 دل من نیست قادر بر محال
 کہ یا ہم مسہرِ ہم قصانہ حال

گناہ ہے گروہِ حساسِ بقیہ بان
 بحسبِ توبہ دگر نبود مکافات



لریخ خوب با تو روایت قمر است
 لیس با عمل تو غیرت شکر است
 بهر چه بسمل تو از سر سید و
 دل از زینب و سوس در بدست
 بهر که در عشق شاد شد
 از غم دور و عشق با خیر است
 ره نیا بد بیزم جهان بازان
 بهر که از درد عشق نوحه گرفت
 مسید بد آنچه خواهد از سر لطف
 آنکه از درد دل شکسته تر است
 جان شبیه عشق در و اما میر است
 گاه خند و گاه بگریه زار
 دل عشاق را این بهتر است
 از شبیه بچیز تو ندانم غم
 بخیاال تو شام من سحر است
 کاشنا حقه لایق و در صرا
 بوق هر جسم ز خم من طهر است
 کن مشیر اموش صفا پر از دل خود
 نیک دید بر چه هست و در گذر است



اندر دل ما بجز خدا نیست

از منظر دل خدا جدا نیست

فرمود لطف نَحْسَنِ اقْرَبِكْ

در حکم خدا کے ما خطا نیست

از ما بطلب ہر انجیم و اریکم

درستی من بجز بقا نیست

در روز ازل اکت گفتند

گفتیم بے عنس بلا نیست

در سپیکرنا نیم نظر کن

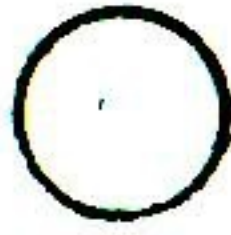
بجز ما عنس و درواشنایست

این دل کہ درون سینہ دارم

بجز با عنس و درواشنایست

در ہر دو جہاں بجان پاکست

بجز صا پر تو ترا گدا نیست



بیخبر از خویش نشو و زر بهر دست
 طالب مائی اگر از صدق دل
 خاک صفت باش اگر عاشقی
 ره سلامت نه بروی هیچ کس
 می توان دید رخ خوب تو
 ایدل اگر عاشقی از ره کعبه
 دل بسیر کوئی تو مستی نمود
 با دۀ از جام می ات خورده ام
 زانکه توئی محرم رستر آشت
 در دمر ازود بیاورد بدست
 راه نیابد بر ما خود پرست
 زانکه کس از نفس چستی ز نرسد
 طلعت رویت از نظاره است
 نیستی اور که نشوی جمله است
 غمزه شوخ تو سر دل شکست
 مست شدم مست شدم مست

صبا بر شوریده بعد آرزو
 کوه صفت بر سر کویت نشست

شرباب و عذرت جام شریعت
کشیدم من چوستان طریقت

بہر سو چوں نظر افتاد و اللہ

ندیدم من بجز سر حقیقت

بستر لامکان از نفس ہستی

رہے یابی بسودائے محبت

اگر عاصی و گرنایمی ست بگذر

مکن بائچیکس زمین رہ ملامت

بفعل و حال قال مصطفیٰ باش

کہ ہست ایں پیشہ اہل سلامت

بروز شرمی آید بکارت

نہ بد کردن نہ کردار نہ دامت

چو صابر نہ بخبر از خویشتن شتر

کہ تاییابی رہ کوئے غرامت



کسی که عشق ندارد زنده بدگهرنگ است

بظالمیان محبت همیشه در جنگ است

هر آن روزی که تا ابد هزاران شکر

که در این غم عشقت همیشه در جنگ است

هزار جان بروان که بزم این امان

بگوش دل شنو اندر ق نفی جنگ است

خیال می نرسد و در حرم تو جانان

چگونه وصل بیایم که راه پرنگ است

ز ظلم غمزه نشو زنت به ملامت را

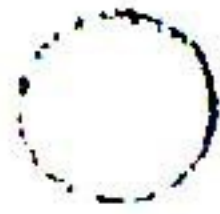
خدا پناه دیده زان کسی که سرنگ است

کسی که نیست و راه هم پاره از سرود

چگونه جان بدید زان که این گران سنگ است

نمیرسد بحالات عشق ای همایم

هر آن کسی که ز خود ای عشق در جنگ است



نظر عشق بر لاکھائی مست
 اگر تو عاشقی بنشیں بعد ذوق
 اناہیت نمی گنجد دران بزم
 حیرت و شگفتی و غرابت با عشق
 بجز تیرے نڈا ناپیچ مرور سے
 نشان عاشقان ہرگز نیابی
 یہ بجز حشر کی کہم آشنا شو
 جمال حسن نور جاودانی مست
 کبھی شمع مشایخ نثار دہانی مست
 کہ یہ سہستی و رانج بانندگانی مست
 بحق مسکن کمال مہربانی مست
 کلام عاشقان و دہلی زیبانی مست
 نشان عاشقان و دہلی نشانی مست
 کہ سیرم ہم لہیر بحر معانی مست
 بیاہما پر بردگر سساوتی تو
 بگوسے دلبران راہ نہانی مست



اگر خواہی کنی با حق کلامات

بخوان قرآن دین گیران مراد است

بیا از من طلب مستی بے کیف

خرابا تم خرابا تم خرابا بات

ز من تو ہر چہ میخوانی، بسیاری

کراما تم کراما تم کرامات

شوم اندر زمین عشق پیدا

نبا تا تم نبا تا تم نبا تا

مراد ریاب اگر خواہی سلامت

کمالا تم کمالا تم کالات

نہان اسرار عشق آموزان من

خفتیا تم خفتیا تم خفتیات

تو عفارے بیا مرزان نہ عیار

خطیا تم خطیا تم خطیات



شرابِ پیچودی خوردم ز جامت
فتاوم از سستی بدامت

بچوگانِ امانت از سیر ذوق
لبودم از سیر گوشت سلامت

اگر خواہی کمالِ عشق و سستی
مکن بہر اہلِ دل زین رہ سلامت

کمالِ عشق را نیت اتہمائے
مشو مغرور بہر سیر کرامت

اگر خواہی کہ گروی محمد عشق
ولست پر کن نہ سودائے محبت

سیابی راہ در اہل سلامت
ز سہر تا پا اگر گروی ندامت

اگر ندامت بگوش صاحبِ افتد
دل و جان ترا نہ سازد بہ ندامت



جلوه نور حقیقت پر شرح منظر عالم پرست
 سیرا شعیب اراکرم حوائی کثری در بهمان
 کے تو اندر یک چشم نثر و نور و جہاد
 روح قالب از غایت حق فاروقی
 پر کسی را جلوه نمودی نہ ایم مختلف
 آنچه اندر لوح حق است تا کرم غیبیان
 عاقبت و اقیقت نمود از سر حال پرست
 مدد و علم عصیان تا از یاد زار و زجر

شاہد است بر اهلین بر شاہد است خواہد
 چشم دل بکشاہد بنگرہ ہر چیز خود ہی نظر پرست
 تا پیش مہربان او حسن خود را برست
 ہر کہ زمین رہ منکر است آن رہ مردم پرست
 در سیر انبیا شہود و عدت با فاد پرست
 کے شور و ہوش از من در چشم کن نظر پرست
 ہر کہ از شہد سہر و کوئی غنیمت پرست
 زمانکہ دل لاجرم تھا ہی غنیمت پرست

گویے جو ای نور عرفان چشم دل را با کن
 مصدر سیر الہی ہر دو عالم صبا پرست



پرده پاوه نایب از باجم و حدیثت
 کمال از چه حاصل شود در بهر دین
 ندارم نظر بر درخت ماه و نور شبید
 اگر گوهر رازت حواشی زمین خواه
 اگر یک دره از تو نظر بر زمین افتد
 دره نویسی را در کعبت نفیس بگوش
 پیشمان شمو از هر چه کردی بسود
 برین عمر فانی مشغول غم یکدم
 شوم مسمت به خود به بزم نیست
 بیاد بر در صراط شریعت
 منم شمع نور صفائی حقیقت
 منم گوهر از کمان نور نبوت
 شوم در هر دو عالم مایل سعادت
 کمن تا تو مستی ظهور گرامت
 بنه سر ز انوی از ندامت
 که تاراه یابی بکنج عزامت

یقین و از ان یقین دان چو صفا یقین بان
 که نیست اندرین و هر جائے تقامت



عشق تو عیشِ شادمانی ماست

مایہِ عمرِ جاودانی ماست

تو ان زلیست ہے سرکویت

باد کوئی تو زندگانی ماست !!

پروہ ہر افکن از رخِ زیبا

گرترا ذوقِ خوفِ شانی ماست

شبِ درد ترا چہ شرح دہد

شورِ عشق تو یارِ جانی ماست

باعبادتِ شادبت صحابہ

کز ازل بر تو مہرِ بانی ماست



ماہ و مہر از رخ تو جبران بہت
 در بوائے رخ تو از سر درد
 بہ سر کوائے تو ز روز ازل
 گرد و از تاب رویتو تابی تاب
 بر سر او دو کون می خندد
 بحر عشق تو در دلم جو شید
 ہر چہ دہ کون و در مکان بیدم
 در ہمہ کائنات از سر لطف
 لذت درد کے دہا اورا
 دشمنی ہائے کس ضرر نکند
 از کمالات احمد و محمود
 ہر حال تو حسن قربان بہت
 چشم من بچو ابرہ گریبان بہت
 دست ہر فرد و گریبان بہت
 گر چہ خورشید یا تابان بہت
 ہر کہ در ملک داد سلطان بہت
 چشمہ ہائیش چو آب حیوان بہت
 جلوۂ نور ذات یزدان بہت
 مظہر میر ذات ایشان بہت
 ہر کہ در آرزوئے دربان بہت
 ہر کہ لطف تو نگہبان بہت
 ذات پاک تو چون سلیمان بہت

جسم بر حال او بکن یا رب
 صابر از کرد ہائیشمان بہت



مبر کس کہ درین جهان فانی است
 حال دل نمود نمیتوان گفت
 کار تو پرورد محشر آید
 گر نکته عشق را استخوانی
 از خویشی نهان نشین بخلوت
 درین تو جو نشان بستی
 در عالم کائنات ذاتت
 یکسر ز نشان مهر بانی است

در بحر محیط زندگانی است
 کشمکش و غم نهانی است
 شائستگی که در جوانی است
 دانی که کلام بی نیانی است
 زین خلوت نهامی نامکانی است
 نور دل مازبی نشانی است
 یکسر ز نشان مهر بانی است

صا بر ز ازل بذات خوبت

با در دو غم تو یار جانی است



مکان من جہان الامکان است
 بہم صورت کو دیدم یا فتم من
 دین وحدت کراچی و عالم کون
 بہار جملہ خوبان و وعالم
 نہ پیر زانی کو فتم یا فتم من
 اگر چشم خدا میں است سنگ
 نہ چشم غیر ذات در و عالم
 نہ صدق دل لقیں و چشم من
 ترا خواہ کس و تا کس بچسبہ راہ
 دل صبا ہر سر کے تکیہ ال است

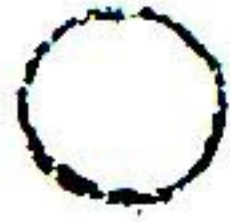
نمودم از ظہور سبے نشان است
 دل اندر غم غم اندر دل نہال است
 چشم از حیاں حیاں ازین حیاں است
 خیزان اندر خیزان اندر خیزان است
 نہ اہل سوا مست میگردان است
 ظہور و است و غایت بی نشان است
 نہان است نشان است و نہان است
 ہم عشق است و واسے بیدان است



مدد شرابِ مُبیت، بمن بیا اید و دست
 نشسته ام بسیر کو تو بصد امید
 یہ بندگی تو سرور نہاد و ام ز ازل
 رسمِ بوسے وصال تو باہر اعلانِ فوق
 ہزار جہانِ دلِ دینِ کونم خدا سے بہت
 اگر نقابِ کشائی ز رخِ دلِم بہ بری
 نمودہ بود جہانِ از وجود تو پیدا
 نمیتوان کسی لذتِ فراق تو گفت
 من از فنا زنا گشتہ ام چو تو یابی
 بشہرِ عشقی تو یا صمد ہزار و رو بلا
 توئی از فکر و رائے جہان و دوائے جہان

کونم بہر سر مو تو جہانِ خدا کی دوست
 کہ ہر روز تو منیم کیے بر آید و دست
 ترھے بکن آنخبر یرین گدا اید و دست
 کہ لطفِ بہت تو ما دست پیشوا اید و دست
 یہ بنویا سے غنا و ارم و دوا اید و دست
 ہلاکِ سخن تر چوں آست و لہر اید و دست
 تو خود بلو کہ جدائی ز من چرا اید و دست
 چہ راحت است بل و دوا اید و دست
 کمالِ عشقی تو دوا و بدل بقا اید و دست
 چوں کسی بنو و طالب جفا اید و دست
 تو خود بلو کہ بیا ہم ترا کجا اید و دست

ہزار سجدہ کونم چو صبا پر ازہ سرِ فوق
 پیار کیا کہ توئی منظرِ خدا سے دوست



خداوند بجز ذات تو کس نیست
بجز ذات تو کس شریا درین نیست

مخواه از هر دو عالم جز غم عشق
تو را گنج غنیم سودا شایس نیست

درین ره پائے نہ بر پوئی دلہا
ترا ہادی رہ بانگ بہرین نیست

نہ بہر مسکن مرغ دل تو
بصدق و طرب کچھ قفس نیست

درین رہ جاں نیاید داد صحابہ
بکوئے دلبرای رقتن بہرین نیست



بدست ساقی شراب از خم و مست
 اگر یکس جگر خمر یا بجم از لب تو
 بمستان حسد یا با سحر الهی
 ز شیب تا صبح از نوق مناجات
 دل خود را چو مستان پاک گردان
 و شو کن از شراب خمر و قمر و نوش
 و لا اگر طور باشی نور گردی
 بجای رخ و خون درون چیر لایق
 که گردم مست تا روز قیامت
 کنتم من از سر مستی عبادت
 شوم بحدوش و گردم ظل جنت
 نشانیم مست در کس ما امت
 که گردم مصدر کسرت محبت
 که گردی سر بسر نور حقیقت
 اگر مستی تو لایق در شریعت
 چنین گردن بمان بود صورت

نرا بخشید صبا بر این دانه لطف
 که تو بر حال خود داری ندامت



درد عشق دلبر خود نخواہد خواند **خونخوار** است
 در میان بزم مهر و بیاں بصد غم و شرف
 کے توانا پرورد درد و تو از من کسے
 کے کنم رو سوسے گلزار جہان تازندہ ام
 من مدارم هیچ غم از بجز تو تا روز حشر
 در میان بزم مشتاقان بصد ذوق مطرب
 نیست حاجت بچو من تصور از کفن برید عشق
 گر نگریم خون دل و کوی تو با شکر عجب

شکر لبت تا قیامت در غم یاد من است
 باو نشاید دلبران از ان یاد من است
پاسبان گنج عشقت چشم یاد من است
 در دو غربت محبت غم جملہ گلزار من است
 زانکہ اندر زبیدی بجزت خریدار من است
جان برائے عشق تو دریا فتن کار من است
 آہ و زوال و غم عشق تو ہم دار من است
 پھر ما بہر سو روانی از چشم خونبار من است

گفت صاحب **بیا** حریفان غم عشق بتلاں
 ہر چہ خواہد از غم و غربت ببار از من است



در عالم با کسی تو مانیست
 اندر دل ما بجز خدا نیست
 سر زلفت را نبیاد مرسل
 در دو جهان چو مصطفی نیست
 از روزی که از دل بصد غم و درد
 در حضرت او چو پاکدانیست
 درستی ما اگر بجوئید
 باں از سر و پا بجز وفا نیست
 او را نتوان شمر و آدم
 کو عاشق در دین و دوائیت
 در خلوت او نه باره باید
 هر کس که بدرد آشنایست
 خواهم ز غمت جدا نگروم
 بیبهات که در جهان یقانیست

صابر تو بسا زبا عنیم عشق
 معشوق اگر چه با وفا نیست



نورِ چشمانِ منِ ظہورِ علی است مایۂ جانِ منِ ظہورِ علی است
 ازہ ازل تا ابدندہ سے یقین جانِ جانانِ منِ ظہورِ علی است
 تو نگہدارِ یاربِ ازہ آفات زہیبِ بستانِ منِ ظہورِ علی است
 روزِ محشر اگر مرا پرسند سرِ ایمانِ منِ ظہورِ علی است
 بخشِ یاربِ مرا از لطفِ قدیم نورِ برہانِ منِ ظہورِ علی است
 بخدائے کہ خالقِ دلہا است سرِ و سلیمانِ منِ ظہورِ علی است
 درِ چین زارِ گلشنِ احمد گلِ درِ سبحانِ منِ ظہورِ علی است
 چشمِ غیر از کجا تواند دید زہیرِ و امانِ منِ ظہورِ علی است
 درِ گلستانِ مصطفیٰ ابدیم گلِ خندانِ منِ ظہورِ علی است
 نکتہ سونے مہر و ماہ نگاہ شمعِ تابانِ منِ ظہورِ علی است

تحت جان و فوادے صبا پر

گوہرِ کانِ منِ ظہورِ علی است



بیدرد عشق جانان میتوان ساخت
 بیدین راه جان روشن میتوان ساخت
 ز کفایت زده زول مستی ز سر بهوش
 به شکر گاه مستان میتوان ساخت
 بصدوق و طرب جان خواهد آرد تو
 بدست خود جوستان یابید انداخت
 کنم شور و شغوب فریاد و افغان
 ز بهر ویدیت صد گونه پروا نخت
 چگونه جان دول پیشش بیازد
 چو صفا پر رازه دور نشناخت



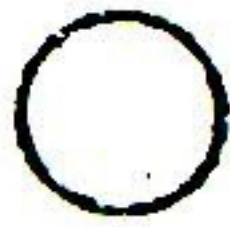
منظر بر سر خدا حضرت خوندار با است
 هر چه نخواهید بدانده لطفی طلب
 طلعت رویش مگر برود جهان در گرفت
 و در تمام حساب دین نزد خدا کی کرم
 نیست غم اندر در چشم خاطر خود جمع دار
 و دیده از چشم دل در صفت مردان این
 در چه سگان غرض از کرم ذوا بحال
 مطلع نور خدا حضرت خوندار با است
 تا که گنج بقا حضرت خوندار با است
 هر صفتی بر ضمایم حضرت خوندار با است
 با اقصی بر خدا حضرت خوندار با است
 حامی روز بزرگ حضرت خوندار با است
 در سید مصلحتی حضرت خوندار با است
 محرم اسرار بر حضرت خوندار با است

صبا پر گوید ز صدق اندان بیان نماید
 قبله هر دو سر حضرت خوندار با است



در عشق تو جاودان توان ز نیست
 با درو تو شاودان توان ز نیست
 بنما رخ خویش تن زبانه
 تا پیش تو کامران توان ز نیست
 از لطف نظر جمال من کن
 در کوئی تو جان جانان نیست
 منهدر عفت بدوق مستی
 در پیش تو کامران توان ز نیست
 بیجان بهوائے وصل جاناں
 در زمره عاشقان توان ز نیست
 بیجان عزیز بر دل و دین
 در کوئی تو همچنان توان ز نیست
 در غمگدہ خیال ز نیست
 شادان چون خیال جان توان ز نیست
 بگذر تو ز جان ما ز نیست
 در دهر تو مہمان توان ز نیست

جان و دل و دین بسا و دادہ
 صبا بر بخت انہاں توان ز نیست



سو ختم از درد و لیسر الغیاث
غمزہ او مسرت و حیان بر الغیاث

عالمی برہم شود اندر دے
گر شود زلف تو ابتر الغیاث

از غم غریت بسودائے تو من
میکشم افتادہ بر در الغیاث

روئے بنماتا شود کین دل
آتش سوزان است در بر الغیاث

از ہوائے رویتو در کوی تو
کردہ ام میں خاک بر سر الغیاث

کس ندیدم بچو تو دیدم بسی
نیست اندر سفت کشور الغیاث

بے تو صابر وار و اسودائے تو
جائی گل آتش بر لیسر الغیاث



خداوند از گنج خویش گنج

بده یک جلوه ای صورت پنج

گذشتم از سر عرش معانی

بگوشتم تا رسیده نغمه خنج

خداوند امیر اورده محشر

بنور عشق خود یاد دست در سخ

مراد او به بزم قدس صبا

شد ازین منسیرید الدین شکر گنج



بزیم درد کشان یافتن نشان صلاح
 زمان مکان نمود و در طریق سر میدان
 فغان و درد عزیز است تو اول لان
 ز جام لعل لب و لیران شد مبد خوش
 به بند خویش بگرداشتیم ز دولت عشق
 ز چشم خویش بدیدیم بعد هزار نظر
 بدست نفس بود و بوس مدد دل را
 بکوسے پیر فغان دیدہ ام مکان صلاح
 بیرون از هر دو جہاں است آن جہاں صلاح
 بروز شتر بکار آیدت فغان صلاح
 روم بعرض محبت بنزد بان صلاح
 بود آن کس کس کہ مستندہ زبان صلاح
 ز عرش رفت سرا پیش کلاوان صلاح
 زمین شنوتو اگر طالی بی بیان صلاح

چو صبا پر از نیر سحر و البعد ہزاراں صادق
 نہ سادہ ام سر سحر و ایر استخوان صلاح



نشین در بزم سلطان مشائخ
 کہ قامتِ اوست ایمانِ مشائخ
 ظهور گنجِ شکر در رخِ اوست
 ازین وجہ است سلطانِ مشائخ

نظامِ الدین نظامِ الدین گوئید
 کہ یادِ اوست سامانِ مشائخ
 تو نامش را درونِ دل نگہ دار
 کہ نامِ اوست در مانِ مشائخ

زمنِ بشتِ نظامِ الدین چشتی
 کہ هست اندر جہاں جہاںِ مشائخ
 بجاکِ کویتو سر بر نہادم
 کہ کوئے اوست بستانِ مشائخ

چہ می پرسی زمن از سترِ پنہاں
 منم صابر نگہبانِ مشائخ



ز عشقت شد دلم بگوش چوں باد
گهی در گوش گم خاموشی چوں باد

از آن روزیکه دیدم روئے خوبت
بفرست از در من جوش چوں باد

کرم ہائے کہ کردی در حق من
رسد از ہر طرف در گوش چوں باد

نمیدانم چرا با من چنینی کرو
ز فتنہ از در من جوش چوں باد

بجو دوائے محبت بچو صبا پر
برائے وصل او میکوش چوں باد



جہاں از طلعتِ نایت سرِ نورِ منیر گزید
 پیرِ ہم ما نہ باشد حاجت با وہ بیابنگر
 بیاور خلوتِ ہم یکدم اگر داری یقین بشنو
 اگر کفر ستہ و گمراہی میان بدیر گاہ کریم آری صد
 میفکن از رخِ زیبای نقاب از دور کونانی
 کجا یابد کمال عشقِ بازمی یافتن معنی
 بریز از جامِ رحمت آبِ تسکین بخش اور نہ
 غم و غمِ غم حاصل اگر خواہی رسال او

دو کون اندر دو چشم من یکدست میگرد
 چنان مست از شرابِ نغمہ تنویر میگرد
 دل شوریدہ ات از درد غم معمور میگرد
 ہر چہ می بری آنجا ہمہ منظور میگرد
 تجلائے مہ و نور پیش تو مستور میگرد
 ہر آنکو خوشیش را خواهد ازین دور میگرد
 ز نورِ بحرِ درد تو تنم نور سیگرد
 ہر آنکو خوشیش را خواهد ازین دور میگرد

اگر خواہی سر دیوانگی صحابہ بر ما بخشیں !!
 ازین رہ نفس شیطان عاقبت مہمور میگرد



بنرم عشق بیایا که برقرار کنند
 زرق تا بقدم جمله گو شوم از سر صدق
 زگره شب بجز آن کتاب سینه گرم
 جهان جهان شود از آن خودی تا
 اگر کمال بخواسید از سر سودا
 زبندی دل محمود را فراموش گرفت
 متاع هر دو جهان اگر طلب کند از نا
 بسوی کعبه دل از کمال محرم نگاه
 بغیر حق نتواند یافت مقصد
 اگر حقیقت اشیا صفت که شایسته
 بصد هزار تمنای دل نیاز کند
 بزلفت آن بت بیای سخن دراز کند
 کنج غم دل مسکین خود گذار کند
 اگر در دودل خویش نغمه ساز کند
 بگویش دلبر عنایتیست از کند
 نظر بجانب سرایه ایاز کند
 نظر بجانب لطافت کار ساز کند
 ز شام تا ببحر چو من نیاز کند
 به پیش حضرت شاه و در مثل فرزند
 بنرم بگره دایه ایست از کند

خبر رسید بسیار بصد هزار امید
 صبا نگاه بر دلی که آواز کند



بچوگان شریعت گوئی بر بود
ز چوگان طریقت سوئے معلوم بود

رسانیدیم بسیر حد طریقت
مرا زین حال شد تا جسم مقصود

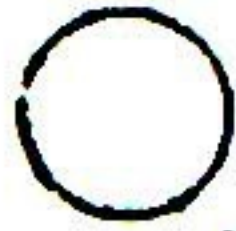
چو گشتم آگره از حالی دل خویش
شدم از فرق تا پا جسم محمود

بیاورد بزم مستان خردمند
اگر خواهی مراد خویش تن زود

ز سر نفس بد کردار کستی
که آواز حکیم حق گفت است مردود

چه حال است این باین سو و لکه واری
نبروه بیچس از فوات او بود

بیا صبا ز شین بر سینه عشق
هر آنچه خواستی در دست موجود



دل و طلب باز نکوشد که نشد
در بجز تو خونخوار نکوشد که نشد

بیهوشش قتا و این دل و لیوانه من
از مستی بیشتر نکوشد که نشد

در دای عشق تو چون موی بجهاں
دل طالب ریدار نکوشد که نشد

منصور صفت بدای غم میسر قصبه
جان محسوم اسرار نکوشد که نشد

رفت دست از دست دشمن جان عزیز
مادول شدگان کار نکوشد که نشد

با این غم وانده که دار و دل من
اندر دل دلدار نکوشد که نشد

صابر تو بگو شکر که وزد بر فلک
با کج روشاں نکوشد که نشد



هر که در عشق تو بیگامم زدیان خواهد بود
 واقف از سر تحقیقات نهان خواهد بود
 هر که در کویتو چون خاک فدا شود عزت
 می ندانم چه شود عاقبت کار من
 از ازل تا به ابد چشمم در علم از سر فوق
 صاحب جنت فروغش شود از سر خاک
 تا قیامت بسرا پرده وصلت نرسد
 مشکلات که در الفاظ قراقم پدید است
 جان او محرم اسرار نهان خواهد بود
 هر که در کویتو بی نام و نشان خواهد بود
 بر فلک مهر صفت نور نشان خواهد بود
 حالت خویش ندانم که چسان خواهد بود
 همچو زگر سن بحالت نگران خواهد بود
 هر که خاک ره آن سرور دال خواهد بود
 دل من کنز غم درد تو گران خواهد بود
 روز محشر همه از شرح بیان خواهد بود

صبا بر اندر در فراق آه بکش تا دم حشر
 شعله آه تو در کون و مکان خواهد بود



عاشقان از شرابِ عنم مستند
در عشرت بدیگران بستند

گفتگو سے است اندرین معنی

از ازل تا ابد ہمیں بستند

عاشقان از کمالِ صدقِ لیتین
ہمہ بادرو دولت پر بستند

عاشقان سوئے لاسکان از عرش
بہچو معنی از لفظ بہ بستند

لذت در درانمید انند
ز ابدان از نعمت نہی دستند

عارقان کمال حضرت تو
بہچو صابر ز خویش بستند



مستجاب رسید پیدا بسیار نماند کنید
 عصیان نماند و بدنامی نماند و حشر
 در بارگاه حضرت تقی زودتر رسید
 آمدند بگوشش دل ما ز سوی حق
 با ما رسید و روحمان از سر نیاید
 در بزم باوه همان گراں کرده آید گم
 خواهد اگر قبول شود روزه و نماز
 عارفان ز بهر خدا از کجا لطف
 با صد هزار ذوق خدا را ثنا کنید
 شکرانه خدا و رسول خدا کنید
 خود را به بزم باوه فروشان رها کنید
 و با خوشی را بدر ما گدا کنید
 بکنیم اگر صدق و عفو رها کنید
 تقصیر بائے کرده خود را قضا کنید
 در کسے سے فروش دو گانه ادا کنید
 بربان عشق را بدل ما عطا کنید

صابر کمال قرب دولت با خدا
 رحمت بحال شسته این بینوا کنید



ما شوقاں برادر تو شادی بود

بیداراں را لطف تو باوی بود

نیست لایق با چنین لطف و کرم

بیرون من آن تو سپرداوی بود

نیست خط بر صفحہ رخسار تو

بہر ما این خط اندر روئے بود

رہ نمی یابد بیزم ما کے

ہر کہ بہر خون تو مشرباوی بود

شکر گویم صابر اندر روئے مسیانہ

عشق و درگوشش و لم تاوستے بود



خداوند اسمواری من مکن رو
قبولش کن اگر نیک ست و گریہ

من از روز نازل امسید وارم
بدہ مارہ از گنج خویش بے حد

من از تو ہر چہ میخوام ہم بدہ زدو
بعزت ذات پاک شاہ احمد

از ان در قرب حق ممتاز گشتیم
کہ ہستم عاشقِ روسے محمد

خداوند از لطف و رحمت خود
بنہ در سینہ من عشق سرد

بدہ سرورہ سودائے خوبان
نہی یابی تو ملک عشق بے کہ

بیا صد پر نظر کن بر دل ما
کہ دل از غیر حق گشتہ مجرب



ماه محرم رسید و درود الم تازه شد
بر دل هراس و جان زخم ستم تازه شد

تا که درین گوش من نام محرم رسید
بر دل شوریده من آتش ستم تازه شد

از ازل سنت تا ابد شور و فغان و در هسان
از غم در حسین شورید الم تازه شد

بهر جانش چنان پرده بستند بان
از قدم شاه دین باغ ارم تازه شد

گشت بصد تیغ کین یعنی زید لعین
بر دل خونین دلان حزن عدم تازه شد

هر که حسین گریه و زاری کند
بر سر او از خدا لطف و کرم تازه شد

صبا بر گریه زور و شب همه شب شد بدو

ماه محرم رسید و درود الم تازه شد



در گلشن ما خیزان نه گنجد
 و صفش بسیر زبان نه گنجد
 هر کس که بدل خیال تو بست
 او نیز به لامکان نه گنجد
 هر کس که ترا شناخت در حشر
 در حلقه عاشقان نه گنجد
 مرغی تو که کرد و رقص جا
 در باغچه جنان نه گنجد
 در هر دو جهان بعد لطافت
 جز نام تو در جهان نه گنجد
 خاموش در آ اگر توانی!
 در ویرنغان فغان نه گنجد
 در سینه من نه دولت عشق
 جز آه شمره فشان نه گنجد
 بلبل بهوائے وصل بدویت
 در گلشن بوستان نه گنجد

صابر تو کجایسی باین مسم
 در بزم وصال جان نه گنجد



دل بے نور خود خیر ندارد

در دیدہ خود بصر ندارد

در بست خدائے بیچگونم

چون تو بچسان دگر ندارد

عاشق بہوائے وصل رویت

در سینہ بجز شرم ندارد

در سینہ عاشقان جانباز

بر غم سزہ تو ضرر ندارد

عاشق کہ بکوائے او قدم زد

جان و دل و دین مگر ندارد

زایہ بفریب نفس بدیش

از درد حسدا اثر ندارد

صاحب بجز از دیدہ عنم

در عشق تو را ہب ندارد



نگار از لطف چون برین نظر کرد
مین دیوانہ را دیوانہ تر کرد
حریت مین ز جام بادہ عشق
بیک جبرہ ہما نرا بخیر کرد

ہمہ حوران بسجدہ سر نہادند

شب بخت چون گندہ گرو

اگر ذوق وصال مابدارید
ز ابرویدہ خون دل بیارید
ند بارہ بید از شما بارید بر ما
بدست خود دل جانرا سپارید
غم و غم بہت ز ما خواہید باران
ندارید اگر ندارید اگر ندارید
ہزاران غم درد و غم نہ ہر جنس
بصحرائے وجود مین بکارید
اگر وارد ذوق بہشت بہنت
بہرشی صورت جانان بکارید
پہر از ان جان فداسانیم و روم
اگر وہ عاشقان مالا شمارید

بکن اے جان صابر تو تماشا

دمی اورا بدست اد سپارید



مراد کوئے دل پر راہ داوند

در عشرت بروئی من کشاوند

غریبیاں سیر کوئے تو از جان

مدین محنت سرا بس نامراوند

غلام حضرت عشق تو مستند

نخست زان سبب سرا پانہاوند

چو در وحدت سرایت راہ نداوند

ز روسے بخجندی از پانست اوند

بکوسے عاشقان از فوق وصلت

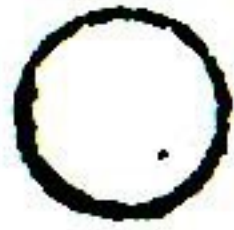
ز شب تا صبح بر پا ایستادند

بمکتب خانہ زنداں بیا چون

ہمہ در عشقباری اوستاوند

مقیمان حریمت از سر صدق

چو صبا بر بردر عشق تو شادند

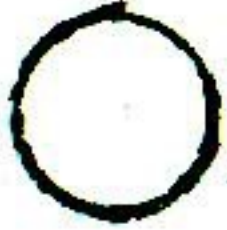


ای اہل ولایت شما کجا بایید
 مستی بکنید بچو باو
 از حال و علم بکس چکو بید
 مفتاح نغمہ زیمہ مالہ بید
 تالذت در در ایدر انید
 سامان دل خراب ہستند
 زبان در وی عاشقان بکنید
 بیدید جمال حسن جانان
 زیاد و بیاد عشق سازید
 افتد بجهان عشق غوغا
 در کوئے معان وی بپایید
 از رشتہ دل گرہ کشایید
 گر بسندہ نخاصہ خدایید
 سوئے در دست نما بید
 یک لحظہ بزم ماورا بید
 سر پایہ مفلسان شمایید
 چون مہر سپردہ ہوا بید
 از ہستی خوشترن درایید
 بیدید ہمیشہ در جفایید
 از حسن نقاب برکشایید
 صابر ز کمال عشق گوید
 اسے اہل جہان چہ بوفایید



من باوہ نوش کریم ایطالباں بدایند
 من صا حبیب و ایمم در عشق پیشوا ایم
 من عشق جانا نگدازم با پیچ کس لہازم
 بر عمرش جاسے وارم در عشق شہر یارم
 سلطان دین پناہم کہہ مگر چوپا ہم
 در کوسے صیقر و شان مستم چو باوہ نوشا
 کے ذوق عشق دارید و لہر بغم سپا پند
 سو داسے عشق وارم اندیدہ خون جبارم
 من کفر دین ندانم در عشق مہر شانم
 من عشق عاشقانم من حسن جہانم
 من درد را دو لیم من عشق با جہانم
 من مرغ ہیر نام جہ نام تو ندانم
 صبا پر ہیا بگویم بنگرومی بودیم
 من باکے نکریم ایطالباں بدایند

چون باوہ جو شکریم ایطالباں بدایند
 کہ بندہ کہہ خدا ایم ایطالباں بدایند
 چون حسن سبب نیازم ایطالباں بدایند
 با حسن یار غارم ایطالباں بدایند
 بخش بندہ گناہم ایطالباں بدایند
 از درد در ضرر و شان ایطالباں بدایند
 اندیدہ خون ہیا پند ایطالباں بدایند
 از بجز بقرارم ایطالباں بدایند
 در الامکان مکانم ایطالباں بدایند
 چون و چہ اندانم ایطالباں بدایند
 من حسن را عنفا ایم ایطالباں بدایند
 نما نوش و زغ نام ایطالباں بدایند



نہ روزِ اول از حکم خداوند
 بیایرانے ایرازہ حکم آلتے
 جہان شد برہم از خشکی بعد
 کریمی تو رحیمی بر خلیق
 تو میدانی نہانی ہر کسے را
 بکن لطف اول اندر حق خلق
 جہاں را از ابر باران بہت پیوند
 کہ تا گردو جہان زمین لطف خودید
 جدا افتادہ انداز جوش فرزند
 بجائے آب آتش را تو چہینند
 چگونہ پیش تو گوید خرد مند
 بحال عاشقان درو بلا چند
 ہمگوید بہ پیشت صایم از عجز
 تو راہ ابر باران کن بند

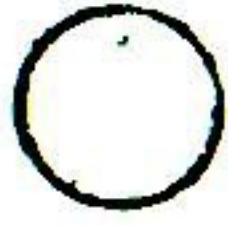


تو از کریم بر یاران به خلقهای مبتد
 بذات پاک تو من میدهم ترا سوگند

یکے تو از کریم کار ساز بنده تو از
 بار ابر شادی بدوق برق بخند

تو آن کریم در صحنی بسده هزاراں فوق
 که بهست خلق جهان بر قضائی تو خود کند

تو عرض صابره مسکین شنو بروی نیاز
 که نیست خیاق ترا جز تو با کسی پیوند



آفرینندہ بر تو سے نازد	ازد نعت نور عشق می تا بد
ہر کہ بر بدو سے تو نظر وارو	سرور جمیلہ قدسیاں گرو
مہر ہم چون عصا صی بگدا ارد	گرفت تاملش ز نعت بر مہر
ہر کہ در کوشے عشق سر پارو	بہ بقائے خدا شود بانے
ہر کہ باورد عشق می سازد	باو می ہر دو کون می گرو
ہر کہ در نرم و دوستارہ یابد	سیکند آرزو سے بہشت بہشت
ہر کہ پیش آیدش سواند ارد	تمیخ حسن تو از سر عبرت
ہر کہ بر نفس خویش می تازد	عاقبت رہ بر بخلوت دل

عاشق و صیل دوست چون صبا پر
جز تو با بیچکس نہ پروازد



مرا در بزم جانان بار دادند
در بسته بروئے من کشاوند

شرابِ حُدت از جامِ محبت
بِالطافِ تو در جامِ نهم ساوند

کشیدم بچوستان از کس زوق
زستیم ہمہ مست افتاوند

مرا گفتار چرا افتادی از پا
نه آخر باوہ شکر م بدادند

ملا یک سر بسر چون طفل مکتب
کتابِ مستی تو باز خواندند

ترا دادند سامانِ عنم و درو
جهانِ قدسیانِ زمینِ لطفِ شادند

به بین صبا بر چو چاوشان ملا یک
به پیش جنگِ لطفِ بچو باوند



زبوں سے باوہ بزم تو عاشقان مستند

ازاں بکوئے تو مسرت پر خوردار مستند

اگرچہ سخن نسج ملک ہمیں خوانند

وے زرد مجت ہمہ تہی دستند

بکنج ہجر تو عشاق از کس سودا

ہم بہ ماتم دلہائے خوشن ہستند

ہزار شکر کہ ابن طالبان حضرت تو

بیک نگاہ تو از ہر دو کون دارستند

فدا میان تو محو جمہال چوں صبا پر

بروئے ہجر زرد تو است وہ بستند



زبان من بزبانِ دگر نمے ماند
بیانِ من بہ بیانِ دگر نمے ماند

نشانِ من بطلبِ گرتو عاشقیِ خویشی
نشانِ من بہ نشانِ دگر نمے ماند

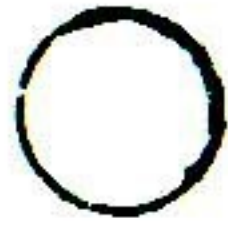
زمنِ پیرس اگر محرمے نہ برود جہاں
جہانِ من بچہسانِ دگر نمے ماند

عدیثِ بستر تو از سرِ دل نہان سازم
نہانِ من نہ نہسانِ دگر نمے ماند

اگر فغانِ کتم از دلِ جہان شود بہر ہم
فغانِ من بہ فغانِ دگر نمے ماند

ز دستِ من نبرد جانِ کدو بعد کوشش
سنانِ من بہ سخنانِ دگر نمے ماند

ہزار تیرالم بر دلِ عدو صابر
کمانِ من بہ کمانِ دگر نمے ماند



شکر حق را کہ شادمانی داد

بروہم عیش جادوانے داد

شاد گشتیم بگوش دل از لطف

خبر از عالمے نہسانی داد

ہمہ تن گشتہ ام چو گل از ذوق

کہ مرا رونق جو آنے داد

سر ترا از کرم خدائے کریم

لطف را بہر پاسبانی داد

نے تنزل از لطف خود صابر

بر صحبت ترا نشانے داد



در بزم عشق و دوست مرا محقرین بود
 بود ست فئات بخت اینجا بصد نیاز
 دیدم بصد هزار تمنا نه یافتم
 در بزم کن بذوق تماشا می سهوشا
 بود ست ذات پاک محمد بصد شرف
 جایکه بود ذات خداوند و الجلال
 بعد از ظهور ذات محمد شد آشکار
 جایکه بوده ایم سما و زمین نبود
 در بزم عشق صورت عرش برین بود
 نقش و نگار گلشن خلد برین بود
 بودیم محور پیچ دران منکر وین بود
 در روی بجز جمال جهان آفرین بود
 آنجا بجز خدا و محمد آمد این نبود
 این هر دو کون لیک در آنجا چنین بود

صابر هزار شکر خدا کن بصد نیاز
 جز خط بند گیش ترا در تپس نبود



ہر روز کوئے جانتا زان بچوئید

ہمہ دیوانہ و شہید ا بگردید

اگر خواہید نور جاودانے

بمازہا و گم کار سے نڈازند

ہمہ خوبان عالم بیوقایند

بہ تبلیغ و دعایا مشغول باشید

شما سے زایدان عہد بگوئید

فتا کے سیکھو سوئے شمارد

اگر واید زلفت عشق شاہد

نہیر دوست مارا صبا پر از ذوق

چہ غم و اید با حق زو بروئید

ازین لذت و گم با کس بگوئید

اگر خاک رہ مارا بچوئید

ز آب مہر دئے خود بچوئید

چرا و حال من نہ گفت بگوئید

بایشان متگرید از راست گوئید

بہ تبلیغ و دعایا مشغول باشید

شما سے زایدان عہد بگوئید

فتا کے سیکھو سوئے شمارد

اگر واید زلفت عشق شاہد

نہیر دوست مارا صبا پر از ذوق

چہ غم و اید با حق زو بروئید



اگر خوابی وصال با دل پرورد می باید
 اگر ناگاہ افتد چشم تو بر روی او در دم
 بزم پاکبازان خدا جو یاز خود و بخود
 تونی کنه تو اگر در تو نمائند همچو مستانش
 اگر آفتاب ستر از حق از تو شود در خلق
 ز شب تا صبح دم در خواب غفلت گزین
 نباید کارها سنجای بیغم و غربت و گر چہ
 کہ بے درد و غم غربت بن جانی نیامیاید
 تجھے خیالی او ترا از خویش بر باید
 بیاکین سہ پہان بر تو آسان رک بناید
 برویت خود بخود این لبستہ در از وقت یکشاید
 چو منصور آریے تو بمستان ہا پیشاید
 نکر دم اینچنین کاسے کہ روز حشر کاو آید
 کہ این سنگ فساں سنگ خمی نیک ات تو براید
 اگر آوروہ روئے او صام پر یقین میدان
 کماز حسن جمال روئے تو جنت بیاراید



جانان چو دلم بدست گیرد
غم از دل من شکست گیرد

جان نتوان ز دست گیرد
گر تیغ جفا بدست گیرد

از لطف تو پر دلم دل من
بر عرش برین نشست گیرد

آسمان برسد بحضرت حق
هر کس که ره دست گیرد

از دست کجا و بد چو صبا پر
دانا ترا که دست گیرد



محب دارم من از حالِ دل خود
نمیگویم از مشکل خود

ز غیرت غیبت تو در هر دو عالم
کجاست که در محفل خود

بزاران سراسر الهی

بیایم که بخوانیم از دل خود

اگر پرسنده آید روزِ عشر
چگونه از دل بیجا صلی خود

ازین لذت بکس حرفی نگویم
شوم شربان و باشم قایل خود

شدم مدبوش مستانِ محبت
ز لطفِ خاص بهر کابل خود

بجانان گفت صابر من ندیدم
بجز دردِ عنسم تو مائل خود



ای آفتاب پیر خدین مستان مسکلت میکنند
 ای سرور کون مکان کار کشکان پستان
 ای قبله ایلان اسکادری گمشکان
 سامان کسامان توفی دربان بیدیان توفی
 در آرزو سے رو تو مشب تا سحر و کونی تو
 ای محرم راز خدا اے نور چشم مصطفی
 ای قاضی حاجانای رولق طاعت ما
 ای اوقف علم الیقین اے کاشفین الیقین
 ای سانی کوثر ہمارھی کن بہر حسدا
 از لطف تو شاہیم ماور طبعت ساسیم ما
 اندر زادنی ظاہری ہم حاضری ہم باطنی

ای قبلہ اصحاب دین مستان مسکلت میکنند
 نام تو درود بزرگان مستان مسکلت میکنند
 ای رسانہ بکیسان مستان مسکلت میکنند
 ولادہ یزدان توفی مستان مسکلت میکنند
 چشم دو عالم شہزادہ مستان مسکلت میکنند
 ای صاحب برود کس مستان مسکلت میکنند
 ای بادہ کاسات ماستان مسکلت میکنند
 ای صاحب حق الیقین مستان مسکلت میکنند
 ہستی ظہور کبریا مستان مسکلت میکنند
 از تو ترا خواہیم ما مستان مسکلت میکنند
 حکم تو حکم وادری مستان مسکلت میکنند

ای ز بیدہ میسر روشن از تو شمس و قمر
 ای اسرار جمع شاه و گدا ای مطلع نور پیدا
 رو برو دست بنما و ام جان اول وین اولم
 ای حسا عالی نسبت داری تو اسد اللہ ^{نقیب}
 بنما سر آن پاک رو اسچو رو پاکیزه خو
 ای بادشاه مہر بان ثانی نداری در جهان
 سن آمد مہریت با سر مستان اسلا میکنند
 ہستی اہام و رہما مستان اسلا میکنند
 دستم بگیر افتادہ ام مستان اسلا میکنند
 عالم ز تو انداز طرب مستان اسلا میکنند
 عشق تو دارم و مویں مستان اسلا میکنند
 لطف بکمال مستکان مستان اسلا میکنند

صابر غلام خاص تو بہت ازل ہی گفتگو
 رہے بکن بر حال او مستان اسلا مدت میکنند



باش بیذوق در جهان هر چه کند خدا کند
 باش بکوی یار خوشین دل گرم و پیوسته
 عاشق کار خود مشغول حال دلست کس مگو
 ای دل درو مند من چون تندی ببند من
 ای بت مهربان من رحم کن بحال من
 من بهوائی رویت آورده ام بکوی تو
 سر بدست نهاده ام دل بهواند او هم

سجده تشکر کن بجان هر چه کند خدا کند
 ز در بنه قدم به پیش هر چه کند خدا کند
 سو خدای سخن خود برو هر چه کند خدا کند
 باش بقدر ذوالمنن هر چه کند خدا کند
 گوش کن فغان من هر چه کند خدا کند
 جان بد هم بوئی تو هر چه کند خدا کند
 دست و پا کشا دهم هر چه کند خدا کند

چون تو شدی قداے او صابر بر پلائے او
 مشو ستم تن بر اے او هر چه کند خدا کند



اللہی بغیر جمال محمد
اللہی بغیر جمال محمد

نہ تو ہرچہ خواہم بدو از سر لطف
اللہی بغیر جمال محمد

ز قہر قیامت نگویان من شو
اللہی بغیر جمال محمد

بعین محبت دل جان خود را
فدا میکنم بہ بلال محمد

مسوزان دل صبا پر از آتش عنم
اللہی بغیر جمال محمد



من برودت رسیدم یا مصطفیٰ محمد
 تو رحمت خدائی و عشق پیشوائی
 تو نظره انبی در ملک وین چو ماهی
 تو صاحب کمالی نور شیدایی زوالی
 تو گفتی ما عرفنا که از عشق چشم غمناک
 روی تو بر که دیده بر عرش مگر کشیده
 هر کس خواند نامت شد حقه کرامت
 از نور عشق جانت بر لامکان میکانت
 تو نور انبیائی پنهان درین ردائی
 از مستی تو مستم زان برودت نشستم
 مسجود عاشقانی مقصود عارفانی
 ای خاتم نبوت ای ذریع بخش جننت
 هر کس نراندیده از خود نه آرسیده
 مهر رحمت دیدیم یا مصطفیٰ محمد
 هادی و منمائی یا مصطفیٰ محمد
 در هر دو کون تنهاری یا مصطفیٰ محمد
 در ذات سبب مثالی یا مصطفیٰ محمد
 از بهر دست لولاک یا مصطفیٰ محمد
 در دم بحق رسیدی یا مصطفیٰ محمد
 رفت از جهان مستی یا مصطفیٰ محمد
 من چون کنم ثنایت یا مصطفیٰ محمد
 محبوب کبریائی یا مصطفیٰ محمد
 از خویشتم گسستم یا مصطفیٰ محمد
 در جان و دل نهانی یا مصطفیٰ محمد
 اے دستگیر امت یا مصطفیٰ محمد
 آسب ز دل کشیده یا مصطفیٰ محمد

ای خواجه دو عالم ای نور بخش آدم
 از جلوه شریعت من یافتم طریقت
 در ملک حق امینی سلطان با یقینی
 نور تو در گل من عشق تو در دل من
 تو صاحب السستی از عشق تست مستی
 ظاہر عنصری تو باطن ازال بری تو
 چون مهر در سمانی وز حق تو پوشوانی
 در ذوق وصل مردم آبی حیات خرم
 با حق شدی تو مردم یا مصطفی محمد
 گشتم همه حقیقت یا مصطفی محمد
 با دوست ہم نشینی یا مصطفی محمد
 شد حل مشکل من یا مصطفی محمد
 دل جز بحق نہ بستی یا مصطفی محمد
 ختم پیمبری تو یا مصطفی محمد
 در چشم ما ضیائی یا مصطفی محمد
 خود را بتوس پر دم یا مصطفی محمد
 صابر گدائی کویت دل بستہ موبوریت
 دارد نظر برویت یا مصطفی محمد



اللّٰهُمَّ اغْفِرْ لِيْ مُحَمَّدٌ

مُرَارَ حَسْمِ كُنْ اَزْ نَسِيَا زِ مُحَمَّدٍ

ہمہر امتان را بہ لطفت سپروہ

توئی از کرم کار ساز محمد

بدر گاہ تو سر نہادم بصد عجز

لہ دوست بہ نما بہ راز محمد

بعون خداوند گیتی گذشتہ

ز عرش برین پائے ناز محمد

چو صبا پر بکش یارب از لطف و احسان

بسویئے خود از اعانت ناز محمد



ہست در کوئے عشق ورو ملاؤ
بہر تسکین آہ سر و ملاؤ

از اول تا ابد فدائی تو
ہر عنیم عشق تو نکر و ملاؤ

در عنیم عشق از سر سونا
عاشقان راست رنگ زرد ملاؤ

عاشقان راست ذوق در کبر صدق
از سر کوئے تسست ورو ملاؤ

صاہر از نکر رو مشو عنافل
نفس بد کیش راست طرد ملاؤ



مرامت از غم عشق تو آہ سرولذیذ

بگوئے بجز نباشد بدل چو درد لذیذ

نہ آرزوئے وصال ست نے غم ہجران

مگر کہ یافتن از عشق گشت زولذیذ

ز درد عشق اگر فارغ ست کو نیست

بغیر گریہ و غم نیست خشک سرولذیذ

ہزار مدت دنیا و دین براہ خدا

چو درد عشق نباشد بمر و فرولذیذ

نہ آرزوئے رخ صاحب دلاں ہی ماند

از ان بہ حساب بر گشت ست نگ زولذیذ



کرده باوصفا حسرت در بدار
 همچو حسنش در جانش سر بر لب
 شمس آه دل من خشک و تر

درد و چشم خیره نشستن اهل لب
 هر چه خواهی میباید وقت حسرت
 چند ناله کن بر کالانت و بس

گاه چون نور شید گاه بی چون قمر

شاه راه عشق صبا بر گیسو بود

چند میگردی بر راه پر خط

بے خبر شوبے خبر شوبی خبر
 محو شوبان محو شوبان محو شو
 هر چه پیش آید بسوزد و دردی
 همچو سرمه خاک پایش میکند
 گریه وزاری بکن گر عاشقی
 دور گردان از دل خود غیر حق
 گشتم از تاب حجابان باندی



پیای سے رونق گلزار اسرار
 بصد ذوق و طرب گرو تو گروم
 من از روز اول ورودت را
 زخم در زخم و حسیل تو نگار
 بجای سے آبشار چشم و دل خود
 من از حال دل شوریدہ خود
 بگویت از حدت بائے وودیدہ
 بہ بخشش از لطیف و حاصل خیز نیاب
 نہ ناظم از غنیمت دانند و مغربت
 زخم رونق بسوزا سے محبت

مرا با خوشی تن یک دم نگہ دار
 وفا دارم وفا دارم وفا دار
 خریدارم خریدارم خریدار
 سبکسارم سبکسارم سبکسار
 شرربارم شرربارم شرربار
 خوب دارم خوب دارم خوب دار
 گہربارم گہربارم گہربار
 گنہگارم گنہگارم گنہگار
 درین کارم درین کارم درین کار
 ہوا دارم ہوا دارم ہوا دار

چو صبا پر بردت از روز اول
 گرفتارم گرفتارم گرفتار



میر دم میر دم بگوئے نگار
 گرتو خوابی مخلص اندر حیران
 زلف تو شب رخ تو چو مہر است
 ہر اسرار عشق فاشش مکن
 کوچہ عشق زہر و رو بلاست
 گرتو در عشق صادق صبا پر
 چون نسیم صبا بوقت بہار
 در رہ عشق پابند سہ شہیار
 چشم بشارت بین یہ طلعت یار
 ہچو زلف دور سہ شہوار
 گفتہ ام من بگو شش تو صبا پر
 تو شش من را بدست ما بس پار



ور دم و غم و عشق را بعد فوق
 در کوچہ ہمہ جا نیا فستق و رو
 دیدم ہمہ جا نیا فستق و رو
 ہرگز نہ شہ و دریں جہاں مست
 جانان تو ز رخ نعت سب پر وار



وعدا نوری ہیں کا اور محمد و مہ پاک فرمایا کرتے تھے

بِسْمِ اللّٰهِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِیْمِ

اللّٰهُمَّ اجْعَلْ لِيْ نُوْسًا اَوْفِيْ قَلْبِيْ نُوْسًا اَوْفِيْ قَبْرِیْ نُوْسًا
 وَفِيْ سَعْدِيْ نُوْسًا اَوْفِيْ بَصِيْرِيْ نُوْسًا اَوْفِيْ شَعْرِيْ نُوْسًا اَوْ
 فِيْ اَنْفِیْ نُوْسًا اَوْفِيْ لَحْيِيْ نُوْسًا اَوْفِيْ عَدِيْ نُوْسًا اَوْ
 فِيْ مَنِيْ نُوْسًا اَوْفِيْ عِظَامِيْ نُوْسًا اَوْ بَيْنَ يَدَيْ نُوْسًا اَوْ
 مِنْ خَلْفِيْ نُوْسًا اَوْ عَوْنِيْ نُوْسًا اَوْ عَن شِمَالِيْ نُوْسًا
 وَ مِنْ فَوْقِيْ نُوْسًا اَوْ مِنْ تَحْتِيْ نُوْسًا اَوْ سَلَاةً حَقًّا هُوَ قَط

نوٹ: یہ دعویٰ اللہ تعالیٰ سے کیا تھا۔ اس پر بطور تبرک حضور صابر صابری نے جواب دیا ہے۔
 جو آپ پر دیا گیا کرتے تھے۔



سر حلقہ عاریتاًں کامل
 او گفت و ریں زمین غزل را
 من ہم بہمان نوا کشیدم
 از لطف بخوان زردی معنی
 یا نشد کہ بود قبول دلہا
 اسرار نہاں زول نہاں کن
 رنجے بکنند تا توانید
 ز نہار مزن ز سیر حق دم
 صد شکر کہ حق ز لطف احسان
 در دین محمد است عطاہ
 از خواندن او شد مچو گلزار
 این نعمت تازہ لطف پرواہ
 وہ شعر من است جملہ اسرار
 این خامہ من کہ شد شہ بار
 منصور مشو زبان نگہ دار
 بر حال دل شکستہ و زار
 رقصاں گردی تو بہ سردار
 بنواخت مرا ز لطف بسیار

صبا پر تو متا ز روز محشر
 شرمندہ شوے زردی کردار



بیدار شو بیدار شو ای خفته جان بخیر
 گر خواهی دست و دغم چون عاشق شو بیدار
 بشنوز من گرفتگی با گریه باش همز دل
 گرفتار شو بیدار گنج غم بنشین و
 خوبان خوبت سرنگول گشتند با شد
 دیدم بگویت به طرف از ذوق محبت
 رومی بکن بر حال ای بادشاه قدی پناه
 هر کس که شد منظور تو بیند بچشم دل عیان
 همیشه ار شو بسیار شو ای قافل شو بیدار
 یکدم بیای از صدق دل حد کوی مستان بجز
 تا آنکس تو گوید همه بهر تو یک گنج گهر
 حیران شو چون مهر و موم تا چند که بوی بید
 از طلعت خورشید تو شمرند شمس و قمر
 زندان بکس که بر باغ قصه ان بکس بخون در
 از آتش بجز زنت ورم دل خود پر سر
 از عکس مهر و تو در هر طرف نور و گر

پرسید جانان از کرم صبا بر چادر لوانه
 من یافتم من یافتم کرده غم در تو اثر



اکتھی جسم کن بر حال صبا پر
کب چشم اوست و لطف تو ناظر

بجز ذرات تو کس دیگر ندارم
زبان من بجز توست ذاکر

عصائے موسوی از لطف پیرواں

فرود برده فسون بمسلم ساحر

تو داری قدرت کامل خدایا

از ان بستی تو بر تقدیر قادر

باشیا چون نظر کردم بیدیم

تو بستی از کمال لطف ناظر

من از روز ازل صبا پر ز خصمیان

شدم از صولت عشق تو ظاہر



رحمتی بکن اے خدائے صابر
 بر حال دل گدائے صابر
 وار و ہمہ گنجائے رحمت
 در ہر دو جہان گدائے صابر
 صدہ و شنی چو مہر گہر وون
 واوم بدل صفائے صابر
 سوئے دل من نہ روز اول
 لطف شدہ رہنمای صابر
 از لطف کریم خواندہ ام من
 اندر قرآن شنائے صابر
 کر دم بکتاب لوح محفوظ
 در عالم جان بقائے صابر
 گوئے عرفان برونہ مسیدان
 ہر کس کہ شد آشنائے صابر



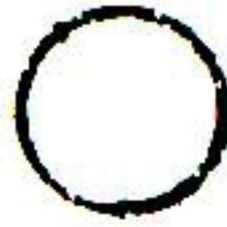
رہم چون ذوق مستان سحرگر	بکویت گریہیم راہ از سر
دلے دلبر زیبا سر اسر	کنم جان دل دین سپردارم
بیابی ہرچہ خواہی از وزین دہ	نشین از صدق دل گرما شقی تر
بصحرائے وجود خوشییں اینر	منہ پاتا تو ہستی پر مستان
مشواندہ طریق عشق مضطر	اگر خواہی کہ یابی راحت اور
چہ خواہی گفت اور از دہ محشر	اگر پرسنداز تو حال دل را
نخواہد عشق بان سامان دیگر	بجز دیوانگی وستی و ذوق
نہد سر بر زمین سر و صنوبر	بہ پیش قدر عنائی تو از ذوق

چو صبا پر برد مسجنا نہ جاکن
کجا اندر رہ تقوان قلند



مشغول غمگین ز دوست بجز دلبر
 اگر خواهی صال جاودانی
 اگر پریند عالم از دل تو
 اگر تو عاشق صادق قدم پایش
 بود باطلعت روی تو خورشید
 امام هر دو عالم پیشوی تو
 شود روز جزا تاج سر تو
 نقد مشور و شغیب هر دو عالم
 اگر گریه و سیر زلف تو ابتر

بیانی بچو نصیب در ره عشق
 اگر خواهی دو عالم را سر اسر



شکریه بگرد گاه تو ای کردگار
 هر چه تو گوئی کنم از فوق دل
 یا دل نبود گفتم اگر عاشقی
 درو غم عشق تو از دل مده
 نشانه چو بر زلفت ز روی بزدلی
 در چین باغ جهان بهر سحر
 دل بهوایی تو به باغ جهان
 بخشش مرا سر هم دل نازنین
 وای مرا نیست کسی در جهان
 من نتوانم به غمت رو نمود
 هست امید که بی بایت زم
 میکنم از لطف تو من صدمه هزاره
 پیش زخمت نیست مرا اختیار
 سو زنده دار از نکستی آشکار
 بی سرو مسامان نشوی بود شداره
 نشتر غم بر دل من صدمه هزاره
 تا که کنم بجای عشقی تو چون هزاره
 بی سر کوی تو نداری و قرار
 بوده ام از تیر غمت دل فگار
 جز دل خونخواره من یار فگار
 بس که منم از تو شش در صمد
 خاک شد هم خاک شد هم خاکسار
 رحم بحال دل صدمه هزاره بکن
 هست بکنج غم تو خواهد آزار



توئی رحمتِ خاص صدیق اکبر
 سپردم بدستت دل جان خود را
 توئی از ازل یار غارِ پیمبر
 بجز عمر بخش اورا دل جان
 بعز ابوبکر صدیق اکبر
 بچلے کہ داوی بعثمان عفا
 بکن لطف احسان تو برام
 خدایا تو از لطف احسان کبری
 بعشقی علی ولی تابہ شتر
 طفیل علی ہم پدہ الفت خود
 بجز ذات پاکت نداریم دیگر
 پناہ دل خود ندیدم جز این دو
 بدگاہ تو رو نہاوم چو مستان
 ندارم بجز سوز عشق تو در سر
 ندوز ازل تا بدست چو مستان
 خیال دل رخ خوب تو هست بر
 ندارم غم از فرقت تو نگارا
 مکنده مشو در غم و در دلبر
 تو را می نشو و یار تو یار جانی

بہ صبا پر کشا دیدہ رحمتت را
 ایسے بعز کمالات سرور

یارب تو مرا از غم نگهدار
 از درود و الم نگهدار
 گره غیر ابد بخواب از حق
 در وقت نماز تو دم نگهدار
 خود مییدهد از زود اینها
 دست ناید ما تو کم نگهدار
 گره شقی صافتی بعد ذوق
 دل را براه جسم نگهدار
 امید تو نیست یارب از لطف
 در روز جزا گرم نگهدار
 ای کاتب غیر و شر به محشر
 از بهر خدا مستلم نگهدار
 در پیش پیمبر و عالم
 از حکم خدا علم نگهدار
 و دوست ترا کریم صاحب
 ملک عرب و محبم نگهدار



الہی جسم کن بر جان صابریہ

تو بستی واقف از ایمان صابریہ

زیر حکمت دانم الہی

تو فی بر تخت دل سلطان صابریہ

ز درد عشق تو غم نیست دلرا

کہ لطف تو شدہ بر جان صابریہ

ازین شادی بگنجد دور و عالم

کہ شد درد و بلا مہمان صابریہ

من از اول غم عشق تو دارم

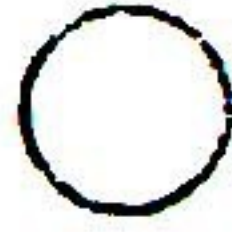
ہمچنین باشد سر و سامان صابریہ

نخوابی یافتن گریک یابی

بجز خون جگر در خوان صابریہ

تعالی اللہ چہ حسن است اینکہ ہر دم

زند صد شعلہ اندر جان صابریہ



اگر خواهی که گردی محسوم راز
بکن جانرا فدای پاروساز

مرد عاقل درین راه خطرناک
اگر تو عاشقی با سوز میساز

منم شهباز صحرای حقیقت

رسم دلا مکان وایم پرواز

امیدم همت از لطفت که سازد

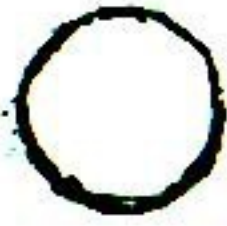
مراد بر بندگان خویش نمیشازد

اگر خواهی که گردی شمع دلہسا

مشو در بزم زندان قصہ پرواز

اگر خواهی که باشی بچو صبا پر

ددا در بزم مامستان سرباز



اگر خوابی وصال یار جانند باز جانند باز
 در آورم بزم میخواران بر شکرگاه جانند باز
 مگو با سحکس از لذت اسرار جانند باز
 بده جان دل وین بچو منصور از مستی
 بیا در بزم چون مستان شراب بخودی فرکش
 اگر خوابی وصال جاودان در بزم خونخواران
 بگوئی دلبری و عناقین جا از سر سوا
 اگر خوابی رسی با ما بگویش دل شنوا
 قدم در همچون مشیاء جانند باز جانند باز
 نمی پرسند از کردار جانند باز جانند باز
 خبر کردم ترا صد بار جانند باز جانند باز
 بعشق او مترس از وار جانند باز جانند باز
 مگر در جهان مکار جانند باز جانند باز
 نشین با غم و غم بسیار جانند باز جانند باز
 بیانی دولت دیدار جانند باز جانند باز
 مشو چون چرخ کج رفتار جانند باز جانند باز
 نشوی چون مهر روشن در جهان عشق اگر خوابی
 چه صابر بر در جبار جانند باز جانند باز



بکوی عشق اگر آمدی زوار مقرر
 نه ذوق وصل بده صد هزار جان بر باد
 چگونہ روئے دلدارم به اتوانی وید
 اگر تو راحت کوین خوابی از در دست
 ودا شوق با تش کده زرد سے نیاز
 تر حے بکنده آخر از گرم بر تو
 اگر ز جام لب لعل یار هست ترا
 اگر تو عاشق دل خسته ز راه وفا
 قدم بر راه جنون نه از خرد کار مقرر
 اگر تو عاشق مستی زود انفقار مقرر
 زگر گریه چشم دل خویش با زوار مقرر
 نشین چو کوه ز سواد بکوی یار مقرر
 تو آتش هم تن از شر از راه مقرر
 زده بر چشمی آن دیدن نگار مقرر
 بقص از مقرر مستی ایننگار مقرر
 بیاتو بر در ماعد هزار بار مقرر

شود که رحم کند بر تو آشکار و نهال
 نشین چو صبا بر کین دین دیار مقرر



ذی دل تو شمسند چہ نیا موش
 فریاد و فغان کن بصد جوشش
 باشد کہ رے و مسال پابی
 کن آنچه تو خواندہ فراموشش
 خاموش نشین بیترجم زندان
 بخروش زور و عشق بخروشش
 گریوے نگار خواب بینی
 ہشیار مشورہ دست وہ کوشش
 از دیدن جلوہ جمالشش
 ہستم بغم تو دوش بردوشش
 بار بار بلا چہ آرزائے
 از جام شب نگارے کوشش
 خواہی کہ شوی ز تو سیانشش
 جز حرف محبت تو در گوشش
 از روز ازل نکرده ام عن

نور دم زریو اے وصل صابر
 از نسیم شراب ہوش بردوشش



گر عاقلتی کا شے بعد پرورش
 بہر دوستے نگارہ مجبور نقش
 کہ طالبِ ورد عشق ہستی
 عالم ہمہ خاک راہ عشق است
 از عشق ہمیشہ گفتگی است
 جز یاد خدا ہر آنچه خواندم
 از جلوہ حسن دوست در دم
 در بزم وصال رفتم از ذوق
 دارم زانجا بکلمہ تقدیر
 ز لہر تو برو بکار خود باش
 در بزم شیبہ پیارے پرورش
 شکرش و معانی پرورش
 از درد و غم نگارہ عشق
 خود را تو بنویس عشق در پرورش
 لیکن تو زینہ زمین سخن کہ شمس
 از دولت عشق نشاندہ موند
 در بزم الحسنت رفتم از پرورش
 از جلوہ حسن دوست پرورش
 بایست زانوقت آری پرورش
 اینجا سخن نہ زید عطر و انش

با عشق بریں و عرش بیان ہم
 صبا پر ہستم پرورش پرورش



بگویی و لا راسم، بشیاری باش
ز شب تا سحر گاه بیدار باش

اگر وصل خوابی بصد آرزو
چو بوسه دین چاه غم خواب باش

نه هستی چو منصور از بخودی!

انا محق زمان بر سر دار باش

بغم آشنا شو اگر عاشقی

ز سوز غم، بجز خونبار باش

چو سوز ایام خون بریزد و چشم

چو دیوانگمال بر دریا باش

اگر لذت درد خوابی نه عشق

ز سر تا پیر است کردار باش

بهرش برین گره تو آسان کسی

چو صبا برین به سبکسار باش



دلا باورد و مستندان آشنا باش
 غم و غربت بکن حاصل بعدد
 اگر خوابی کنی بر عرش منسکن
 اگر خوابی شوی همسر مستان
 اگر خوابی شوی در عشق مستان
 اگر خوابی رہی از دست عھدیان
 اگر خوابی رہی در بزم تندی
 اگر خوابی گریانی دولت عشق
 ز خود بخود چو مستان با خدا باش
 اگر داری سراپا بنوا باش
 ز شب تا صبح دم از گوی ما باش
 بکوئے میفروشان خاکپا باش
 بزم دلبران عین حیا باش
 بکار بیگساں مشکل کشا باش
 ز خود بر خیز چون من بنوا باش
 بکوئے دلبر رعنایا باش
 بیاصا پر بکنج عشق جا کن
 دے از خود پرستی با خدا باش



سخن اہل دل بکن درگوش
 بجز لقاں عشق گرہی کسی
 بادہ در بزم آن پری رنسانہ
 ستر اسرار حق مکن بیسودن
 بادہ عشق جام گر نوشی
 نہ بود پچ غم نہ مستے عشق
 شب ہمہ شب بہ بستر غم من
 عیب مومن چو حق بحق در پیش
 باش چون کوه بخود و خاموش
 نوش کن نوش ہاں مشو بہوش
 گر تو گردی چو خم مے در جوش
 سر بسر بسر تو کردی ہوش
 گر نہی پائے عشق تو بروش
 جائے تو بہ شست در آغوش
 بچو صابر اگر شو سے با حق
 ستر اسرار عشق کن درگوش



بیا بیزم حریفانِ عشق با وہ نبوش
من آنچه گفتم از فوق دل بگردش

تو بچہ را لکری بہرہ ظہورِ خموشی مبین
کہ تو در ہمس رو و کون ای با ہوش

اگر حقیقت امتیاز پرید از تو کسی
بگو با تو ز اسرارِ عشق باش خموش

نہتوان نہ سببِ خوب تو نظر کردن
بیا و جلوہ رویت نما نہ ہوش ہوش

بکنج ہجر نشین با ہزار عجز و نیاز
اگر تو سر خدائے زور و غم خروش

ازین جہان بجان بجان بگرد و طرب
بپائے فرق بیکم بیا بختیانوش

بصد ہزار امید آورم ز روئے کریم
بدہ بہ ہمار خود از غم و لامہ جوش



تن مجروح و جان افکار و دلبرش
شد از تیغ نگاه و لب سرخویش

بکویت اندرین سوو خسر ایلم
نمیدانم چه خواهد شد ازین پیش

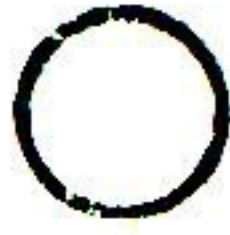
شدم از دست نفس خویش عاجز
چو کثرت دم میزند هر دم بدل خویش

مراد ریاب گر خواهی سلامت
منم در عالم مستان و فاکیش

بکن رجم بحالی من که هستم
بکویت او فتاده همچو درویش

بیابی راه در بزم حقیقت
باین حال که داری باید اندیش

بگوئے بجز تو چون صاحب از ذوق
بخوایم و در عشقت پیش و پیش



من میروم بذوق بکوئی نگار خوش
گر صد هزارم زخم زنده گویش که پیش

سلطان و پیر و دل من جا گرفته است

زان بر سر پویش و قارم بود پیش

افتاده ام بجاگ درت از سر نیاز

رحمی بکن بحال من خسته سیندریش

از خنجر مژه هزاران هزار ناز

کژدم صفت زوی تو بجانم هزار پیش

از کوئی من بیاگرت جان عزیز است

پامال میشوی تو چه صابر بنرم عیش



اگر تو عاشق مستی بکوئی یار برقص
 ز من شنو اگر ت هست متر اذوق
 اگر تو طالب وصلی ز خویشین عزیز
 اگر قبول فتد با هزار عجز و نسیان
 اگر تو محرم رازی بصد هزاران فتق
 اگر وصال بخوای بصد هزار طرب
 بود که بهر تماشا رفت لفظ بر تو
 برقص لیک چو ط اوس بهوشیار برقص
 چو زلفند او بر رخ نازنین نگار برقص
 بصد هزار غم و درد و اشکبار برقص
 تو آتش که تو داری کشت بر یار برقص
 ز مستی دل خود را بر سال بیار برقص
 بترم دو دست بیابا دل فگار برقص
 به پیش آن نیت رعنا هزار بار برقص

چو صبا پر از سر سودا بندوق بر نغمه
 در آید برقص و لیکن بروی یار برقص



رفتقن بیپائے دیدہ بکوی نگار فرض

آمد بیدیدہ دیدن اروسے نگار فرض

آمد خبر ز غیب کہ رفتن ز خود نہمان

بر عاشقان وصال بکوی نگار فرض

آمد بجان لبان تو از صدق جان ہوں

داون ہزار بار بوسے نگار فرض

کہوں خدا ہزاروں جان عاشقان

از بہر وصال موٹی بوسے نگار فرض

در مذہب یگانہ پرستان از رو کمال

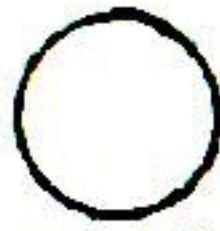
بودن رو دست نموی بخوی نگار فرض

خوردن بعاشقان سستی و عشق را مہم

شبیہ تا ہر ز جام و سلوی نگار فرض

بر عاشقان غمزدگان حسا پر آمدہ

مردن بزم عشق و ہوائے نگار فرض



نگنم در ره تو راه غلط
نگنم در راه خیر خواه غلط

از ره عقل و راست ملکستان
نگنم در پیج بادشاه غلط

تواند برابری کپردن
بتواند اره سرد و ماه غلط

اگر تو خواهی شوی ز اهل یقین
تو کن بر رخ نگاه غلط

در دو عزبت بخواه تا به هم
بس نخواهی نه من تو جابه غلط

عذر با میکنی بطر ز گناه
بس مشور میبری گناه غلط

دخل و خرجه تو نیک بین صابر
تا نباشد مگر سیاه غلط



بہر چہ خواہی بمن بگو واعظ
در جہاں نیست کس چو تو واعظ

از من خستہ و شکستہ دل
غنیہ و دور بلا مجو واعظ

راہ حق را اگر تو میگوئی

میروم میروم بگو واعظ

گفتنت را نمیتوانم کرد

وان لعین خود بکن برو واعظ

انچہ خواہی از من نہی آید

گوش کن گوش شنو واعظ

نکنم انچہ تو بے گوئی

دست از من دگر بشو واعظ

گفت صابر لب ہزار زبان

تو بمن رو برو شنو واعظ



اگر تو را سخی بر جاوہ شریع
نشینی زود بر سجاوہ شریع

فہمی چون شبلیہ و یازید و ایم
چشتی یک جرحہ گراں جاوہ شریع

سجاوہ سدر نہم تاج مشکل
اگر ایم لباس سادہ شریع

شہور در عالم قدسی کرم
ہر آنکو میسرود بر جاوہ شریع

ردم در بزم شریع پاکبازان
نیاید رہ زیبا فتادہ شریع

نگجد در دو عالم ہرچو صابر
کہ سے نوشتہ و مادام جام شریع



دارم از بجز نغمت در سینه دارم
باغ باغم باغم باغم باغم باغم باغم

بست اندر دل بسد فوق و کز
از خیالی روی جانانی صد چهره

درد را نخواهم ز تو ای جان من
گر رسد از باد غم یکسایان

بدرخ زیبای منده خیال سپید
نیست اندر باغ بهشت بهایان

درد نخواهم درد نخواهم درد درد
در غم غربت بسه دارم نزارم

از دره عبور رضا صاحب پرست
یا نسیم من زین ره بزم سزارم



رفتم از کوسے یار خویش و درینغ
 ماندہ اتم جان ترارہ پیش و درینغ
 سرہے بخشش از کرم جانان
 خویونم از غم تو بخش و درینغ
 کفر و اسلام رفت بہر روز و است
 حیرتم داد این دو بخش و درینغ
 بیچ گفتن مسدانی آید
 کہ یہ پڑسی ز حال پیش و درینغ
 صبا پر از درد دل ہمیں گوید
 رفتم از کوسے یار خویش و درینغ



منہ قدم بپسر کوٹے یار خود بخسلاف
اگر تو عشق نداری بہ بزم درد و طاعت

قدم بپراہ حقیقت نہ سادہ ہرگز
بہ بزم اہل سلامت سخن بگو بخلاف
ز صیقل غم عشق آہنچناں بکن خود را
کہ تا چو آئینہ باشی تو در جہان لہدات

چنان بکوش ز سر تا قدم شوی ہمہ نور
اگرچہ سید علویستی ز سر تا ناف
بزار جہان بد ہم گر تو بہر کشتن ما
ز خشم خنجر ابرو بہ آوری ز خسلاف

بکنج بجز تو جاکردہ ام ز دولت تو
بس ست خون جگر در غم تو وجہ کفایت
ز صابر این سخنے یادوار تا باشی
بغیر نفس ستمگر کن بکس تو مصدات



عاشق من بدر و مستندی عشق

ذوق دارم ز خود پسندی عشق

او بکون و مکان نمی گنجد

هر که او اوده شد بستی عشق

بر سر او و کون می نهند

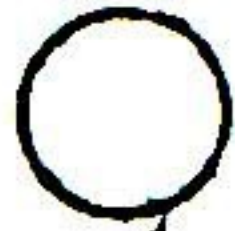
هر که اگشت از بستی عشق

جان فشانی کند بهر نفس

گر کند گوش نقش بندی عشق

گریه کن گریه کن تو صاحب وار

تا و بدوست مستندی عشق



اللہی رحم کن بر حالِ اوراق
فرست اور او را از ادج افلاک

باسم ذاتِ خود یارب بسا حل
رساں اور ازین بحسب خطرناک

بدرِ صحت مراد را تا مبادا
کنم زین غم گر بیان جگر چاک

بدگاہ تو رو آورده ام من
کن یارب مرا زین درد غمناک

ز لطف خاص تو اُمید وارم
بکن اور ازین رنج بلا پاک

سرایت کرد و روسے زہر سودا
ز لطف خاص خوشبختی بخش تریاک

بھی گوید ز شب تا صبح صبا پر
اللہی رحم کن بر حالِ اوراق



رسیمی و کریم امی خالق پاک
فرست از لطف بارانے زانداک

بدہ باران کریم بندہ پرورد
کہ از و آتش باین مست جگرچاک

مشو بر بندہ کے خویش قاهر
بہ عقارہ می تو گشتند بیباک

توصیاء بر راء بفضل خویش یارب
بر آرزو قید این بگر خطرتاک



دل من در غم عشق تو شد چاک
 بدین امید تا روزی نہی پا
 نہ سووائے بتاں از حدینقل عشق
 نہ غفلت شد غم غزبت ز سینه
 شتیدم من شنیدم از ازل پیش
 چگونہ و سعادت و آنت میدوان کرد
 شدم قمر بان دست تو از نطف
 نمی آید بد منت و حاصل جانان
 ز خون دل بسووائے محبت

ازین شادی شدم بر اوج فلک
 قتا و دم بود پاک تو چون خاک
 ز سر تا پا شدم آئینہ صاف پاک
 از ان افتادہ ام بر خاک غم خاک
 خدا فرمود در شان تو لو لاک
 نثار و بود از نیجات کرد و پاک
 بہ بستی محمد ہزاران دل بہتر است
 منہ سر اندازین راہ خط سرناک
 شد دم و خاک و خون بہ چشم غم خاک

بود گوئی غم غزبت چو صبا
 کسے کو بہت و عشق تو حیا پاک



پزیرم و لیسر عمتا اگر روزم بخیاں
 نمیرسد لیسر اوج و عمل مرغ خیال
 ابوالمکاریم یار سیر سلیمان است
 ہزار و پیدہ کتم از ہرے وین تو
 بیک نظارہ روئے تو کامران گرو
 شہ و بجزش برین محبوب مہر و مہر و شون
 ز فریق تا بقدم گوش گشت تم از فریق
 بسوز از سر سوئے عشق تا دم حشر
 اگر نگاہ تو افتد بر مرغ گشت کباب
 عدد و چگونہ تو اندک جان بردار من

خیال نقش یہ بند و در آرزو سے جمال
 اگر پرو ہوئے تو صد ہزاراں سال
 ہزار خنکر کہ دیدم کماش از سر حال
 اگر پرو فگنی از رخ نقاب بہر مثال
 اگر چہ از غم تو گشتہ ام مجو ہلال
 براہ عشق تو کا ہیدہ آنکہ مثل ہلال
 مگر گندہ بن از حال و فعل خویش مقال
 اگر تو عاشق مستے زور و عشق منال
 یقین ز لطف نکاہت بہ اور پرو بال
 قند بذات شہر پریش نہ غیب کوہ زوال

چو صبا پر از سر سوئے عشق جان مبار
 وزین صفت کہ تو واری نمیری بحال



ز عشقت نشا و مانی دارو این دل
 بہ نغمہ و بسیران از مستی عشق
 بسودائے وصالست از سرور و
 بگویش ہر کہ آفتد قال شاید
 کتاب دل بخوان گر عارضی تو
 کجایا ہے پاید غیب آنجا
 نیسر و سیرگز از مجبور دل آرم
 بستر دل بگو بٹیک بشنو
 بشہر عشق جا کر و رستا از ذوق
 بصد ذوق و طرب از درد عشقت

بغم رازہ نسائی دارو این دل
 بپس شہرہ جوانی دارو این دل
 بکویت جانفشانی دارو این دل
 فغان جانفشانی دارو این دل
 عجب گنج مستانی دارو این دل
 ز خود ہم پاسبانی دارو این دل
 حیات جاودانی دارو این دل
 ز بانے سیربانی دارو این دل
 امید کامرانی دارو این دل
 امید مہربانی دارو این دل

ز تو صبا بر اگر پرسند بر گو

کاسے لا مکانی دارو این دل



کشیدہ درد عشق پر جفا دل

از ان روز کے کہ تا غم ہم نشین بند

درین عالم سے کر دم تماش

بدین اُمید تار و زسک بے بینی

اگر صد بیان پیش شد تا دم شمر

اگر خواہی شیری ایل سلاست

بیک نظارہ لطف خداوند

بہین نور جمال خویش جانان

رشد صبا پر منزل گاہ قدسی

اگر مستم بگیسرد بے نوا دل

شنید از ہر طرف بان مرجا دل

نکر وہ اندرین سودا نخط دل

وز آواز در نظر مشکلا کشتا دل

قتادہ بر در تو بے نوا دل

نخواہم اندرین رہ بے وفا دل

مشو با شو و پرستان آشنا دل

شد اندر ہر دو عالم مقتدا دل

کہ شد از صیقل عشقت صفا دل



ما عاشق ظہورہ جمالِ محمدیم
 مہر مست از شراب وصالِ محمدیم
 از آفتاب حشر ننداریم غم کہ ما
 در زیر پل مہر جلالِ محمدیم
 اہل سلا متیم از ان روز صدق دل
 در قول و فعل مالِ جمالِ محمدیم
 از بہر کار سازی ما انقدر بس است
 کہ صدق خاک پائے بلالِ محمدیم
 با صد ہزار شوق و طرب تا بروزِ محشر
 ماندہ جمالِ کمالِ محمدیم
 از من بجز محبتِ آلِ نبی مجو
 ما مصدقِ محبتِ آلِ محمدیم
 صابر ز فرق تا بقدم گشتہ ایم گوش
 از فوق در ہو اسے مقالِ محمدیم



چوتھو بھمان دگر ندیدم
 سوئے در حق ز لطف احسان
 غیر از رہ حق ہمہ ضرر باست
 را ہے بوصول کے توان یافت
 در خود زہوائے مہر رویت
 در کنج غمت بہ بستر درد
 چوتھو بھمان حسن حقا
 و عفت حسنت نمیتوان کرد
 جز درد و غم و ہراس و حرمان
 از مسجد و صومعہ پر پرہیز
 مثلش بنجد البشیر ندیدم
 جز درد تو را بہر ندیدم
 در راہ خدا خط نہ ندیدم
 در راہ دگر اثر نہ دیدم
 خفاش صفت بصر ندیدم
 جزہریاس دگر بہر ندیدم
 در خاور و باختر ندیدم
 مثل رخ تو تہر ندیدم
 در بزم تو ما حاضر ندیدم
 در کوئے معان ضرر ندیدم

صبا پر بہوا سے ماہ سردیاں

در سینہ چہ بجز بشر ندیدم



ما عاشق گلستانه درویم ما اولی سبزه زار درویم
 کز بیز غم و الم بصد ذوق گلستانه نو بهار درویم
 از دوزخ و جنستیم فارغ سرور قدم نگار درویم
 جان و دل و دین زدست داریم با این همه سرشار درویم
 با اهل جهان سرداریم از روز ازل بکار درویم
 از ما طلبید سوزش دل از کس کده شراره درویم
 شد فاش با حقیقت عشق منصور صفت بدار درویم
 از ما طلبید لذت درو ما مصدر صد هزار درویم

در ندیب عشق هم چو صبا پر
 سرمایۀ روزگار درویم !!



باز در کونے پار میسیر منتم
 بیخود و بقرار میسیر منتم
 با هوای وصل جانانه
 با دل خونیستار میسیر منتم
 همچو پروانه گرد شمع رخت
 مست و مدبوشی و زار میسیر منتم
 بهر ایشاردهستی که مراست
 از دو چشم افکبار میسیر منتم
 اندرین بزم از ره مستی
 دوستان با نگاره میسیر منتم
 همچو بلبل بروی گل صبا پر
 اندرین مرغزار میسیر منتم



مشوار تجسیر دلیر محمد عظیم
 ندیدم هیچ عاشق را بسا تم
 بده در دیکه هرگز کم نگردد
 نخواهد عاشق دردتو سرجم
 نثار خاک راه ما هر دو یاری
 بکن صد جان اگر بستی تو آدم
 سرانجام غمیت از سودای عشقت
 اگر بریم شود این هر دو عالم
 اگر جوئی دو عالم را سیاهی
 کسی را بجز من در عشق بنم
 برگر عاشقی با حمد عظیم و درد
 که میخواهند اسباب چشم پرانم
 اگر خواهی وصال جادوانی
 بده جان و دل و دین همه بر از تم



بجز درد تو ساما نے ندارم
 باورنگ دل خود تا بخش
 بجز عشق تو من ثنا نے ندارم
 من و ذوق کمال سے محمود
 بجز حسین تو سلطانے ندارم
 اگر پرسی ز اعلم نگارا
 بجز نور سلیمانے ندارم
 دل و دین رفعت از دستم ز عشقت
 بجز سودا ت برہانے ندارم
 کجا یا ہم رہ اندر بزم جانان
 درین خم نمائے جز جانے ندارم
 کیسوزانم ز تاب این سینہ دل
 کہ من و خویشیق شائے ندارم
 اگر سستے بدایانے ندارم
 سراور حفظ خود یارب نگہدار
 کہ جز فائت نگہبانے ندارم

از این روز سے کہ دیدم رو سے جلال
 چو محراب فوق بستانے ندارم



چوں خود بجاں کسے ندیدم
 سزایاں زول شنیدم
 از لطفین عدم چو سر کشیدم
 پستان غم و بلا مکسیدم
 چوں ره بمراد دل نہ بروم
 پیرا بن صبر را دیدم
 بستند ره وصال بر من
 آه سوزان زول کشیدم
 در جسد ہے بسے بلا ہاست
 در راہ حسد اخطار ندیدم
 از دل خبر کے نیا فتم من
 صبا کہ ہر سوز سرد دیدم



از گلشنِ حسن تو نگارا
 یک بمراد دلِ پنجیدم
 خود راه مراد شد ہویدا
 از نفس مرید چون رمیدم
 گفتن نتوان برویت اے دست
 از ہجر تو انچہ من کشیدم
 از دستِ سراقِ یار صابر
 جانِ داوم و دردِ کس خریدم



خدایا بجز تو دنیا ہے ندارم
بجز ذاتِ تو تکیہ گاہ ہے ندارم

بہ تختِ دل خویش از روزِ اول

بجز اسمِ ذاتِ تو شاہ ہے ندارم

ز تو نیست پنہاں خداوندِ عالم

کہ جز درد و غم ز اورا ہے ندارم

مرا پرودہ حفظ تو مانم شد

بجز سایہ ات باہر گاہ ہے ندارم

ز شرکِ خفی و جلی پاک ہستم

بجز تو اہسا اے ندارم

متارخِ دل من چہ پری تو امن

بدلِ آنچہ وارم جز آہت ندارم

چو صابر بدرگاہ تو از دل و جان

بجز کوئے تو زویرا ہے ندارم



سن و گر گفت گوئی و انم
 از انزل تا ایا در و سبقتین
 آستان عا شقیتم کو هر سوسه
 از کمال غنا بیت لطفست
 روز و شب در صحیفه ازلی
 از خیال جمال تو تا مشر
 سن از و دست دل نبردانم
 در ثنائی زلفش روئے چوماه
 انزل عاشق سبب انم
 جز و پیر خود نمیب انم
 نمبده را سوسه خود بگردانم
 در همه کائنات سلطانم
 ایست عشق تو همی خوانم
 سر لبیر سر لبیر گلستانم
 مستم از باوه که نوشت انم
 گاه کافر گئی مسلمانم

صبا بر از من پیرس حال ما
 محرم راز سحریز و انم



ز بسکه از غم بجز تو کامران شده ام
 اگر بگوئی تو تا حشر جا کنم بجا است
 سرا چگونه نیاید در طریقت عشق
 بگوئی عشق تو پنهان نمیتوان هم رفت
 نشد بقید دل من بعد هزاران
 اگر بجز عشق منم مراد شد امروز
 ز بسکه شور عشق تو دارم اندر دل
 از آن گف که خیال تو در دم جا کرد
 نماز ظلمت عصیان بجانم دل آن
 بکنج عشق و آیم ز خود نهان باشم

ز عشق دست دل و لوانه من بجان شده ام
 ز بهر عشق تو من از عدم بجان شده ام
 هنوز زنده خدای شریک نهان شده ام
 من از رفغان لخمی در رفغان شده ام
 ز شام تا بر صبح دستم در شده ام
 ز لطافت عشق تو سر و تنم در شده ام
 بجا است آب زبده شکر نشان شده ام
 ز فرق تا بقدم نور حیا دران شده ام
 از آن نشان که بایں بود و قرآن شده ام
 ز دست بجز نشان بسکه دران شده ام

چه صابر از سر اخلاص تا بروی من
 بر صفت و است تو من سر زبده ان شده ام



ز بس در کوی عشق از سر و دیدم
 شد هم آرایش گلزار رضوان
 باشیا چون نظر کردم نهسانی
 ز در و محبت تو هرگز نه نالم
 ز سودا سے رخت پیرایین صبر
 ز لطف بستر خود در هر دو عالم
 ز نکر ناکسان زشت کردار
 نمیبم تا ابد هرگز نمیبم
 بیدار شد فوق ایدهم چون بود
 گریزان بود از من دشمن دین ق
 ز الطاف خداوند دو عالم
 زیاران از غم غربت بعد ذوق

پس از عمر کے بکام دل رسیدم
 چو اسم خوشنیتن از تو شنیدم
 بحسب زور جہت سال خود ندیدم
 ز دل از بخود می آسے کشیدم
 در دیدم من در دیدم من دیدم
 سعیدم من سعیدم من سعیدم
 بعیدم من بعیدم من بعیدم
 کہ زخم خنجر چشمت کشیدم
 مریدم من ز دست حق مریدم
 ز اسپ باد پایرو بے رسیدم
 بہ تیغ دل من او را سر بریدم
 بجان و دل غم عشقت خریدم

ہمیں گوید ز شب تا صبح صابر
 فریاد الہیں را عبد فریدم



چیز پر رخ تو نظر نہ دارم
 از من تو میرس حال دلہا
 ای، بے پرو تو از بہ من
 در تاب جلال مہر بیت
 دل از تو چگونہ باز دارم
 سرمایہ ہر دو کون ہستی
 سوئے در تو بصد لطافت
 وصل تو گئے گئے نصیبم
 چیز پر در تو گزر نہ دارم
 من از دل خود بے بندارم
 در بے بجز از شہر نہ دارم
 خفاش صفت بے بندارم
 مثلش بجان و گرنہ دارم
 جز شیبہ این ہنہ دارم
 چیز بے تو را بے بندارم
 در دل ز غمت اثر نہ دارم

از دولت عشق صا پر از کس
 در ہر دو جان اثر نہ دارم



دستگیر من هست دستِ کریم
 شد فراموش ذوقِ مشتِ بهشت
 من بخوشیم ز صورِ اسرارِ فیل
 از من اسرارِ او بیا موزی
 چون بیایم شفا هر دوسے
 برورت میکنم ز ذوقِ نشاد
 بشنواز من بگوش صدق و یقین
 آنچه در ستر جانِ دل واری
 زانکه در دامنِ دستِ کریم
 تار سیده زلفِ دستِ کریم
 گشته ام برورت بصدورِ مقیم
 از ازل واقفم ز سترِ قدیم
 یا نسیم دروازِ کریمِ کریم
 از صدقِ کلمے دیدہ و ندیم
 ره نیاید بیزم عشقِ لیم
 می نگرد و نهان زواتِ حلیم

عشق گوید ز سترِ غیبِ خبر
 گوش کن صبا پر از ره تعظیم



زور و عشق تو در دل فغان نمی یابم
 ز کاروان محبت نشان نمی یابم
 از ان بکنج فراق تو ساختم از ذوق
 که گنج وصل تو من جاودان نمی یابم
 بیاد سرو نهادم سر نیاز که من
 خیال قید تو در دل عسلیاں نمی یابم
 چگونہ و صفت کمال تو میتوانم کرد
 ز بہر و صفت تو در خود زبان نمی یابم
 بزین تو تیر متوس از شکستن پیکان !!
 کہ من بستی خود استخوان نمی یابم
 بکوی عشق تو ذوقیکہ یا منستم تا حشر
 بان خدا کہ ز بارغ حبتان نمی یابم
 ز جام وصل گے غمزدای صابر شو
 کہ جز غم تو بخود مسر بان نمی یابم



گردولتِ وصل تو ندارم
 بادِ روغنم تو ہمکنارم
 از من تو میرسی حالتِ دل
 واللہ از ان خوب ندارم

از روزِ ازل چو بیلِ مست
 در ذوقِ جمالِ گلِ ندارم
 من از سرِ صدق تا دمِ حشر
 در کوئے غم تو خاکسارم

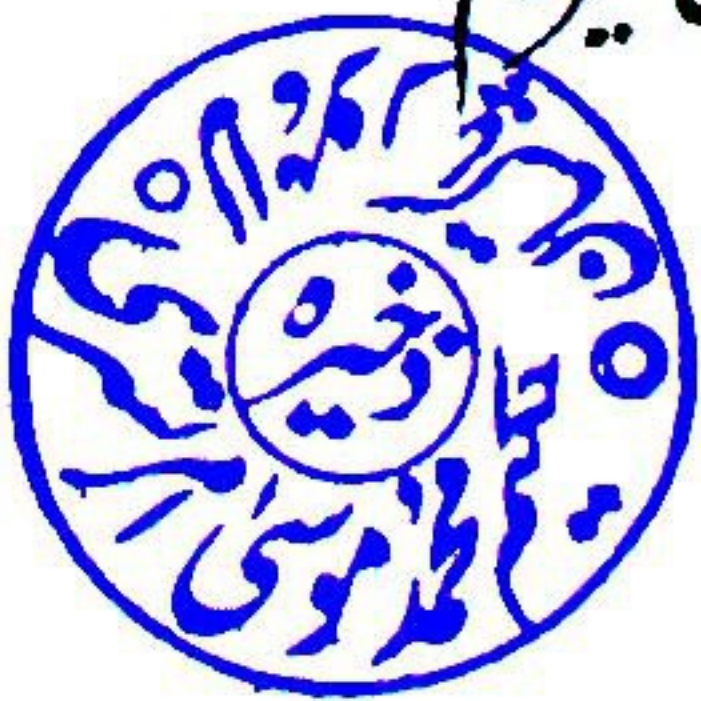
غمِ غم تو بر زورِ گلویم
 از مستیِ عشقِ ہوشیارم
 سوزِ دوزخِ از آتشِ من
 گر آہِ زولِ اوئے بر آرم
 از دیدہ بجائے آبِ صبار
 از آتشِ عشقِ غمِ ببارم



میروم در کوسے جانان میروم
 از غمت دارم خجالت ہا بے
 انچہ سپہ باید ندر روز اورا
 باہر از ان لشکر درو والم
 از کمال غیت سر نہاں
 بہر جان بازی بکوسے دستاں
 من ز سوولے رخت زیبا لکار
 سایہ سان پچان پچان میروم
 زان سبب سرور گریبان میروم
 بے سر و سامان جو سران میروم
 برور سلطان خوبان میروم
 یوسف مصرم بزند ان میروم
 باہر از ان فوق خندان میروم
 سوئے او حیران و گروان میروم

بر سر کوسے تو ای صبا پر بندوق

ہر سحر گریبان و نالان میروم





من از نور الهی مسرورینم
 نباشد در دو عالم بمقتربینم
 بکنج دروگر خلوت گزینم
 گئے مردم گئے آہ تہنیم
 گئے خاتم گئے عرش برینم
 گئے گلبرگ گائے یا بھینم
 گئے سنگ ستم گئے ایگینم
 گئے سنت گئے در استینم
 ز نور خاص حق ماہ زمینم
 امام ہادی اہل یقینم
 بیہرم قدسیان بالانشینم
 گئے لیشتم گئے چون ایگینم
 گئے خاتم گئے نقشینم
 بچشم و جان حامد خاکنم
 بیہرم جان مگر بس نازینم
 تہر اہر تارک افلاک مینم

مراد ریاب صابریہ از حبینم
 ز خدام سراج العازینم



خداوند! بحسب سزا تو کس ندادم
 ز لطف خاص تو امید دارم
 بحسب سزا آفت نطو من رحمت اللطیف
 بمذرت حشری ناید بکارم

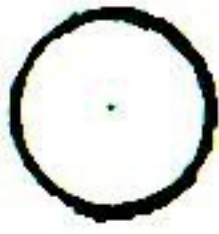
باین رو چوں تو انم رفت در حشر
 من از عصیان خود بس شرمسارم

چه می پستی نه احوال من زار
 ز دست نفس کاش کیش زارم

ز بجز روئے تو از آتش غم
 شرارم من شرارم من شرارم

خیال روئے تو تا در دل افتاد
 بهارم من بهارم من بهارم

چو تو همسایه بندارم در دو عالم
 که من با تو همیشه یار عارم



عاشقِ رویے یارِ خوشیستم
 از ازل تا ابد رویے لقیتم
 چون ز قضم بدوق ازین قضاوی
 روزِ محشر سراچه غم از مهر
 میانه پرسید خدا بروی جزا
 تکلم روی سوئی شست بهشت
 شکر نقد که با هزار نسیاز
 مسست در رویے یارِ خوشیستم
 ساکن کوئی یارِ خوشیستم
 محرم کوئی یارِ خوشیستم
 زیر گیسوئی یارِ خوشیستم
 زانکه بندھے یارِ خوشیستم
 مائل ابرویے یارِ خوشیستم
 حسن نیکوئی یارِ خوشیستم

نہیست صواب مرا غم، محراب
 زانکه باز رویے یارِ خوشیستم



بیاوردے تو چوں گل شگفتہ
 ازین شادی بکس حرفے نگفتہ
 ز چشم از بجز تو در شستہ دل
 ز شب تا صبح سروا بید سُفتہ
 ز چشم تا کسان زشت کردار
 غم عشق ترا در دل نہفتہ
 بیاو قد زیبا سے تو جانان
 گزشتہ نامیدی را و خفتہ
 بصد ذوق و طرب جانان چو صبا
 سرکے ترا از دیدہ رفتہ



من اندر ذوق وصال یافتادم
 زبانِ ظاہری ناید بکارم
 بصد امید و در کوشے تو جانان
 مگر روزے منت درین نگارا
 خیر از میر و حدت پس از من
 بگیر از لطف دست من نگارا
 نہ تو بروی از من جانان الودین
 ندارم دلدہ عشق تو جانان
 دل خود را بدست غم بردادم
 بو صفت تو زبانِ دل گشتادم
 میر خود را بخاک غم نهادم
 انما اندر رہ تو او منتادم
 کہ من در علم و حدت او ستادم
 ترحم کن کہ من بس نامرادم
 بذوق خواہشنت من خود بردادم
 مگر روی کہ با دروے تو ستادم

چہ می پرسی ز صبا پر حال مارا
 بذوق وصل سرگردان چو باوم



اگر چہ از غم عشق تو بیخبر ہستم
 نہ بہر وصل تو چوں تہر در پلہ ہستم
 نقاب از رخ زیبای خود دہے پروا
 ہزار جان ہم از ذوق گریہ ہستم
 عجب نباشد اگر ز آہ من فلک سوزد
 ز تابش رخ خود شید تو تہر ہستم
 نگاہ کن بین ستم ای نگار زلف
 ترحمے بکن آخر کہ در گزر ہستم
 دل بست در بر من بچو آئینہ روشن
 ازان ز جلوہ تمسین تو چوں تہر ہستم
 نہ سوز نہ بجز تو در کینہ غم ز گرمی عشق
 ز فرق تا بقدم آتش و گرہ ہستم
 غلام کوسے تو ام بچو صبا بر از سر ذوق
 ز خاک پائے تو گر نیستم تہر ہستم



من آن نیم کہ ز عشق تو روئے گردانم
 زدیہ بین دیار میرا نیست باکے کلائے
 چگونہ از دل من محو گردو این عودا
 تو گوشہ گیر ز من کنز فراق بیسوز می
 بیاد و دوستی تو در کوئی تو بعد غم دوری
 اگر ز حال من آگہ کنی ز من بشنو
 چگونہ جان نیاید خزان بگلشن جان
 حکایت شب بچران چہ پرستی از من زار
 متناخ ہر دو جہاں را بہیچ نہ تمام
 کہ من ز روز ازل عاشق سلیمانم
 حکایت غم عشق ترا ہمین خوانم
 ز آتش دل خود من ترا نگہ بانم
 ز شام تا بہ صبح ہمچو ابرہ گردانم
 مدد ز دست کہ من بلبل زبان دانم
 بیاد و دوستی تو من کہ کبیر گلستانم
 ز من کبیرس تو چہیرے کہ من نمی دانم

اگر کہ بگوئے تو را ہے بیایم از سر دور

ز دیدہ خون جگر ہم چو صبا بر افشانم



در پیش رخت نیاز مندیم
 جز ذات تو دل بکس نه بندیم
 در عشق تو بچو ابرو بر دستیم
 که گریه کنیم و گریختیم
 یک ره نما جمال خود را
 در آرزوئی تو دردمندیم
 در بزم وصال تو بصد ذوق
 از جام لب تو ہوشمندیم
 از آتش عشق تو ز غیرت
 بر غیبرہ در تو بندیم
 جان بازی من بسین نگارا
 درو دل و جان خود پسندیم
 صابر ز ازل بکوس جانان
 ہستیم و یک در گزندیم

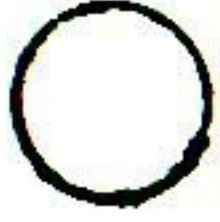


خداوند ابدین چشمے کہ دارم
 ہمیشہ در پوائے ابر باران
 بود کانون آتش سینہ من
 بحق بندگی نتوان رسیدن
 چو بر مالک بود مملوک له الحق
 فرست از لطف ابر رحمت خاص
 نبات از تشنگی سر بر نیادرد
 بدہ آب از گرم ای تازگی بخش
 نشو فریاد بکیس لے خط بخش
 بدہ از دیدن آتش بیمارم
 بین بر لبستر غم خوار و زارم
 ازان از دیدن آتش بیمارم
 ازان در بند ہایت شرمسارم
 مشو غافل کزین رہ بیقارم
 بدہ باران کہ من امیدوارم
 زبے آبی ہمہ صحرایے نارم
 ز گلزار رحمت من لاله زارم
 درہ ضائع فغان بے شمارم

مکن صاحب سوال از بس باران
 کہ پذیرد و عسایر و روزگارم



من بسوداے یار می نازم
 بر جبال نگار می نازم
 پچو منصور از سیر مستی
 بستان ہاے دار می نازم
 دشمن ما بنخوش می نازم
 با دم ذوالفتار می نازم
 غیر حق را بحق نمیگیرد
 بدل خاکسار می نازم
 تا خیالی تو در کنار آمد
 زان سبب در کنار می نازم
 ہر کسے بر کسے نظر دارد
 من بسیار دیار می نازم
 گوش کن گوش صبا پر از من زار
 بلبلم بر بہسار می نازم



خدایا بحسب تو کہے ندارم
 نیم پاک دامن ز عصیان بلشیت
 بجز ذات پاکت پنا ہے ندارم
 بسین از ازل تا ابد از ہر صدق
 بجز لطف تو عذر خوا ہے ندارم
 گناہ تو دارم مکن ہر چہ خواہی
 بجز تو و گریبا دشا ہے ندارم
 بگیری از کرم و سست من تا بہ بشر
 ولیکن کسے داد خوا ہے ندارم
 تو فی واقف از حالت من خدایا
 بجز قدرت من سپا ہے ندارم
 زور و غمت من بجان شرمسارم
 کہ دروہر من دستگا ہے ندارم
 کہ در سینہ خویش آ ہے ندارم

ترایم ترایم ترایم چو صابر
 بحسب نام تو ز اورا ہے ندارم



من از باوہ جام لعل تو مستم
 نشستم بکویت نشستم
 گئے بت گمہ و گاہ بتخانہ ہستم
 ز شیب تا سحر من ازین غم ہلاکم
 شدم خاک پا از دل و جان ہمہ رو
 چہ گویم ز احوال خود با تو جانان
 نہ امر و نہ سر در نہادم بکویت
 تو ہرگز نہ پر سیدی از من کہ چون من
 چو مستان بہ عرش برین نشستم
 ز غیرت و رویدہ بر غیب ہستم
 گئے بہین گمہ بت بت پرستم
 کہ از درد عشقت تہی و دست ہستم
 ز بد گفتن بد نہادان نہ رستم
 بیاور گئے و امن تو بد ہستم
 فدائے سر تو ز روزی ہستم
 ز بہر تو من از دو عالم ہستم

چو صابر بکوسے تو از روز اول
 بہ عجز تو مردم ز بہر تو ہستم



بنگلو رنگا و مستان چون رسیدیم
 چو رسیدیم ز ایشان کین چہ عادت
 مرا گفتند میخوابی اگر تو
 بصد ذوق در لب قصمان و ستان
 گریبان تباہی ہستی خود
 من دروگان یا زار حقیقت
 شراب مستی از جام حقیقت
 در سواری بخت درو عالم
 در آنجا جز غم و غرابت ندیدیم
 جواب نشان بگوش دل شنیدیم
 زخم عشقے سر جوئی دیدیم
 گر فتم از کف ایشان کشیدیم
 چو مستان از مرستی دریدیم
 بجان دل غم عشقت خریدیم
 چشیدم من چشیدم من چشیدیم
 من از تہستی و نیستی دانیدیم
 نرندان قفس صبر بصد ذوق
 چو بلبل سوئے بستان بر پریدیم



جز غلطی خدا بشوند ارم	جز ذاتِ خدا بشوند ارم
صد لشکر جز این ہنسند ارم	دارم نظریے بذاتِ بیچوں
جز بر کرمت نظرند ارم	دریاب مرا کہ دستم از دست
از بد گهران حسدند ارم	تا لطف تو شد نیاہ ذاتم
از ہستی نمود خمیرند ارم	محرم شدہ ام ز ہستی تو
در بستہ بجز شردند ارم	از تابش آفتاب رویت
مہر رخ تو بصرند ارم	نقاش صفت چگونہ بلنیم
من برور کس گزیرند ارم	از حالت من تو ہستی آگاہ

کے دست و پد و عمال صما پر
در دل ز غمش اثرند ارم



من از درد عشق تو بیدار بودم
 ز سودای عشقت بصد رقص مستی
 شدم ناگهان مست از مستی عشق
 بدست من امروز نامد عشق
 چه شد گرد و کوه روز دورم بظلمت
 چه شد گرد به غفلت مرا برده از ره
 نه عابد نه زاهد نه صاوق نه کاذب
 گمے آئینه گاه حسن و گمے رسته
 ز شب تا سحر گاه غم خوار بودم
 ز آه دل خود شدر بار بودم
 خود از مستی خویش بیزار بودم
 من از روز اول شیریدار بودم
 بیاطن من اندر دل یار بودم
 من از نفس بدیش بشیار بودم
 بکار دل خویش مختار بودم
 گمے جامه و گاه دستار بودم

نه مومن نه کافر نه ملحد نه فرسا

چو صابر درین ره سبکسار بودم



ماورطلب وصل تو از خویش خدایم
 گر طالب مانی بحقیقت ز سر صدق
 ما سر خدایم ز انوار حقیقت
 داریم همه جلوہ انوار جمالش
 در عالم خاکیم اگر چه بحقیقت
 ما بادہ کشایم بخلوت گمہ عرفان
 با این ہمہ مستی کہ ز سودا تو داریم
 گاہے بدر میگردہ گاہے بدر مرغ
 گمہ خاک گمہ باو گمہ آتش و مایم
 بنگر اگر تہست نظر در ہمہ جایم
 در عین فنا منظر سلطان بقایم
 گرد و ہمہ تن نور بس در دل کہ داریم
 ما سر خدایم ازین خاک و داریم
 ز ابد تو بیات ما در تحقیق کشایم
 شاہ دو جہانیم بکوسے تو گدایم
 گاہے بسوسے بتکدہ سالارہ داریم

ما از سر و پا چون ہمہ نوریم بہ تحقیق
 صابری نتوان دید کہ خورشید بقایم



ظہور ذاتِ حقیقی ست منظر سد ذاتم
بہ بین اگر تو نداری یقین بسر ذاتم

اگر تو خواہی ز در دم رو بملک بیتا
ز روشنی مصباح من بشکاتم

ببین بدیدہ معنی ہر آنچہ منخواہی
بباش بر سر سوارے نفی و اثباتم

بیاب ہر چہ طلب میکنی ز حضرت ما
اگر نہ بین خودی خود رسی بمبیتاتم

گے قدیم و گے حادثم بملک وجود
گے تجلی عشقم گے طلب ماتم

ز حادثات جہاں فارغ ست ہستی ما
یکے نظر بکن از چشمِ دل بلعاتم

شوی چو صابر عاشق فدائے جانِ دلم
بملک عشق چو بی بی ز حسن در جاتم



ما طلعت نور آفتابیم
 سلطان سریر عاشقانیم
 عالم روشن ز تابش ما
 صد بار اگر مرا بسوزند
 در بحر محیط عشق غرقیم
 در عالم عشق بادشاهیم
 در کوچه عشق گره چنناکیم
 ما سر ظهور فاتح عشقیم
 از هستی خویش در حجابیم
 در دیر معان فلک جنابیم
 ما نور بین آفتابیم
 ما ز آتش عشق سرتابیم
 گاہے موجیم و گاہے جنابیم
 در عالمیان بسرخوابیم
 در عالم عشق مہر تابیم
 مگر آتش باد و خاک و آبیم

در بحر عشق نو بہجوجہ
 از سر تا پا ز در و آبیم



خوش آن وقتیکہ باتویا بودم
 ز بہر دیدنت رویت بکویت
 ز جامِ باوہ تو لعل تو جانان
 تو میدانی کہ در چشمت بصد وجہ
 بیاد گلشن روسے نگارا
 من از روز ازل از لطف نیروان
 ز سووائے تو اندر ہر دو عالم
 تو میدانی کہ من از روز اول
 تو مارا من ترا غمخوار بودم
 ز شب تا صبحدم بیدار بودم
 گئے مسست و گئے ہشیار بودم
 سر اسر منظر دیدار بودم
 چو جنت در جہان گلزار بودم
 بزم قدسیاں ہم کار بودم
 ز روسے ناکسان بیزار بودم
 گئے عاشق گئے دلدار بودم

ترا صبا پر ز حال من خبر نصبت
 کہ من در کوئے تو بسیار بودم



با زار محبت چون رسیدیم
 متاع درو مندی را خریدیم
 بصد ذوق طرب در بزم مستان
 گریبان خرد مندی خریدیم
 باشیا چون نظر افتاد یارا
 بجز نور جمال خود نہ دیدیم
 بدیدیم جنت المادی بصد ذوق
 بکوائے دلبر خود آمدیم
 بکنج سحر تو با صد غم دور
 ہزاران آہ از دل بر کشیدیم
 زد دست غم گریبان دل صبر
 چو صابر من دیدم من دیدیم



نہ مومن نہ کافر نہ من بت پرستم
 نہ خاکم نہ بادم نہ آسم نہ آتش
 منہ دست بر سینه من کہ بوزو
 بان زلف کافر گرفتار گشتم
 زمین سر میچان تو از بے نیازی
 مکن فکر و ذات باری نیابی
 چگونہ تو اندر من جان بود کس
 بکان حقیقت یکے گوہرستم
 نہ ز تار بندم نہ من بت پرستم
 ز تاب جلال تو چون انگرستم
 ازین کفر و اسلام یکدم برستم
 کہ من ہم ترا بندہ کمتر ہستم
 ز فکر دل ہر کسے برتر ہستم
 بحسن جمال تو من زیور ہستم

اگر آب حیوان و گر آب کوثر
 من ہر چہ وادی بران صابر ہستم



کہ فوات اوست فخر نسل آدم
 کہ جانی اوست بر عرش معظم
 شدم بر عالم قدسی مکرم
 شینم بر سر عرشت چو منعم
 گرفتہ دامن عشق تو محکم
 زراز سستی بستی تو محرم
 شود کار من بیچارہ در دم
 ظهور عشق و ذاتت مسلم
 شود جبیریل در پیش تو ابکم
 کہ بستی با خدائے خویش بدم
 کہ در ہر شے ظهور کست مدغم

رسیدم پرورد خود کار عالم
 کجا افتد نظر بر خاک پایش
 جبین دل چو سووم پرورد او
 ترا اگر یک نظر افتد برویم
 من از روز ازل از روئے مستی
 چگویم بر تو حال من عیان ست
 اگر یکدم نشینم پرورد تو
 گرفتہ از کمال لطف بزدان
 اگر پرسی ز اسرار الہی
 چرا از حال دل پیشت گویم
 از اول با شما بستر ام من

مرا چند ان غم از درو و بلا نصیبت
 که من از سوز عشقت بهر دروم
 بصد درو و بصد غربت به پیشیت
 حسدابی دل خود و او نمودم
 چه شد گری از غم هجرت خرام
 بهر کس از فراق تست ماتم
 ره انفا کس را از ان بستم
 که میسوزد و عالم گر کشم دم
 بصد ذوق و طرب در کنج هجرت
 دل و جان را بدست غم سپروم

ہمیں گوید بہ پیشیت صابر از عجز
 بسودا سے تو در کوئے تو مردوم



عاشقِ دردِ بے دوائے خودیم
 ہرچہ خواہم بخواہم اندولِ خود
 رہ نمودہ دلم بکونے بنا
 شد منور جہانِ زطلعتِ ما
 دل بزلفِ کسے نے بندیم
 از ازل تا ابد زروے یقین
 جز بحقِ رو بکس نے ایم
 عاشقِ روے کس نیگرویم
 ز اہلِ زما مرج و حالتِ ما
 در تمنائے وصلِ خود، ستیم
 بچو صبا پرورین جہاں خراب
 گاہ شاہیم و گاہ گدائے خودیم

والہ جان بے نوائے خودیم
 زان سبب عاشقِ وفائے خودیم
 مونسِ خاص رہنائے خودیم
 محورِ نور مہ ضیائے خودیم
 عاشقِ زلفِ مشکسائے خودیم
 عاشقِ روے مصطفائے خودیم
 بندہ خاوندِ خدائے خودیم
 درد مندیم و بتلائے خودیم
 ہرچہ، ستیم و از برائے خودیم
 شاہِ بازیم و در ہوائے خودیم



ما عاشق کرشمه حسابانانہ خودیم
 مدہوش و مست و بخورد و یوانہ خودیم
 زیادہ محنت پر عیشم دل مابروز حشر
 از روئے صدق رونق غمخمانہ خودیم

ما از ازل شراب محبت کشیدہ ایم
 در بزم عشق ساقی و پیمانہ خودیم
 با صد ہزار ذوق و طرب و طرب فقر
 ما عاشق لباس غریبانہ خودیم

در بزم تو ز لطف خداوند و الجلال
 بستیم آشنائے تو بیگانہ خودیم
 ہرگز نظر بہ سندی شاہی نکرده ایم
 ما از ازل بحال فقیرانہ خودیم

صاحبز حال ما توجہ پرسی کہ در جہاں
 ما پادشاہ خلوت کا نشانہ خودیم



درد مندیم و خاک راہِ خودیم
 مسند آرائے بارگاہِ خودیم
 زانکہ شرمندہ گناہِ خودیم
 و مبد مست و غرہ عباہِ خودیم
 محرم راز بادشاہِ خودیم
 بچو پروانہ گرد راہِ خودیم
 زان سبب عاشق سپاہِ خودیم
 شکر بند کہ در پناہِ خودیم
 شاد و سرور از گاہِ خودیم
 عاشق گردش نگاہِ خودیم

عاشق روئے ہم چو ماہِ خودیم
 از ازل تا ابد بعالمِ فقر
 نتوان رو بکفرت گردن داد
 در ندانیم تا چہ پیش آید
 رازِ دل کے شو و زما ظاہر
 بے تجلی شمعِ روئے نگار
 شکر راست و رو و غربت و غم
 منت خویشتن بکس نہ نہیم
 مانہ پر شیم حلقہ ہائے بہشت
 دل بصورت تمید ہم از دست

بر سردارِ صبا پر از سرِ ذوق

بچو منصورِ نصیبِ خواہِ خودیم



مست حیران سلا سے جانان میروم

عاشق مبروے جانان میروم

مست رقصان بچو باد صبح دم

بے خبر در کو سے جانان میروم

ہوشیار م بین نہ نیست از رو سے حال

بہ خرد م بر بوسے جانان میروم

منع کروند از حرم وصل او

جان فدائے گو سے جانان میروم

بہج غم نبود مرانا روز حشر

در غم ابرو سے جانان میروم

خال بند سے تو بروم دین تو دست

زان پئے بندو سے جانان میروم

گر بعد تیغم بر انداز تو دیش

صبر بہ پہلو سے جانان میروم



رسیدم رسیدم رسیدم رسیدم
 کشیدم کشیدم کشیدم کشیدم
 رسیدم رسیدم رسیدم رسیدم
 مریدم مریدم مریدم مریدم
 شہیدم شہیدم شہیدم شہیدم
 ندیدم ندیدم ندیدم ندیدم
 دریدم دریدم دریدم دریدم
 خریدم خریدم خریدم خریدم

پائے دل خود بسویت دویدم
 ز جام لبیت باوہ مستی افزا
 من از کفر و اسلام از دولت عشق
 بعشق تو از روز اول چو مستان
 بمر دم ز تیر غمت تا بحشر
 بجزوات تو دیگر از ویدہ دل
 ز درد فراق تو پیرا من جان
 بہائے غمت جان و دل داوہ از فوق

چو صاحبِ زستی غفلت زستی

فریدم فریدم فریدم فریدم



چگونہ دردِ غمِ عشق تو نہان دارم
 نیرم اور غمِ ہجر تو من از روزِ ازل
 من از فراق تو با صد ہزار جوئی و خروش
 ز دستِ غمزه شوخت تو زان نمی ترسم
 نہ ترس و نہ ذوقِ خمت است مرا
 ز تابِ مہرِ قیامت غمے ندارم من
 ز فرق تا بقدمِ جلدِ پاک آمدہ ام
 بدد و عشق ز صبا و غم مرا غمِ غیبت
 حرام باد چو صبا بر مرا غمِ عشقت
 اگر نہ خاکِ درت من سر جان دارم
 ز سوزِ ہجر تو من زندہ ام فغان دارم
 خیالِ روسے تو در سینہ بچو جان دارم
 ہزار چشمہ ز چشمان خود روان دارم
 کہ گردِ دلِ غم و درد تو پاسبان دارم
 ز لطفِ خاص تو در لامکان مکان دارم
 کہ تابِ لعن تو چون برقِ بیان دارم
 کہ نامِ پاک تو در دلِ زبان دارم
 کہ من بگلشنِ حسن تو اشیان دارم
 حرام باد چو صبا بر مرا غمِ عشقت
 اگر نہ خاکِ درت من سر جان دارم



الہی من بجز ذاتت ندارم
 پناہ تست مارا اور ہر کار
 بہ بخش از لطف تو مظهر علی را
 بدر گاہ تو رو آوردہ ام من
 کن از لطف تسکین دل من
 غمے از این وان دارم نہ ہرگز
 چگونہ پیش تو رو آورم من
 شستم بر در تو چو گدایاں
 بجز تو رو سے دل باکس ندارم
 ز لطف خاص تو امیدوارم
 بجز تو نیست کس پروردگارم
 غریب و عاجز و سکیں زارم
 تو میدانی من از چہ بعیت دارم
 بدو عشق و بسریار دارم
 ز حال خویشتن من شرمسارم
 بگردانی مگر محروم دارم

چو صابر از کمال و رومندی
 بہ پیش حکیم توبے اختیارم



بحسب زدیوانگی کار سے ندارم
 ازین شادی ہمیشہ شہر یارم
 بکنج ہجر با صد غنیمت و درد
 ز چشم دل بچین من خون بہارم
 بہ صحرائے دل خود بچو و بہتان
 بحسب تخم غم غربت نہ کارم
 مرا با پیچ کس نبود نزارم
 بہ نفس خویش تن در کار زارم
 نہ سووائے محبت بر دور تو
 غریب و عاجز و مسکین و زارم
 بروم گوئے محبت راز میدان
 کہ من در عشق بازان شہسوارم
 ہمہ تن گریہ ام از سوز صابر
 چو دو لایب از ہمہ اعضا بہارم



دین من مصطفیٰ است میدانم
 در همه انبیاء لطف خدا
 بزبان ملائکہ جاری است
 از ازل تا ابد بر او خدا
 شاہباز ان عشق مسیگویند
 از ہمہ آمدنیش عالم
 پیش از ہر دو کون ہر چہ در او است
 انچہ حق گفت ما ہمیں گویم
 رہنما مصطفیٰ است میدانم
 مقتدا مصطفیٰ است میدانم
 انبیاء مصطفیٰ است میدانم
 پیشوا مصطفیٰ است میدانم
 شاہ ما مصطفیٰ است میدانم
 مدعا مصطفیٰ است میدانم
 ابتدا مصطفیٰ است میدانم
 حقیق ناما مصطفیٰ است میدانم

صابر از چشم دل بیدو بگفت
 ہمہ جا مصطفیٰ است میدانم



ماظہور خدا سے خود ہستیم
 گاہ ناریم و گاہ نور حضور
 جلوہ ماست در مکیں و مکان
 نور ہستیم و نورے بینیم
 گاہ عشقیم و گاہ حسن و کمال
 غیر مانعیت در جہان چیزے
 گاہ ابریم و گاہ طوقانیم
 چون ظہور کمال حق در ماست
 زمان سبب با خدا سے خود ہستیم
 محو اندر صفائے خود ہستیم
 عاشق جلوہ ہائے خود ہستیم
 رونق بندہ ہائے خود ہستیم
 پر وہ راز ہائے خود ہستیم
 قبلہ و رہنمائے خود ہستیم
 چشمہ بحر ہائے خود ہستیم
 و مسدوم ماگدائے خود ہستیم

چون فنا نیست صحابہ پر اند عشق

ہست اندر بقائے خود ہستیم



و سبدم ناگد اسے خود ہستیم
 عاشقا جان دہند از سر فوق
 بر فلک از رخش چو مہر نقاب
 چون روی بر سر مزار کس
 جان فشام بر او بعد منت
 طعنا مسیزوی بمن نہ اید
 روے او دیدہ بیخبر گشتم
 گفت با من تو کیستی بر گو
 ساقیا مسیکدہ بکن در جام
 گر نہائی تو جلوہ از سر بام
 تا شوم مست بے شراب بام
 زندہ گردو اگر کنی تو کلام
 ہر کہ گوید ز من تو پوین نام
 چون منت روی بگو تو اندر دام
 بیخبر بودم از حسرتا شام
 سپح ناد جواب از من خام

روے گرد اندھما بر از سوئے من
 داد با من ز لطف خود و شام



ما عاشق کوئے مصطفیٰ ایم
 از روز ازل ز لطف یزدان
 ہر کس کہ بیمار سیدنا جی است
 روشن دو جہان ز جلوہ ما است
 ما دست ز بوئے مصطفیٰ ایم
 از ما بطلب تو آب حیوان
 ما چشمہ جوئے مصطفیٰ ایم
 دانند مرا سفینہ نوح
 ما روئے بسوئے مصطفیٰ ایم
 روشن زمین است روئے خورشید
 ما عاشق موئے مصطفیٰ ایم
 این سلسلہ را بجان خریدیم

صابرو چو قطب کجا بجنبید
 افتادہ بکوئے مصطفیٰ ایم



در کوسے تو چون مستان می آتم و منخیزم
 دیوانہ صفت گروم تا حشر من از مستی
 صد لیلی و صد محزون بنیم ز سر سودا
 سوز و درو جهان در دم از آه شریبیم
 تا جلوه رقیب تو اندر دل من جا کرد
 از من نبود پنهان اسرار دل هر کس
 ای زاهدے معنی از من تو بر جاں را
 من عاشق مسرتتم از مستی تو مستتم
 از ذوق جمال تو از دیده گهر بیزم
 باز لغت تو اسے حکم یکدم چو در آویزم
 کز خاک وجود خود دور کو تو می بینم
 از دیدن رو تو یکدم چو بہ پر بیزم
 گرد و دل خود گروم صد شور بر انگیزم
 بسر دل ہر کس را بیند نظر تیزم
 جبریل رو از خود از غصہ چو بستیم
 در خلوت وصل تو با خویش بیامیزم
 من صابر غمکنیم افتادہ بدر گاہت
 در باب کہ از عشقت چون شمس بہ تیزم



ای دلبر زیبا تا من ترا مسلمان کنم
بر ہر سر موئی تو من صد جان دل قربان کنم

من آدمم در کو تو بنما رخ خود را کہ من
از قطرہ بلے خون دل گو تو گل افشان کنم

تو کیستی در پیش من حرفے مگو کہ نزدیک سخن
من قد بیان با تمچو تو سر گشتہ و حیران کنم

گر عاقبتے بشنوز من از کوسے او جانیت ببر
کس نصیبت کو پرید مرا گر علمے ویران کنم

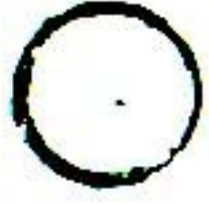
پروہ نہ رخ چون انکس در جانا خون فلکم
گر مقلس و مسکین بود از یک نظر سلطان کنم

باہر کہ اقتدیک نظر ناگہ مرا اندر حوسے
خورشید و مہ را چون فلک حیران سر گردان کنم

صبا پر اگر تو عاشقی در عشق من چیزے خواہ
بسیار با من خویش را من ہر چیزے خواہم آن کنم

ما عاشق درو یار هستیم
 صد شکر که از ره سلامت
 از لذت درو تو بصد ذوق
 حقا که درین جهان فانی
 از دولت عشق تو نگارا
 افتاده بکوے تو بصد غم
 ہر چند تو لبس نہں سوم
 بروے تو از کمال غیرت
 خاک رہ آن نگار، هستیم
 اندر روز ازل خدا پر، هستیم
 چون کوہ بکوے غم نشینیم
 جز درو تو دل بکس نہ، هستیم
 سر حلقہ عاشقان، هستیم
 ہستیم بدرود دست، هستیم
 از نفس خیس و از، هستیم
 بر خویش رہ نظار، هستیم

در آرزوے وصال صابر
 امروز نسیم از اسیم



جس ذات خدا و گزندیم
 در ہر دو سرا و گزندیم
 از لطف یکے نظر سوے ما
 جس سوز و بکا و گزندیم

سوئے در تو بجز عنیم تو
 ما راہ نما و گزندیم
 امی قبیلہ ہر دو کون تا حشر
 جس لطف شہاد گزندیم

پیغام برے ز حال صابر
 جس باد صبا و گزندیم



عاشقِ روئے یارِ خویشِ تنم
 من جسمِ ز صورا سرِ انبیل
 بندہ خوئے یارِ خویشِ تنم
 بسنتہ موئے یارِ خویشِ تنم
 مست از بوئے یارِ خویشِ تنم
 زیر گیسوئے یارِ خویشِ تنم
 خال بندوئے یارِ خویشِ تنم
 خاک از کوئے یارِ خویشِ تنم
 سر بسر سوئے یارِ خویشِ تنم
 ازورش رو نیارم بہ بہشت

گفت صابر بصد ہزاران فوق

محو بروئے یارِ خویشِ تنم



ما جلوہ حسن را خدا ایم
 سلطان سر پر آفتابیم
 گره عمر شی و گاہ ایم عمر شی
 ما اهل سفاقتیم تا حشر
 گردیم چو مهر و ماہ روشن
 خلقی ز جمال او بسوزد
 از بوش رو دیر آنکہ بنید
 زان درول کس نمی در ایم
 بر عرش برین خدا نمایم
 درویم گمہ و گمہ دو ایم
 سر حلقہ دین مصطفایم
 از پرده ہستی از در ایم
 از رخ چو نقاب برکشایم
 گر جلوہ حسن خود نمایم

صاحب روز حال ما چہ پستی
 فرزند رشید مصطفایم



بشهر درو و غنم آزاد بودم
بصد ذوق و طرب و نشاط بودم

بدکان محبت از بس پیش

درین سودا بسے استاد بودم

نمیدانم چرا برسم شد این کار

که من امسید و ارداد بودم

نمیدانم چرا دیوانه هستم

که من از وصل و بجز آزاد بودم

بخراب غنم ابروئے تباہان

بقبله چوں قد عبا و بودم

بیش قد ز ریاست شد کم پست

اگر چه راست چون شمشاد بودم

مگر صابر بر راه عشق سازی

گئے مجنون گئے مسرہا و بودم



پر وہ بکشاے رسول اللہ ﷺ
 گر رسد جا کنیم بر سر عرش
 از ازل تا بدورین دل من
 گر بجوئی نہ ازل تا بہ ابد
 کس نشانی بدید و در عالم
 ہست از لطف خداوند جہان
 روز و شب از سر سودا تا حشر
 جلوہ ذاتِ خدا می بیند
 روشنی بخش جہانست چو مہر
 میکنم از سر اخلاص بدام
 ہست از نور خداوند جہان
 قطرہ رحمت حق مست بحق
 از مہر و مہر بود روشن تر
 کرد صاحب پرورد جہان را روشن

روئے بنمائے رسول اللہ ﷺ
 دست بر پائے رسول اللہ ﷺ
 ہست سودائے رسول اللہ ﷺ
 نیست ہمتائے رسول اللہ ﷺ
 کیست ہمپائے رسول اللہ ﷺ
 نور افزائے رسول اللہ ﷺ
 باش جو یائے رسول اللہ ﷺ
 چشم بنیائے رسول اللہ ﷺ
 نور سیمائے رسول اللہ ﷺ
 سجدہ بر جائے رسول اللہ ﷺ
 جملہ اعضائے رسول اللہ ﷺ
 رخ زیبائے رسول اللہ ﷺ
 شرب اسرائے رسول اللہ ﷺ
 دید بیضائے رسول اللہ ﷺ



بہ بیستم اگر روئے عثمانِ عثمان

بنازم بچشم خود از لطفِ یزدان

خیالِ جمالش چو درول در آید

شوم بر فلک بچو خورد شید تابان

اگر پانہی در چین ترار جنت

نگنجد ازین ذوق در خویش رضوان

نمارم غم از پیر شمس روزِ محشر

کہ چشمِ دل حالتِ روئے عثمان

بہ بین ذات اورا کہ موصوف باشد

بحلم و حیا و بہ ترتیبِ تیران

بناکِ کفِ پائے اوتا بچشر

فدا کروہ باشم مرازاں دل و جان

اگر حلمِ خواہی بکوش چو صابر

تو کوش بر روی ز جبار و ب مشرکان



شد از خیال رویت عالم ہمہ گلستان
 نہ انگہ بر روی خوبت افتادہ چشم سے
 در کونے میفروشان را ہی اگر بیایم
 ای قبلہ و دو عالم ای مصطفیٰ محمد
 من از کمال محمود دارم امید ہائے
 من سرور و دو عالم گشتم بیک نگاہے
 فرو خدا خریدی چیز نور حق ندیدی
 در ہر روز کون جہتہم جز تو کسے ندیدم
 جز نور حق نیابی در ہر چہ جگری تو
 خبر سے و گم نیابی در راہ عشق بازی
 دستم بگیر از لطف ای بستگیر عالم
 برگیر از تو خواہی از روی لطف جانم

از طلعت رخ تو خورشید گشت تابان
 بجنون صفت بکویت افتادہ است حیران
 بر عرش سر برارم قصان پایے کو بان
 جز ذات تو ندارم از بہر روزہ میران
 دستم بگیر از لطف ای حضرت سلیمان
 یک لخطہ در کشینم در بندگی سلطان
 بر خان اولیائی از لطف تمام حق دوران
 مارا برابر از غم اے قطب دین دوران
 بکنزہ چشم حق میں ددی اگر تو عرفان
 جز درود آہ و نالہ جز سینه تلے بریاں
 افتادہ ام بکویت بد ہوش و مسرت حیران
 من میدیم بدستت از دست خوش جانان

دل رفت از بر من در کونے جانستام
 صبا پر نہ بار یا بی خبری کہ رفت انسان



آہی رحم کن بر خاک اران
کہ بے باران ہمہ بستند گہیاں

ز ابر لطف خود ای لائق گل
بدہ باران باین امیداران

ز ابر رحمت بے قید یارب
زین بسیراب گردان

بکن از برق باران بہانگیبہ
جہاں شستہ دل را دل گلستان

شد از قدر جہان صحابہ حکر خون
ز باروز چشم چون خلاق ایشان



دلا باغی منشو از حکیم نیرواں

مدہ دل را بدستِ نفسِ شیطان

اگر خواہی کنی با حق کلا سے

بخوان از صدقِ دل یک خطہ قرآن

یدہ از دستِ دلِ شرعِ محمد

کہ یابی در جہان گنجی نہ ایمان

نخواہم در دو عالم درو دل را

بجز در دو غم و عشق تو دربان

ز بس دارم ز سوزِ عشق لذت

ز غم بر آتشِ عشق تو دامن

بدہ جان و دل و دین از سرِ صدق

اگر یابی رہ اندر کوئے جانان

قبول افتد مناجات تو صابر

کہ ماری تکبیر بر لطف نیروان



از کمالِ لطفِ خود یارب ز من

دور گردان این همه درد و محن

خوشی تن را در دست میدارم از آن

یافتم در تو نشان از خوشی تن

از خیال زلف من ز نار بند

بر همین شو بر همین شو بر همین

از کمال بیخودی در کجا مکان

بچو موسے میکنم با حق سخن

گز ترا شکست اندر دل بخوان

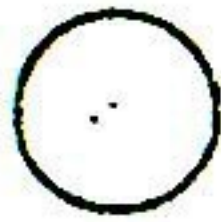
همست اندر لوح نامم بت شکن

کوه کندن پیشه باشد دل بکاف

پشت پائے میزدم بر کوه کن

سر سجده می نهد صابر بعر

دفع گردان یارب این درد کن



گفت خداوند جهان آفرین
بامن دل خسته و اصحاب دین

سظوتِ حق کرد بنامِ عمر
ضرب قوی سگه اعلای دین

قرب ہمپید ز ازل تا به ابد
یافت ابو بکر ز صدق یستین

ہادی دین گشت بحلم تمام
زان شدہ عثمانؓ بہ محمدتیرین

از کرمِ خاصِ خداورسول
یافت علیؓ رتبہٴ حق ایستین

شاه ولایت شدہ نامش علم
ثانی او نیست بروئے زمین

صابر ازین دولت عشق از ازل
گشت بحق و حاصل حق را امین



اے مونس جان بھیت سارا ان
 ہر کس کہ بدید رو سے خوبت
 شد از دل اونگار جنت
 در فقر و بلا نشین دوست
 در کنج بلا نشین ز عسرت
 جان و دل و دین بیار و رورہ
 بازیم ہمین نہ جان و دلہا
 شاید کہ رسد بگوش و لبہ
 دے سر ہم درد و خون باران
 تار و ز قیامت است حیران
 زانکہ کہ تیرا بدید رضوان
 ہر کس کہ ز قسمت رو سے گروان
 تارہ یابی بہ بزم ونداں
 بارو سے خوش و دہان خندان
 در پیش نگار خویش رقصاں
 می نال چو بلبل و ہزاران

مخروش و مسال پاش خاموش
 صایر داری اگر تو عسرفان



بیاد بر بزم مستان خدایا جو یاں اونی بنشین
 مکن فاش از سوئے تو مست بخود کس حق باکس
 اگر خواهی شو خلوت نشین بر بسند عرفان
 مشو مغرور در عالمی خود اندر درین سودا
 بجز حق درود و عالم نیست تا دست تو بگیرد
 قدم در شاہراہ عشق نہ ہر جا شواید
 بکن خاک در با کحل چشم دل اگر خواہی
 زمین خواہد آید اہل محبت جام ہفت را
 باین حسن کہ فاری خاکسارانہ اگر امی کن
 بریز ارعاشق مانی بسووائے وصال نا
 بخلوت خائزہ غربت بعد فوق و طرب بنشین
 خدایع نفس امارہ نیاید بر شمار کس
 درین حدت کسرا عکس بے این دو بنشین
 کہ تا پیوستہ با پی از لطف جلاص حق تمکین
 نبوش از جام حدت باوہ رنگین بصدین
 نمی باید متلع و دہندی جز دل مسکین
 ازین یافت بی حاصل دے خود را مکن مسکین
 مشو این انین رہ کج کہ در کس پیش خود چندین
 کہ تا گردی بزم عشق بازان خدای حق میں
 کہ دارم دل ز صہیائے محبت سخن غنہ بین
 ز گل نازک تری با عاشقان خود نشو سنگین
 چو باران از صدقائے دویدہ گوہر رنگین
 برین عزمے کہ تو داری بخوان ان صدقائے این
 چہ پوشی از بوائے نفس شیطان خرقہ بنشین
 بیاد با محبت آشنا شو صابر از خواہی
 بہ بزم مارسی آندم اگر داری بدل تمکین



من از یاد ساقی شدم مست غلطان
 نظر کن بجان از سر لطف اشرف
 نہ از باغ مستم نہ از یاد بستان
 نہ از جا روم جز بجام لب تو
 فتادم بکوسے تو ہم چون گدایان
 مرا آرزو است دیر نیہ درد دل
 بر تیزی اگر در گلویم خمستان
 بکوسے فغان گر تو را ہے بیابی
 کہ گروم بگرد تو چوں مہر گردان
 ہزاران دل و جان نثار تو سازم
 شومی واقف اسے دل اسرارستان
 بیین از سر بام ای سرو نازم
 اگر رہ بیایم بکوسے تو حبانان
 ز نور جمالت جہان شد گلستان
 کنم بر تو تہربان کنم بر تو تہربان
 نہ آگاہ از لذت عنم پرستان
 بجز در مندی و گر بیج مستان
 بخار اسمرقند و بلخ و بدخشان
 اگر رو کنی سوے روم و خراسان
 بلرزہ در آئیند چوں بیدار و دم
 بسوای عشقت چو صابر سر خود
 نہ آدم بنجاک رہ دروستان



آدم از فوق مستی بر در پیر معنان
گوئیامن از مکان رتم لبوسے لا مکان

صد ہزاران جان بر آشتانم بجاک راہ تو
یا فتم اندر جمال تو نشان ہے نشان

از شجر برگے چو افتد بر زمین اندر خندان
دل درون سینه پر سوز مسیگر و دتپان

جانفشانیہا کنم از فوق با صد آندو
گر در آیم مسست و حیران در مکان قدسیاں

کے کنم رو سوئے جنت در سر کوئتومن
یا فتم از جلوہ رو تو عسر جاودان

گر نگاہ بر من افتد بر رخ زیبائے تو
رقص علیہا کنم دیگر کنم قصد جان

چند گوید صبا بر اصاف تو از روزے نیاز
می نگنجد سر و صفات تو اندر جہان



شہر رمضان آمد شد تازگی ایمان

از بہر مسلمانان آمد ز خدا سرمان

ہر کس کہ بحکم حق کردہ جہان کارے

شد در دو جہان سرچو فلک گرواں

ماہ رمضان نامودہ رُخ خود

شد از رخ زیبایش شادی مسلمانان

اندم کہ نہادم سر اندر قدم حکمت

رفتہ از دل جانم آلودگی عصیان

ہر کس کہ درین ماہی بر حکم خدا رفتہ

انعام سے بیند از اکرمی یزدان

بر حکم تو اسے خالق پیون عاشق گزشتہ

قربان شدہ ام قربان قربان شدہ ام قربان

در گوش دلم آمد از غیب ندا صابر

نومید منشود و دوزین گریہ بہت ترا عرفان



رہے مکن ای خدا سے بیچون
 در کنج بلا بصد غم و درد
 مجنونی من اگر بہر بسپند
 جب سیریل فتہ بنجاک مغرب
 گردم ابوائے وصل تا حشر
 تا چسند مشرودہ و ہم بدل عشقت
 از من نشد آن نگار خواندم
 در یاد ریایا زویدہ ریزم
 بے لطف تو گشتہ ام جگر خون
 چشم دل من شدہ چو جیحون
 لیلے جہان شود چو مجنون
 پر حال من شکستہ محزون
 بر گرد سرتو پیمو گردون
 درد و غم تست روز افزون
 شب تا بہ سحر دعائے فسون
 در کوئے غم تو اشک گلگون
 صبا پر تو کہ تو چون الفت بود
 از یاد من سراق گشتہ چون لون



اگر خوابی کہ گروئی جہان عشق شمع دین
 بیانی ویدہ دل را ویدہ رگہ نصیرندین
 بیزنی اندرہ مستی طسور ذات حق چوین
 اگر واری تو از روستے بقیعت دیدن
 سراج العارین را ویدہ دل سازد آنجا
 اگر خوابی شوی محرم تو را از ہم در جہان
 زرد آجیستہ از روز چشمہ نشین در آنجا
 بسیر از ذات حق کس نیست یافت کمال
 اگر خوابی شوی سرورہ عالم چون سرورہ
 بیاد عالمی یا نشین کوئی نشان
 بیانی ویدہ دل را ویدہ رگہ نصیرندین
 اگر واری تو از روستے بقیعت دیدن
 بسیر در کثرت و کمال از بیانی
 یک شے طے بیانی الشیور رسید نفس کین
 بیزنی جلوہ ذات فرید الدین نظام الدین
 کہ دست آن چہ سوزی سوزی جہان قطب الدین
 بگو از صدق ال شوا جہ الدین الدین الدین
 بوسے باوہ مستی کن اگر بودی رنگین

بصد امید صبا بر تو بدر گاہ تو از روہ
 بکن رنجے بحال این غریب عاجز و مسکین



دارم ز ازل ز لطف بیچون
 چون کوه نشسته ام و زانو
 از پیرین موئے من بصد جوش
 صحرا کے جہان ز گریہ من
 صد شکر کہ لشکر عنسم و درو
 مجنونی من اگر بداند
 انداختہ عاشق از سر ذوق
 در هر دو جہاں عزیز دلہاست
 در دل عنسم عشق روز افزون
 در کوی عنسم تو همچو گردون
 جاری شدہ صد ہزارہ جیون
 سیراب شدہ ز اشک گلگون
 در شہر و لم نمود شرب خون
 لیسے گردو ز ذوق مجنون
 نختے جگر از دو دیدہ بیرون
 ہر کس کہ ز مہر تست محزون

قدر با چو الف زیاد عشقت
 صبا بگر بگر گشتہ چون نون



من بپوشے تو رسیدم بدر پیر مغان
 گر جمال تو بود در نظر من از ذوق
 گر خیال تو کند جان و دلم همچون ماه
 چشم دل پیش من از جان عزیزت عزیز
 خضر گوید تو اسے شاید معنی بشنو
 من ازین غم ہمہ نشیب بر سر کوبت موزم
 با چنین عز و کمال کہ تو داری دو دین
 من بسوداے تو تا روز جزا می بینم
 تا بہ پیغم رخ زیبائے تو خوش بپوشا من
 تا کسبم گر بکنم روے بگنزار جهان
 بر فلک تا بدم حشر شوم نور نشان
 کہ از دل تا بہ ابد بہت بسویت نگران
 عمر تو درین نشد و شب چندان
 غم عشقت نتوان کرد سپید نہان
 باش در عالم جان بچو خداوند جهان
 روے بنما کہ طرف کو تو مستم حیران

روے بنما کہ شوم بچو تو غم رخ از غم
 چند صابر ز فراق تو کت شور و فغان



خدا یا پیدا تو در صمصا بر علی را
 بعد غریبت و غم به پیشیت رسیدم
 بعد در دو الفتن رسیدم بسویت
 بجز تو کسی نیست اندر دوح عالم
 بده عشق خود و خاص صابر علی را
 بصدق ابوبکر صدیق اکبر
 بحلی که داوی بعثمان عثمان
 تویی خالق مالتوی رازق ما
 منم بنده خاص ترا در جهان اول را
 ترا احسان و ایمان از الوار الیقان
 غریبم غریبم بجان منر میسان
 تو خود می شناسی فغان فقیران
 جمعی کریم حکیم و رحمان
 یعنی محمد با سراسر امتدان
 بعد از عمر بخش او دادل و جان
 بپیر علی و سیر یزدان
 بده آب حیوان بده آب حیوان
 بگفت بر نهاده شود هر چه فرمان

بده گاه تو سر نهاده است صحابه
 بدر و ذل و جان او بخشش و فرمان

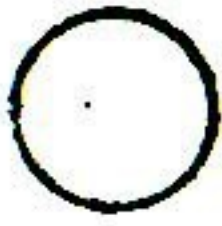


بعرش برین میخراهم چو مستان
 شود بر من از لطف تو کار آسان
 بیازم بگویت ہر ران دل جان
 نہ حسن نہ رخ تو چہاں نہ گلستان
 بریزی اگر در گلویم خمستان
 اگر نہ ہر باشد دگر آب حیوان
 مسلمان مسلمان مسلمان مسلمان
 شوم بر تو قربان شوم بر قربان
 در خشان در خشان در خشان در خشان
 چو در عہد قربان چو در عہد قربان
 کہ تو می شناسی فغان فقیران

اگر یار یابم بکوسے تو جانان
 درین تنگی جان اگر رخ نمائی
 ازین لطف ہائے کہ کردی بصدق
 چہ شد گرز حسن تو گل گل شکفتم
 نگروم بجز جان لعل تو مدہوش
 ز در صفت بنوشتم ہر آنچه وہی تو
 بکن رحم بر جان من زانکہ ہستم
 اگر رخ نمائی بصد ذوق دستی
 ز عکس زخمت بچو خورد شید گروم
 خدا تو سازم دل و جان خود را
 ز حال دل خود بہ پیشینت چہ گویم

چہ پرسی نہ احوال صابر نگارا

ز تو نیست پنهان ز تو نیست پنهان



از کرم خسر و سلطان دین
 شکر کنم از دل و جان تا ابد
 گرد سر رو ضمیر چو گشتم عمود
 بر دل من از کرم خاص خود
 از ازل تا به ابد یا شتم
 خسر و گوین ترا از کرم
 سر نکند از ره شد مندی
 چون نشوی قطب زمین زمان
 یافتہ ام گو بر کان لہستین
 یافتہ ام رتبہ حق البقیبین
 در نظر دم غیرت خلد برین
 کرد خدا سے دو جہان آفرین
 نبیست کسے ذات ترا ہم قرین
 کرد ز الطاف جہان آفرین
 پیش جمالت ہمہ شور بان چین
 ہست ترا جلوہ حق ہمیشین

بخش بظاہر تو نہ ملک سخن
 نہ آنکہ تویی خسر و زوئے زمین



لطف کن لطف یا معین الدین
 او قتا دم بصد ہزار امید
 جز تو کس نیست دستگیری کن
 او قتا دم زبے مدو ہایت
 من نہ دارم بحب نہ کریم ہایت
 ہست در کا خانہ لطف
 بدہ از لطف خویش تا ہستم
 جز تو کس نیست آشکار و نہان
 جلوہ ذات پاک حضرت تو
 یا نستم من ترا بہر دو سرا
 کے گزارم نہ دست و امن تو
 ہست از جلوہ رخ خوبت
 گفت از زبان سیر خودت
 یافت صابر تر از صدق یقین

توئی مشککات معین الدین
 بر درت بینوا معین الدین
 سازه بر پا سرا معین الدین
 در جفا و در جفا معین الدین
 در جہان آشنا معین الدین
 گنج ہائے دوا معین الدین
 از جہان فنا معین الدین
 در مقام بقا معین الدین
 ہست در چشم ہا معین الدین
 سوئے حق رہنما معین الدین
 یا نستم مدعا معین الدین
 مہر و مہر ارضیا معین الدین
 مرحبا مرحبا معین الدین
 سرور اولیا معین الدین



من آدم به پیش تو سلطان عاشقان
 و است تو هست قبله ایمان عاشقان

در هر دو کون جز تو کسے نیست و شکر
 و ستم بگیر از کرم ایجان عاشقان

و ارم امید از کرم نعل روح بخشش
 سر هم بنه بسینه بریان عاشقان

از هر طرف بخاک درت سر نهاده ام
 یک لحظه گوش نه تو بر افغان عاشقان

از سخنر نگاه تو محسوس حالے

شد نطق روح بخش تو در جان عاشقان

کویتو هست غیرت جنت بعد شرف

حسن و جمال روی تو بستان عاشقان

صا بر بخاک کوسے تو سر بر نهاده ام

زان رو که هست کویتو سامان عاشقان



ای دل بند برست را در کوئے جان بازان

باشد که راه یابی در بزم دل گدازان

از گلشن عسیم تو گزور بهشت آند

هرگز بزدن نه آیم چون طبل از گلستان

سر بردست نهادم چون بندگان عابز

گیری ز لطف دستم ای قلبتین سلیمان

از من تو در گزر کن ای منتسب نیان

کز خویشتن نهادم در کوئے میفر و نشان

بودم بنجاک کویت افتاده، بچو ذره

از طلعت جلال گشتم چو مهر تابان

قطره به بجز اندر افتد چه بجز گزور

آن قطره یقین شد ذرات این شیخ نشان

صابر بر آنچه گفتتم از صدق دل بگفتم

تو گزیش جان فزا کن منیوش ز بکر بر روان



از کمال لطفت حق در ملک دین
 با غم و غریب بعد ذوق طرب
 در میان گلشن روحانیاں
 تا نشوی موقت بول حق شو بے لوا
 هست جایم عرش اکبر که چه من
 کشت زار از ازل از مصطفیٰ
 در دو چشم دشمنان بازه و حق
 دست قدرت را بعد عز و شرف
 در همه خوبان عالم تا به حشر
 خاتم حسن ترا از بس زریب

هم مقرریم هم مقرریم، هم مقرریم
 هم ششیم، هم ششیم، هم ششیم
 یا سیم یا سیم یا سیم یا سیم
 دلہ، دلہ، دلہ، دلہ، دلہ، دلہ
 بر ز مہم بر ز مہم بر ز مہم بر ز مہم
 نحو چشیم نحو چشیم نحو چشیم نحو چشیم
 خا کہ کنیم خا کہ کنیم خا کہ کنیم
 استینم استینم استینم استینم
 حبیبیم حبیبیم حبیبیم حبیبیم
 من نگیم من نگیم من نگیم من نگیم

صا پر از یاد لب شیریں یار
 انگبیم انگبیم انگبیم انگبیم



بیاد رکوسے ماگر عاشقی تو بکن روسوسے ماگر عاشقی تو
 بدہ جان و دل و دین ہرچہ داری بیاد روسے ماگر عاشقی تو
 شوار سودا بیاد کفن زلفم نزل ہندوسے ماگر عاشقی تو
 بصد فوق و طرب مست و خرامان بیاد بوسے ماگر عاشقی تو
 نہ چشمہ دل ہزاران چشمہ خون رسان درجوسے ماگر عاشقی تو
 پریشان شو پریشان شو پریشان بعشق موسے ماگر عاشقی تو
 اگر خواہی تو محراب حقیقت بدین ابروسے ماگر عاشقی تو
 بدہ جانے گرت ہست آرزوسے بیابین روسے ماگر عاشقی تو

کشتے چون روکشان صبا پر و لیکن
 مکش از کوسے ماگر عاشقی تو



زخوبان و در عالم بہتری تو
 بہر صورت ظہور توست ظاہر
 ز نور توست روشن ہر دو عالم
 نہ پر سدا نیز و از عصیان کسے را
 بکن نہ گے بجان درو مندان
 ستان نقد و لم در رونمانی
 چنان در دل خیالت جا گرفتہ
 ہمیشہ عارفان حق شناسان
 بگوش من نہ آند بہر سو
 اگر خواہی کہ گردی محرم را
 بیابے وصل ما آخر تو صاحب
 کہ اندر درو غنم صابر تری تو
 ہمیشہ عاشقان ہمیشہ تری تو
 بحسن نحو لشتن خود ناظری تو
 گے شور شیدا مہ گہ انہری تو
 یابن حسن از عشر بگری تو
 بہ لطف حق تعالی سہری تو
 بیاد روز نما خوش دلبری تو
 کہ در چشم ہمیشہ حاضر تری تو
 گے پنہان و گاہے ظاہری تو
 کہ اندر عاشق صادق تری تو
 کمن در کوسے ماشیون گری تو
 ہمیشہ عاشقان ہمیشہ تری تو
 بحسن نحو لشتن خود ناظری تو
 گے شور شیدا مہ گہ انہری تو
 یابن حسن از عشر بگری تو
 بہ لطف حق تعالی سہری تو
 بیاد روز نما خوش دلبری تو
 کہ در چشم ہمیشہ حاضر تری تو
 گے پنہان و گاہے ظاہری تو
 کہ اندر عاشق صادق تری تو
 کمن در کوسے ماشیون گری تو



عاشقم بدرخ زیبائے تو
 گشت از بہر تماشا عالی
 با چنین حسن و جمال از چشم دل
 از کمال حسن تو تا روزِ حشر
 چست آید خلعت پیچیدری
 گفتہ با من کہ منہ و ابارتست
 چون ستازم در میان عاشقان
 آشکارا و نہان در بزم عشق
 از سرستی چو صبا بہر وصل
 سر نہادم در رہ یغنائے تو

جانفشانی میکنم بہر پاسے تو
 مست بود این غمخوارے تو
 من نہ دیدم در جہان ہمتائے تو
 بہت در کون و مکان غونمائے تو
 اسے بہر وقامت رعنائے تو
 جان و ہم بروعدہ مندرائے تو
 گنج با دارم من از غم ہائے تو
 رقص با کروم من از سودائے تو

دلربا شمع جاودانی تو ○ مطلع نور آسمانے تو
 در ہمہ کائنات از رہ حسن گوہر کان لا مکانے تو
 محرم سیر راز حق گروی سورہ عشق او بخوانے تو
 میرساند ترا بعرش برین مرکب عشق گردانے تو
 دروازہ ورود عاشقان خدا گہ ترا ہست درنمانے تو
 جلوہ عشق ظاہر پیدا چہ کنم من اگر ندانے تو
 من ہم از تو امید ہا دارم زانکہ بر خلق مہربانے تو
 با چنین حسن و جہان جود روتق باغ بوستانے تو
 گرد آئی بزم مسرور بیان بان یقین وان کہ خودمانے تو
 عالم ہر دو کون بندہ قسمت سرور جملہ سرورانے تو
 وامنت راز کھ نہ بگزارم سر ہم درو بید لانے تو
 ہر چہ خواہی بکن ترا زید بادشاہے جہان ہٹانے تو
 چون تو انم جمال تو دیدن زانکہ از خود شین نہانے تو
 عالمے روے سوے تو دارو در جہان قبلہ جہانے تو
 سوے حق صابر از کمال کرم ہا دے جملہ عاشقانے تو



مرا از شر حسودان نگاہدار اللہ
کہ ہست باطن ما بہ تو آشکار اللہ

چگونہ عرض کنم حال خود تو میدانی
بکن تو رحم باین خستہ جان نثار اللہ

رحم ببدقتہ کار ساز تو بمراد
تو باش در ہمہ کارم نہ لطف یار اللہ

دوانہ تو بریش و لم ز حقہ لطف
رسیدہ ام تو از صدق دل نگار اللہ

بجز تو کس نبود دستگیر جان و لم
بکن تو رحم برین زارہ و بیقرار اللہ

ترحمے بکن از لطف بر من صابر
در آدم بہ پناہ تو آشکار اللہ



قبیلہ کون و مکان شاہِ ولایت تویی
کعبہ ہر دو جہان شاہِ ولایت تویی

در صفتِ ذاتِ تو جملہ جہاں اکبم است
سرِ شہِ سرورِ ان شاہِ ولایت تویی

ہستیِ راستِ حق گشتِ عیانِ جہان

نورِ زمین و زمان شاہِ ولایت تویی

ویدہ ام از چشمِ دل ظاہر پر آشکار
ہادی ہر آنس و جان شاہِ ولایت تویی

در صفتِ ذاتِ تو نیتِ کسے در سخن

محرّمِ رازِ نہان شاہِ ولایت تویی

چون نوازی چارہ نسازی سرا

ای کس ما بسیکساں شاہِ ولایت تویی

صبا پر شوریدہ را گفت کسے از شما

صاحبِ قصرِ جہان شاہِ ولایت تویی



ز اعداد نظم اسم الدین چشتی
 ز خلیفان خاص سلطان مشایخ
 بیاس عشق واری در بر خود
 اگر اطفی تو کشتی بان نباشد
 بکس سودا سگ کند گشته از آن
 نمیدانم چه خواهد شد کجاست
 مشغول آنکس از ایافت مقصود
 بشتی اسم بشتی هم بشتی
 بحسب مطلع ز شرقی دل او بشتی
 صدفاک الله پاکب سوز بشتی
 بسا اعلیٰ که سدا این کلمه کشتی
 بهمان نور و سگ کس چیزی کشتی
 کشتی اسم کشتی اسم کشتی
 چه پاره از کعبه کشتی

هزاران شکر احسانت کنم یاد
 که حساب بر اینج هم بشتی



ولا بیدار شتو از خواب بستی
 بدرود غم بسیار مرده بستی
 شراب بخورد می در کام جان کن
 بکن یک دم ز بستی ترک بستی

بکن کاری که تا آید بکارت
 چہ از خویشتن خافل نشستی
 رہی کے پیشگاہ بزم وحدت
 اگر داری خیال بت پرستی

چہ روزی تو مقصود از خداوند
 تو دل را با خدا ہرگز نہ بستی
 بزن بر نفس کا فکیش صابر
 بیازوسے قوی تیغ دودستی

رسیدیم برود بر بان دہلی ○ سلیمان مننت ایمان دہلی
 جمال حضرت سلطان دیدم شدم از صدق دل قربان دہلی
 ندارم هیچ غم از لطف بزدان دروکارم شدہ سلطان دہلی
 کنم بر سر سر اعداے خود را ظفر با ما سرت در میدان دہلی
 نہ نور و صفت قطب منور بہشت آب چشم نشان دہلی
 بجزوات نصیر الدین محمود ندیدم در جهان سامان دہلی
 ز بہر حفظ و صلون من ز آفت رسیدند از گرم مروان دہلی
 حسودان مراد ہر دو عالم بسوزد غیرت سپیدان دہلی
 شدم آرایش گلزار بہنت چو آمد در نظر مستان دہلی
 جہان و اہل آن دیدم ندیدم بعالم ہمہ مستان دہلی
 نیم من طالب زہد ریائی نیم ہمیشہ رب زدان دہلی
 بزم شیخ ابوالحسن بھذوق نشینم مست در ایوان دہلی
 بود این شیخ محدوح و مکرم جو رسم شد بر قرآن دہلی
 چو او کس نیست چون ہر امروز ندار و طاقت بجران دہلی
 ہزاران شکر ایندو کن چو صابر کہ آمد در کفایت دانان دہلی



ولا گر عاشق بیت ناپوستی
مشو ناعقل این ره تانوستی

بجز سن درود عالم که بگوید
نمیداند که سیرا نشستی

شده می سر حلقه زندان و مسکن
ز دست نفس اماره نرستی

مشو بیدل امید و صیل پیمایش
چرا در کج عنق تنها نشستی

نداری لذت زخم ولا با هم
که تو از بیدری مرهم نشستی

بیزانان جانم بی از بهر جود
اگر واقف شوی از سیرا نشستی

مگر صبا بر بسو و اسک مجربست
تواند و نسبیاد مافیها حبستی



دارم خمبہ از بحسب الہی

ایدل تو بخواہ ہر چہ خواہی

خواہم دادن بلا تردد

از شک تو میباش در تباہی

جز قدرت او نظر نیاید

از ماہ بسین تا بساہی

کام دل تو بر آورم من

تو از عنم او چہ سیاہی

مخرم کردی از سترہستی

بر بند بدل نہ منہای

بافتند بسازگر تو اسنے

پڑ دار ز دل ہوا کی شاہی

کے رہ یا ہے پیر بزم زندان

صاحبہ تو بنوز غسریق چاہی



بجز شکر تو مارا نیست کار سے
 بدر گاہ تو رو آور وہ ام من
 بسووائے محبت درو عالم
 اگر زمین غم نگویم جاے آنعت
 مراد کنج تنہائی نگار را ہو
 بکن تو ہر چہ خواہی رطب یا بس
 ہر آنکو از کمال خویش دم زدو
 ندارو باغبان ہشتت جنت
 کنم کشتہ ہمہ اعدائے خود را
 ہمیں خواہم شینم برور تو
 یا صاحب زشین بر مسند عشق
 اگر ہستی تو غم از دوست دارے

دو عالم را توفی آمد نگار سے
 کہ بجز تو نیست کس پروردگار سے
 چو من دیگر نباشد خاکسار سے
 بدر گاہت کسے را نیست گاہے
 بجز دردت نباشد عمگسار سے
 یہ پیشیت نیست مارا اختیار سے
 چنین کس را نباشد اعتبار سے
 باغ حسن چون تو گلقدار سے
 کہ دارم در کھنڈل زوال فقار سے
 نہ بینی بر دولت از من خبار سے



نوشتہ اندر اول بلوچ پیشانی
 بہر دو کون ظہور تو ظاہر و پیدائش
 توئی تو عالم اسرار عشق از سر صدق
 اگر تجسلی عشق بر دم تا بد
 بحق سر تو خفی زانکہ از تو می تا بد
 ہزار جان بدہند اہل ذوق از مستی
 اگر بخاک در تو است جا توانی کرد
 اگر تو خواہی کہ در پیش حق شوی مقبول
 زہستی تو بہشتی شدیم اعلانی
 بیدیدہ دل من ظاہر است و پنهانی
 اگر کتاب محبت بچشم دل خوانی
 دلم بہر نہد داغ از در خشتانی
 جہان صورت معنی بنور نیردانی
 کنی چو بلبس شوریدہ گریو خوانی
 مکن ہوس تو بتاج سہ سلیمانی
 بحکم شرع عمل کن اگر مسلمانی

بخواہ ہر چہ نخواہی تو صبا پر از دل خود
 مگر تو سہر دل خویش را نمیدانی



ای عشق بیا که ناگزیری

ای درد بیا که دلپذیری

در کون و مکان چو تو در غنیمت

در عشق خدا اگر بمبیری

در زیر فلک تو بے نشانی

کز حسن و جمال بے نظیری

غم غنیمت مرا از روز محشر

در هر دو جهان چو دستگیری

شد از تو جهان جهان معطر

تو در روی با مشک یا عبیری

هرگز نشوی خلاص زین غم

در عشق بتان تو خود اسیری

صاپر بدر تو چون گدایان

تو خسرو عالم و امیری



ہا پیا کہ مذاہم تو ام بی ساقی
 اگر گوشت چھینے بسوسے مانگری
 فتادہ ام بسر کو تیرے بعد عزت
 ہا و باوہ کہ من از حمار بیجا نم
 کلبہ مخزن اسرار واری اندر کف
 نہ کار سیدہ من خواہ سرحیہ میجوی
 اگر نگاہ تو افتد بسوسے من از وقت
 بدن پر تیغ کہ باوے ز خون کس ناید

بدہ شراب چست یا من گداساقی
 کنم بہر سر موسے کہ جان قداساقی
 غریب عابیزد مسکین و بینواساقی
 درین دیار کس نیست استناساقی
 تو خود کشتاور میخانہ بہر اساقی
 کہ هست مخزن در روز غم و بلا ساقی
 شوم ز ذوق ہوا سے کہ در ہوا ساقی
 کنم بدست نعتیہ کے تو پر ضیا ساقی

ہم ہزارہ دل و جان چو صبا پر از سر ذوق
 اگر شوی بخرا بات نہ ہا ساقی



پئے آرام خطا ہر رو بخوابی
 یقین میدان کہ خود را خود حجابی
 بگو با من تراز اسرار کنون
 کتابی ہاں کتابی ہاں کستابی
 بجز یاد خدا شاہین نسبتی
 غرابی ہاں غرابی ہاں غرابی
 سرا با این شغلے کہ داری
 سیاہی ہاں سیاہی ہاں سیاہی
 نسخ خود را از سوئے بالصدر نج
 نتابی ہاں نتابی ہاں نتابی
 کوئی کا ندر بود حرفی و نمیا
 عجابی ہاں عجابی ہاں عجابی
 تو خود را خود بزم وحدت ما
 شرابی ہاں شرابی ہاں شرابی
 کوئی تو مسدود صبا پر گچم
 ترابے ہاں ترابے ہاں ترابے



چو درو وحدت سرائے مار سید سے
 پیدیا انچہ تو ہرگز ندید سے
 گو با میچکس از حالت خود
 توارہ ہستی خود چون وائہ ہید سے

چو در ہر شے ظہور اوست پیدا
 چہرا پیرا بن ہستی در پید سے

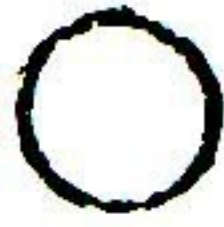
بمزم بادہ نو شان حقیقت
 بعد ذوق و طرب خم پاکشید سے
 تعیش پر وہ بر رویت اقلند
 چہرا با نفس بد خو آرمید سے

توارہ ترس حزن چون طسبل خام
 کہ باغ الفت با بر پرید سے
 سیاق ہر چہ خواہی زود صابر
 چو در وحدت سرائے مار سید سے



مصطفیٰ مصطفیٰ بہرود مہر لائے
 پائنتوم صمدت اند شراب طہور
 بہر تو کس نیست دستاں ہم گیر
 ہست و زوات تو کشایش کار
 کار من ساز آشکار و نہساں
 چچو موم سے رو و و کون از ہوش
 تو زان کرو صفت ذات لہا
 بہر و عالم زوات تو روشن
 نیست بہر تو کت بہر و مہر لائے
 رخ خورد ار سے بن بنائے
 او تھا دم نہر و دشمن اپائے
 گرہ اندر شستہ و طم بکشائے
 نیست ذاتت گے جدا ز خدات
 پردہ اندر سے نور دے بکشائے
 منظر حق توفی نہ سرتا پائے
 نیست خالی نہ نور تو یکجا سے

صاحب پر از روئے عجب بیگوید
 مصطفیٰ مصطفیٰ مدو شہدائے



یارب بنما جمال و صلی

یارب بنما کمال و صلی

بستم ز شام تا دم صبح

در آرزوے وصال و صلی

بہتر بود آرزو نعت طوبی

اندک نظر سرم نہ سال و صلی

از کس تا پاشوم فدا پیش

ہر کس کہ کنت مثال و صلی

غم نیست مرا از شیر دشمن

وز دم سوز و جلال و صلی

دیدم ہمہ جانیا فستم من

و در پرو بہاں مثال و صلی

لذت بخشد چو آب حیوان

صبا بریدم نلال و صلی



ندارم بجز فات پاکت پنا ہے
 من از روز اول چشم خدا میں
 مراد جہانت چہارہ ندارد
 بعد سوز غربت بسوی تو جانان
 شوم بر تو قربان شوم بر تو قربان
 زہر قد مبوس تو شوق گشته
 چگونه نہان مانم از چشم مردم
 بعد شکر و درود و غم بمچوستان
 ازین نطف در خوشی تن می بگنجم
 چگونه ز حال دل خود به پیشیت
 ندارم بجز در دو غم دستگا ہے

چگونه فتاوی تو صبا پر بقیدم
 بنودم بجز حسن و غمزه سپا ہے



امروز شاہ شاہان مہمان شد است مارا

جبریل با ملائک دربان شد است مارا

در جلوہ گاہ وحدت کثرت کجا بہ گنجد

ہزار ہزار عالم یکسان شد است مارا

ما خائے جہان را بسیار سیر کردیم

اسے شیخ بت پرستی ایمان شد است مارا

در محفل گدایان مرسل کجا بہ گنجد

بے برگ بے نوائے سامان شد است مارا

اسم بہشت و دوزخ بر عاشقان حرام است

ہر دم رضائے جانان رضوان شد است مارا



من ز سو دلے محبت والا و دیوانہ ام

عاشق شوریدہ سر محو کج جانا نہ ام

قبلہ گویم یا پیغمبر یا حسد ایا مصطفیٰ

استیلائے شوق بسیار است من دیوانہ ام

من بہ قربانت شوم اے ساقی باوہ فروش

از شراب بے خودی لبریز کن پیمانہ ام

عشق آن شوخ پری رُو جان صبا پر سوختہ

من نہ دانم شمع ام یا شمع را پروانہ ام





من آدمم بہ پیش تو سلطان عاشقان
ذات تو ہست قبلہ ایمان عاشقان

در ہر دو کون جز تو کسے نیست دستگیر
دستم بگیر از کرم اسے جان عاشقان

از ہر طرف بجاک ورت سر نہادہ ام
یک لحظہ گوش نہ تو بر افغان عاشقان

صبا بر بجاک کوئے تو سر بر نہادہ ام
زلان رو کہ ہست کوئے تو سامان عاشقان



ایک ہندی دوہا حضرت کا یہ ہے
یہ نثر بردار ایک تھا۔ تین ببول کرین
گتے میں گڑھ پر کھ لہ۔ کہیں علاؤ الدین

تاریخ وصال

شہر چوڑو نیا علاؤ الدین علی احمد بخلد
سال و صل آن شہر والا قدر اہل کمال
گو علی احمد علاؤ الدین صابرا بیزوی
ہم علاؤ الدین صابرا صادق امدان بخل

ایضاً

چوں علاؤ الدین زونیا رخت بست
سال و صل ادشدا نہ سرور عیاں
گشت روشن در جہاں مانند ماہ
ہادی و محبوب صابرا بادشاہ
ہم بگو صابرا سراج الطالبین
رخت آل بادشاہ اہل جاہ

ایضاً

چو صابرا زونیا نے زول رخت بست
شہر از لفظ مخدوم و صلش عیاں
شدہ رونق افزا بخلد قدیم
دگر کن رسم متقی سلیم